عمران سیریز
بلیک تھنڈر سیکشن
مظہر کلیم
ایم اے

بارے میں ایک ناول میں تفصیل آچکی ہے۔اسی طرح نعمانی، خاور، تنویر اور دیگر ممبران کے بارے میں بھی حوالہ جات جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے آجاتے ہیں۔جہاں تک عمران کی شادی کا تعلق ہے تو آپ نے اسے کنواروں کی ایجنسی کا سردار لکھا ہے حالانکہ اس ایجنسی کا سردار تو ایکسٹو ہے اور یہ محاورہ تو آپ نے سنا ہوا ہوگا کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے۔امید ہے بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر وہ اسے سیدھا پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہاں پارکنگ کی بجائے کاروں کا شو روم ہو۔تقریباً ہر رنگ اور ہر ماڈل اور ہر کمپنی کی کار یہاں موجود تھی۔عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ سلیمان ان دنوں گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران لنچ کرنے یہاں آیا تھا لیکن ابھی وہ مین گیٹ تک پہنچا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں ایک آواز پڑی۔ کسی نے اس کا نام لے کر پکارا تھا۔ عمران بے اختیار ٹھٹھک کر رکا اور اس نے مڑ کر اس طرف دیکھا جدھر سے آواز آئی تھی۔وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا سوٹ تھا

اس کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ اس آدمی کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق امراء طبقے سے ہے۔ وہ کلین شیو تھا۔ اس کے بالوں میں البتہ قدرے سفیدی کی جھلک نمایاں تھی۔

"میں معذرت خواہ ہوں عمران صاحب کہ آپ کو اس انداز میں روکا ہے۔ میرا نام ڈاکٹر علی رضا ہے"...... آنے والے نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلیں نام کے پہلے الفاظ مشترکہ ہیں اس لئے آپ کا حق بن جاتا ہے مجھے روکنے کا کیونکہ میرا پورا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے برا نہیں منایا۔ میں آپ کے چند منٹ لینا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"آیئے پہلے مل کر لنچ کر لیں۔ پھر آپ چاہے مجھ سے چند منٹ کیا چند گھنٹے بھی لے لیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لنچ میری طرف سے ہو گا"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی رضا بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا اور پھر وہ دونوں ہال کے ایک کونے میں آکر بیٹھ گئے۔ عمران نے لنچ کا آرڈر دے دیا۔

"ہاں۔ اب بتائیں ڈاکٹر صاحب کہ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور

کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے لنچ کر لیا جائے پھر چائے پر اطمینان سے باتیں ہوں گی"...... ڈاکٹر علی رضا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ بھی اول طعام بعد کلام کے قائل ہیں"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی رضا بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد لنچ سرو کر دیا گیا اور وہ دونوں لنچ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ کھانا کھانے کے بعد عمران نے ویٹر کو چائے لانے کا کہا اور خود اٹھ کر ہاتھ دھونے ایک طرف موجود واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔ ہاتھ دھو کر وہ واپس آیا تو میز پر چائے کے برتن لگ چکے تھے۔ ڈاکٹر علی رضا نے ایک کپ بنا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ سے ملاقات کے لئے مجھے بہت پاپڑ بیلنے پڑے ہیں"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"اچھا۔ کتنے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کون کتنے"...... ڈاکٹر علی رضا نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے کہ کتنے پاپڑ بیلے ہیں آپ نے۔ دس بارہ لاکھ تو بیل ہی دیئے ہوں گے۔ چلو آئندہ دو چار سال پاپڑ کھاتے گزر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی رضا ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دو چار سال نہیں۔ دو چار سو سال کہیں کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ کسی اجنبی کا اپنے فلیٹ میں آنا پسند نہیں کرتے اور آپ کا

کوئی مقرر کردہ شیڈول بھی نہیں ہے۔ بہرحال کل مجھے پتہ چلا کہ آپ پنچ یہاں کرتے ہیں تو گزشتہ دو گھنٹوں سے میں آپ کا انتظار کر رہا تھا"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ بات آپ سے کس نے کہی کہ میں فلیٹ پر کسی سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ فلیٹ میں فون بھی ہے۔ آپ فون بھی کر سکتے تھے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے ڈاکٹر علی رضا کی بات سن کر واقعی بے حد حیرت ہوئی تھی۔

"اسے چھوڑیں۔ بہرحال میرے لئے باعث اطمینان بات یہ ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ بتائیں کہ کیا ٹائیگر آپ کا دوست ہے"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ایک نوجوان جس کا نام عبدالعلی ہے لیکن اسے ٹائیگر بھی کہا جاتا ہے میرا دوست تو ضرور ہے۔ کیا آپ اسی کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں یا کوئی اور صاحب ہیں"...... عمران نے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مجھے اس کے نام کا تو علم نہیں ہے بہرحال اسے ٹائیگر کہا جاتا ہے اور زیر زمین دنیا میں اس کا اچھا خاصا رعب ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں رہتا"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"آپ کھل کر بات کریں۔ کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ آدمی ٹائیگر کے بارے میں اس طرح کیوں معلوم کر رہا ہے۔

"میں نے جیسا کہ آپ کو بتایا ہے کہ ڈاکٹر ہوں اور گلشن اقبال میں پرائیوٹ پریکٹس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کسی چیز کی تنگی نہیں دی۔ آج سے دس روز پہلے میری بیٹی مائرہ جو کالج میں پڑھتی ہے، کو اغوا کر لیا گیا۔ ڈرائیور سمیت اسے اغوا کیا گیا تھا۔ پھر ڈرائیور جو بے ہوشی کے عالم میں تھا کار سمیت شہر سے باہر مل گیا لیکن میری بیٹی مائرہ نہ ملی۔ کار ڈرائیور نے بتایا کہ پہلے اس کے سر پر اچانک ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا گیا پھر اسے ہوش نہیں رہا۔ پولیس نے مائرہ کو دستیاب کرانے اور ملزموں کو پکڑنے کی بے حد کوشش کی۔ میں نے بھی اپنے طور پر بے حد کوشش کی لیکن مائرہ کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ صرف ایک بات کا علم ہوا کہ دارالحکومت میں کوئی خفیہ ریڈ کلب ہے جس کا مالک اور مینجر کوئی مرفی نام کا بہت بڑا غنڈہ ہے۔ جس کار میں مائرہ کو آگے لے جایا گیا ہے وہ کار اس مرفی کی تھی۔ میں نے اس کلب کو بڑی کوشش کے بعد بہرحال ٹریس کر لیا جبکہ پولیس کو اس بارے میں معلوم نہیں تھا۔ میں مرفی سے ملا لیکن اس نے اس معاملے میں ملوث ہونے سے صاف انکار کر دیا اور ساتھ ہی مجھے دھمکی دی کہ اگر آئندہ اس معاملے میں اس کا نام میں نے لیا یا اس کلب میں نظر آیا تو

وہ مجھے میرے پورے خاندان سمیت گولیوں سے بھون ڈالے گا۔ پولیس نے بھی اس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی سے انکار کر دیا جس پر میں نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ٹائیگر مرفی کا گہرا دوست ہے اور اگر ٹائیگر چاہے تو یہ معاملہ حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بڑی مشکل سے میں نے ٹائیگر کو تلاش کیا لیکن اس نے مرفی سے بات کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ میں نے اس کی بڑی منتیں کیں، واسطے دیئے لیکن اس نے صرف یہ بات کی کہ اس نے مرفی سے بات کی ہے اور مرفی اس معاملے سے متعلق نہیں ہے اور اس کے بعد اس نے مجھ سے ملنے سے ہی انکار کر دیا جبکہ سب یہی کہتے تھے کہ اگر ٹائیگر چاہے تو وہ میری بیٹی کو برآمد کرا سکتا ہے۔ پھر مجھے آپ کے بارے میں بتایا گیا کہ ٹائیگر اگر کسی کی بات مانتا ہے تو صرف آپ کی۔ جس کے نتیجے میں اس وقت میں آپ کے سامنے موجود ہوں۔ اب آپ مہربانی کریں اور میری بیٹی کو برآمد کرا دیں۔ میں ہمیشہ آپ کو دعائیں دیتا رہوں گا"...... ڈاکٹر علی رضا کا لہجہ آخر میں گلو گیر ہو گیا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی بیٹی کو ہر صورت میں برآمد کرایا جائے گا اور جن لوگوں نے یہ بھیانک جرم کیا ہے انہیں عبرتناک سزا بھی دی جائے گی اور اگر ٹائیگر نے واقعی آپ کی مدد کرنے سے انکار کیا ہے تو پھر ٹائیگر کو بھی اس کی عبرتناک سزا ملے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کریں عمران صاحب۔ اگر یہ باتیں ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ گئیں تو میری بیٹی شاید حشر تک نہیں ملے گی"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ مائرہ کو کیوں اغوا کیا گیا۔ کیا کوئی دشمنی تھی یا کیا مسئلہ تھا۔ پولیس نے اس سلسلے میں کیا نتیجہ نکالا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مائرہ کے اغوا ہونے سے تقریباً ایک ماہ پہلے میں رات کو کلینک بند کر کے گھر جا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک سڑک کی سائیڈ پر چار افراد ایک آدمی کو بری طرح مار رہے تھے اور پھر میرے وہاں تک پہنچتے پہنچتے انہوں نے اسے گولی مار دی اور کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ میں انسانی ہمدردی کی وجہ سے وہاں رک گیا۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ آدمی زندہ ہے اور اگر اسے بروقت ہسپتال پہنچا دیا جائے تو وہ بچ بھی سکتا ہے اس لئے میں نے اسے کار میں ڈالا اور ہسپتال لے گیا۔ ساری رات میں وہاں رہا۔ اس آدمی کا آپریشن ہوا اور صبح اس کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی تو میں گھر چلا گیا۔ پھر میں دوپہر کو دوبارہ ہسپتال گیا لیکن وہاں مجھے معلوم ہوا کہ ہسپتال میں اس آدمی کو بستر پر ہی گولی مار دی گئی تھی اور اس کی لاش پولیس لے گئی ہے۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ بہرحال میں اپنے کلینک چلا گیا۔ پھر مجھے کلینک پر کسی صاحب کا فون آیا۔ اس نے اپنا نام جواد بتایا اور اس نے کہا کہ اس کا تعلق کسی خفیہ

سرکاری تنظیم سے ہے اور میں نے جس آدمی کو ہسپتال پہنچایا تھا اس کے پاس ایک کارڈ تھا، کسی بینک کا کارڈ جس کی پشت پر بینک کے سپیشل لاکر کا نمبر درج تھا۔ وہ کارڈ میں نے نکالا ہے اس لئے وہ کارڈ دے دوں۔ میں نے جب اسے بتایا کہ میں نے تو اس کی تلاشی بھی نہیں لی۔ اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ میں اسے فوراً ہسپتال لے گیا۔ مجھے کسی کارڈ کے بارے میں علم نہیں تو اس نے مجھے دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ میں نے رسیور رکھ دیا۔ پھر مجھے آئے روز دھمکیاں ملنے لگیں۔ آخر میں مائرہ کو اغوا کرنے کی دھمکی دی گئی۔ میں نے پولیس سے بات کی اور مائرہ کو کالج جانے سے روک دیا گیا۔ مگر دو روز بعد مائرہ کالج گئی تو واقعی اسے اغوا کر لیا گیا۔ اس کے بعد اس جواد نے مجھے فون کر کے دھمکی دی کہ اگر میں نے کارڈ نہ دیا تو وہ مائرہ کو ہلاک کر دیں گے۔ میں نے لاکھ اس کو یقین دلایا لیکن وہ مانا ہی نہیں۔ پولیس نے میرے فون پر آبزرویشن لگوا دیا لیکن وہ تو مختلف پبلک فون بوتھ سے کال کرتا تھا۔ بہرحال میں آخر تھک ہار کر خاموش ہو گیا۔ پولیس میری سنتی ہی نہیں"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"آپ کو مرفی کے بارے میں کیسے علم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"میری کار مع ڈرائیور پل آساب کے قریب ملی۔ میں نے اپنے طور پر وہاں سے پوچھ گچھ کی۔ ساتھ ہی ایک آبادی ہے۔ اس میں ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ شہر کے ہوٹلوں اور کلبوں میں

ویٹری کا کام کرتا رہا ہے۔ اس نے میری کار کو وہاں رکتے دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ دوسری کار تھی جس کو وہ پہچانتا ہے۔ وہ کار مرفی کی ذاتی کار ہے۔ وہ اس کار کا ڈرائیور بھی رہا ہے۔ یہ کار مرفی سے پہلے کسی ہوٹل کے مینجر کی تھی۔ وہ کار واپس مڑ کر دارالحکومت چلی گئی تھی۔ اس نے مجھے کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ سب کچھ بتا دیا تو میں مرفی کو تلاش کرتا رہا۔ جب وہ ملا تو اس نے اس کار کی ملکیت سے ہی انکار کر دیا۔ ویسے مجھے وہ کار وہاں نظر نہیں آئی بلکہ اب میری عادت سی بن گئی ہے کہ میں آتی جاتی کاروں کو غور سے دیکھتا ہوں لیکن وہ کار مجھے اب تک نظر نہیں آئی"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"کس ہسپتال میں آپ نے اس آدمی کو داخل کرایا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"سٹی ہسپتال میں"...... ڈاکٹر علی رضا نے جواب دیا۔

"اس جواد کا آخری فون کب آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"دو روز پہلے اور اس نے کہا کہ یہ میرے لئے لاسٹ وارننگ ہے اور وہ صرف دو روز انتظار کرے گا۔ اگر میں کارڈ دینے پر آمادہ ہوں تو اخبار میں کارڈ کی گمشدگی کا اشتہار دے دوں ورنہ وہ مائرہ کو ہلاک کر دے گا"...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

"آپ کی رہائش اور فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی رضا نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ انشاء اللہ مائرہ کو ایک دو روز

کے اندر برآمد کرا لیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ "...... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ آپ کی زبان مبارک کرے۔ ویسے عمران صاحب۔ خدا گواہ ہے یہ حقیقت ہے کہ مجھے کسی کارڈ کا کوئی علم نہیں ہے "...... ڈاکٹر علی رضا نے کہا۔

" مجھے آپ کے لہجے سے ہی معلوم ہو گیا تھا "...... عمران نے کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ڈاکٹر علی رضا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ویٹر کو بلا کر بل لانے کے لئے کہا اور جیب سے پرس نکال لیا۔

" نہیں۔ پیمنٹ میں کروں گا۔ آپ ایسا مت کریں۔ جب آپ کی بیٹی مل جائے گی تو میں کہہ کر آپ سے مٹھائی کھاؤں گا "۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی رضا کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ عمران نے بل ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں واقعی اب بھونچال آ رہا تھا کہ ٹائیگر نے ان حالات میں آخر ڈاکٹر علی رضا کی مدد کیوں نہیں کی۔ اس کی وجہ کیا ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ٹائیگر ایسے معاملات میں آگ کے سمندر میں کودنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اس نے پارکنگ سے کار نکالی اور واپس اپنے فلیٹ پر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور "...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور "...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ہوٹل شیرٹن میں باس۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم میرے فلیٹ پر پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ اسے واقعی ٹائیگر پر بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن پہلے وہ اس سے ساری بات سننا چاہتا تھا اس لئے وہ دانش منزل جانے کی بجائے فلیٹ پر آ گیا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کون ہے "...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" ٹائیگر ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ٹائیگر موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔

" آؤ "...... عمران نے سلام کا جواب بڑے سرد مہرانہ انداز میں دیا اور پھر وہ دروازہ بند کر کے ٹائیگر سمیت سٹنگ روم میں آ گیا۔

" تم ڈاکٹر علی رضا کو جانتے ہو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیا۔

"اس نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کی نوجوان معصوم بیٹی مائرہ کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اس واردات میں ریڈ کلب کے مرفی کی کار ملوث پائی گئی ہے"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے پہلے کی طرح مختصر سا جواب دیا۔

"پھر تم نے لڑکی برآمد کرائی"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے مرفی سے بات کی تھی۔ مرفی کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ واقعی اس واردات میں ملوث نہیں ہے اور نہ ہی اس نمبر اور ماڈل کی کوئی کار کبھی اس کے پاس رہی ہے۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات کرائی تو بھی یہی معلوم ہوا۔ اس کے بعد میں نے پل آساب کے پاس آبادی کا چکر لگایا۔ وہاں اس آدمی کو تلاش کیا جس نے ڈاکٹر علی رضا کو مرفی کی کار کے بارے میں بتایا تھا۔ اس آدمی نے کہا کہ اس نے صرف کار کا رنگ اور ماڈل دیکھا تھا نمبر نہیں دیکھا تھا لیکن چونکہ وہ اس ماڈل اور کلر کی کار کا ڈرائیور رہا ہے اس لئے اس نے اپنے طور پر نمبر بتا دیا تھا۔ پھر میں نے کار رجسٹریشن آفس سے اس نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ نمبر کسی ٹرک کا ہے۔ کار کو یہ نمبر الاٹ ہی نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ میں نے اس جواد کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن اس کا سراغ نہ لگ سکا۔ ڈاکٹر علی رضا روزانہ میرے پاس آکر بیٹھ جاتے تھے۔ ان کی باتیں ایسی تھیں جیسے مائرہ کے اغوا کا

سارا قصور میں نے کیا ہے اس لئے میں نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ میں نے اپنے طور پر کوشش جاری رکھی اور آج صبح مجھے پہلی بار اطلاع ملی ہے کہ کالج کے سامنے جہاں سے مائرہ کو اغوا کیا گیا ہے وہاں ایک آدمی بریڈی کو پھرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ بریڈی راسٹر کلب کے مینجر ہنری کا پرائیویٹ گن مین بھی ہے اور خاصا خطرناک غنڈہ اور جرائم پیشہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ میں نے بریڈی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے اطلاع ملی کہ بریڈی ان دنوں چھٹی پر اپنے گاؤں گیا ہے۔ اس کے گاؤں کا نام ڈونگا ہے جو یہاں سے دو اڑھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ابھی میں وہاں جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آگئی اور میں یہاں آگیا"۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں احساس ہے کہ جس باپ کی نوجوان بیٹی کو اس طرح دن دیہاڑے اغوا کر لیا جائے اس کی ذہنی حالت کیا ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود تم نے اس کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا۔ میں نے تمہیں یہی سکھایا ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ اصل میں"...... ٹائیگر نے سر جھکاتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اگر تم یہ بریڈی والی بات نہ بتاتے تو میں سمجھتا کہ زیر زمین دنیا میں رہتے ہوئے تمہارے اندر کا انسان مر چکا ہے اور تم یہاں سے زندہ واپس نہ جاتے لیکن میری لاسٹ وارننگ سن لو اور کان

کھول کر سنو کیونکہ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ اگر آئندہ مجھے معلوم ہوا کہ تم نے کسی کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے تو تمہاری لاش پر مکھیاں بھی بھنبھنانے سے انکار کر دیں گی"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔

"اٹھو چلو میرے ساتھ اس گاؤں میں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں فلیٹ سے باہر آئے تو ٹائیگر کی کار باہر موجود تھی۔

"چلو تمہاری کار میں چلتے ہیں۔ اسلحہ ہے ناں تمہارے پاس"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"اس جواد کے بارے میں تم نے کیا معلوم کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے ایکس چینج سے معلومات کی ہیں۔ شہر کے تمام پبلک فون بوتھ کی نگرانی کی گئی ہے۔ میں نے اس کی آواز ٹیپ کرا کر اسے ایکس چینج کے آپریٹر کو سنایا ہے لیکن اس کا واقعی کوئی پتہ نہیں چل سکا"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کے چہرے پر سختی اور غصے کے

تاثرات ویسے ہی موجود تھے۔ پھر وہ اس گاؤں میں پہنچ گئے۔ یہ گاؤں مین روڈ سے تھوڑا سا ہٹ کر تھا۔ ٹائیگر نے کار ایک دکان کے سامنے روکی اور نیچے اتر کر وہ دکان کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کار میں ہی بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا اور کار میں بیٹھ کر اس نے کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر ایک موڑ کاٹ کر اس نے کار روک دی۔

"باس۔ یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔ سنہری مسجد کے پاس اس کا گھر ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے دروازہ کھولا اور کار سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک پختہ بنے ہوئے مکان کے دروازے کے سامنے موجود تھے۔ وہاں سے گزرنے والے انہیں حیرت سے دیکھتے لیکن کسی نے ان سے کوئی بات نہ کی۔ ٹائیگر نے دروازے کی کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دس بارہ سال کا لڑکا باہر آیا۔

"ہم بریڈی سے ملنے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی اچھا۔ میں بھیجتا ہوں انہیں"...... لڑکے نے کہا اور تیزی سے واپس اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک گٹھے ہوئے جسم اور لمبے قد کا آدمی باہر آیا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں لیکن سر کے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے ہی کوئی چھٹا ہوا غنڈہ نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ ٹائیگر صاحب آپ اور یہاں"...... آنے والے نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے جانتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا۔ میں بیٹھک کا دروازہ کھولتا ہوں"۔ بریڈی نے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی سائیڈ میں موجود ایک دروازہ کھلا اور بریڈی نے باہر جھانک کر انہیں اندر بلا لیا۔ عمران اور ٹائیگر اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں دو چارپائیاں اور دو کرسیاں موجود تھیں۔ دیواروں پر فلمی ایکٹرسوں کی تقریباً نیم عریاں تصویروں سے سجے ہوئے کیلنڈر لٹک رہے تھے۔

"تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے کھانے کا کہہ دوں"۔ بریڈی نے کہا۔

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے بریڈی۔ بیٹھو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ آپ مہمان ہیں لیکن پلیز۔ میں ایسے لہجے کا عادی نہیں ہوں"...... بریڈی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ میرے باس ہیں بریڈی۔ اس لئے ہوش میں رہ کر بات کرو"۔ ٹائیگر نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ فرمائیے"...... بریڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چارپائی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ کہاں ہے"...... عمران نے پہلے سے

بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا تو بریڈی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ بریڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ بریڈی کی حیرت درست ہے۔ وہ اداکاری نہیں کر رہا۔ اس کا مطلب تھا کہ بریڈی اس اغوا میں ملوث نہیں ہے۔

"تم آج سے دس روز پہلے دوپہر کے وقت سٹی گرلز کالج کے سامنے دیکھے گئے ہو اور اسی روز ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی کو کالج کے سامنے سے ان کی کار اور ڈرائیور سمیت اغوا کیا گیا ہے۔ بعد میں کار اور ڈرائیور تو پل آساب کے پاس مل گئے لیکن مائرہ ابھی تک نہیں ملی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں واقعی وہاں موجود تھا لیکن میں نے کسی کو اغوا نہیں کیا۔ میں تو وہاں ایک آدمی سے ملنے گیا تھا۔ وہ سٹانزا کلب کے مینجر انتھونی کا ڈرائیور ہے۔ اس سے میں نے ایک آدمی کے بارے میں معلوم کرنا تھا۔ وہ وہاں آیا۔ میں اس سے ملا اور پھر واپس چلا گیا اور مجھے تو کسی اغوا کے بارے میں علم ہی نہیں ہے"...... بریڈی نے جواب دیا۔

"تم ان دنوں کس کے پاس ہو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اسٹر کلب کے مینجر ہنری کا ملازم ہوں۔ یہاں گاؤں میں قریبی

رشتہ داروں کے ہاں دو تین شادیاں تھیں اس لئے میں ایک ماہ کی چھٹی لے کر یہاں آیا ہوں"...... بریڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم وہاں موجود رہے ہو۔ کیا تم نے کسی ایسے آدمی کو دیکھا تھا جو اس اغوا میں ملوث ہو سکتا ہو"...... عمران نے کہا تو بریڈی بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ بتائے یا نہیں۔

" نہیں جناب"...... اچانک اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے یہاں گھر میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں کچھ دیر بیٹھ کر تم سے تفصیل سے بات ہو سکے۔ تم فکر مت کرو۔ تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

" ایسی کیا بات کرنی ہے آپ نے"...... بریڈی نے چونک کر کہا۔

" تمہارے فائدے کی ہی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے"...... بریڈی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی۔ آؤ ٹائیگر"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران ٹائیگر سمیت گھر سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں کار موجود

تھی۔

" باس۔ اسے معلوم ہے لیکن وہ بتا نہیں رہا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری کار میں بے ہوش کرنے والا گیس پسٹل تو موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جا کر وہ لے آؤ۔ اب اس کے سارے گھر والوں کو بے ہوش کر کے ہی اس سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

" آپ یہاں ٹھہریں میں لے آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران وہیں ایک طرف رک گیا۔ اچانک ایک بزرگ آدمی وہاں سے گزرتے ہوئے رک گیا۔

" آپ کون ہیں جناب۔ کیسے کھڑے ہیں یہاں"...... بزرگ نے عمران کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں نے بریڈی سے ملنا ہے۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں۔ میرا ساتھی کار لاک کرنے گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" بریڈی سے۔ اوہ اچھا"...... بزرگ نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا جیسے بریڈی کا نام سن کر وہ دہشت زدہ ہو گیا ہو اور عمران سمجھ گیا کہ بریڈی نے یہاں گاؤں میں بھی اپنا اچھا خاصا رعب ڈال رکھا ہے۔ ویسے وہ فطری طور پر اکھڑ مزاج آدمی نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر

واپس آیا تو عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا دوبارہ بریڈی کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔ گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ آگے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے اس نے گیس پسٹل نکالا اور دروازے میں داخل ہو کر اس نے پردے کی سائیڈ سے اندر کیپسول فائر کر دیئے اور پھر باہر آ گیا۔ ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے اپنے عقب میں دروازہ اند سے بند کر دیا۔ یہ ایک خاصا بڑا دیہاتی انداز کا مکان تھا۔ وسیع عریض صحن کے آخر میں برآمدہ تھا جس کے پیچھے دو بڑے بڑے کمرے تھے۔ برآمدے میں دو چارپائیاں موجود تھیں جن پر دو عورتیں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک کمرے میں جھانکا۔ وہاں بریڈی ایک کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"رسی تلاش کرو۔ اسے باندھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ ٹائیگر نے عمران کی مدد سے بریڈی کو اس کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"اینٹی گیس بھی لے آئے ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا منہ بریڈی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس

نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد بریڈی کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے جیب سے خنجر نکالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر درشتی اور سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میرا کمرہ۔ تم یہاں۔ کیا مطلب"۔ بریڈی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے علیحدہ کمرے میں جانے سے انکار کیا تھا اس لئے تمہارے گھر والوں کو مجبوراً ہمیں بے ہوش کرنا پڑا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے کیا۔ میں۔ میں تمہاری بوٹیاں کاٹ ڈالوں گا"...... بریڈی نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح زور لگایا جیسے وہ رسیاں توڑ کر اٹھ کھڑا ہو گا۔

"سنو بریڈی۔ تم ایک عام سے غنڈے ہو جبکہ ہمارا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اس لئے اگر تمہیں یا تمہارے گھر والوں کو گولیوں سے اڑا دوں تو بھی مجھے کسی نے نہیں پوچھنا اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس اغوا میں کون ملوث ہے لیکن تم نے غلط بیانی کی ہے اس لئے تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو ورنہ میں نے سچ تو تم سے اگلوا لینا ہے لیکن تمہاری لاش ہی تمہارے گھر والوں کو ملے گی"...... عمران نے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا تو پھر تمہیں

جرأت کیسے ہوئی یہ سب کچھ کرنے کی۔ مجھے چھوڑو ورنہ میں تمہاری
بوٹیاں اڑا دوں گا"...... بریڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن
دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ بریڈی کے منہ سے
نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران
کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار بریڈی کے حلق
سے پہلے سے زیادہ کربناک چیخ نکلی۔

"اب تم سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کا دستہ بریڈی کی پیشانی پر ابھرنے والی
رگ پر مار دیا تو کمرہ بریڈی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج
اٹھا۔ اس کا چہرہ انتہائی تکلیف کی وجہ سے بگڑ گیا تھا اور چہرے سے
پسینہ اس طرح بہہ رہا تھا جیسے آبشار بہہ رہی ہو۔

"بولو ورنہ اس بار تمہارا ذہنی توازن خراب ہو جائے گا اور
باقی ساری زندگی پاگل خانے میں گزار دو گے"...... عمران نے
کرخت لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں"...... بریڈی نے
رک رک کر کہنا شروع کیا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے وہاں ریڈ کلب کے مرفی کے دو آدمیوں
دیکھا تھا۔ قاسم اور نذیر۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ یہاں کیسے آئے
ہیں تو انہوں نے کہا کہ کسی سے ملنا ہے۔ پھر میں چلا گیا۔ مجھے نہیں

معلوم کہ بعد میں کیا ہوا"...... بریڈی نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کی
طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"ان کے پاس کون سی گاڑی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ان کے پاس سلور گرے کلر کی فورڈ کار تھی۔ نئے ماڈل کی"۔
بریڈی نے جواب دیا۔

"یہ قاسم اور نذیر کہاں ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہیں کلب میں ہوتے ہوں گے۔ وہ مرفی کے خاص آدمی ہیں
لیکن میں نے انہیں واردات کرتے نہیں دیکھا"...... بریڈی نے
جواب دیا۔ وہ خود ہی سب کچھ بتاتا چلا جا رہا تھا۔

"تم نے انکار کیوں کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ دونوں انتہائی خطرناک آدمی ہیں اور مرفی بہت بڑا آدمی
ہے۔ اسے پتہ چل جاتا تو وہ مجھے میرے پورے خاندان سمیت
گولیوں سے اڑا دیتا اور پھر میں نے انہیں کوئی واردات کرتے تو
نہیں دیکھا تھا۔ صرف وہاں دیکھا تھا"...... بریڈی نے کہا۔

"اس کار کا نمبر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے نمبر دیکھا ہی نہیں"...... بریڈی نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خواہ مخواہ تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا اس
لئے صرف بے ہوش کر رہا ہوں۔ اپنی ناک کی بینڈیج کرا لینا اور
تمہارے گھر والے بھی دو گھنٹوں تک خود بخود ہوش میں آ جائیں

"گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما تو بریڈی کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے منہ سے ادھوری سی چیخ سنائی دی۔

"اس کی رسیاں کھول دو اور چلو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر رسیاں کھولیں اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آئے اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو صوفے پر بیٹھا ہوا ایک غیر ملکی بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے سے ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھا۔

"آؤ جواد۔ کیا خبر لائے ہو"...... اس غیر ملکی نے کہا۔

"وہ کارڈ تو نہیں ملا لیکن میں نے نہ صرف اس لاکر کا سراغ لگا لیا ہے بلکہ اس میں موجود فائل بھی نکال لی ہے"...... جواد نے کہا تو غیر ملکی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے فائل"...... غیر ملکی نے کہا تو جواد نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکال کر اس غیر ملکی کی طرف بڑھا دی۔ غیر ملکی نے فائل لے کر کھولی اور اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ واقعی وہی فائل ہے۔ سٹار لیبارٹری کی فائل۔

ویری گڈ۔ کیسے ملی یہ۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔ غیر ملکی نے فائل تہہ کر کے اسے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ فائل مرفی نے ڈاکٹر یوسف کو بھاری رقم دے کر خریدی تھی لیکن ڈاکٹر یوسف نے شاید اس خوف سے کہ کہیں فائل لے کر مرفی رقم نہ دے، فائل کو سپیشل لاکر میں رکھ دیا اور اپنے کارڈ کے پیچھے اس نے لاکر کا نمبر لکھ دیا۔ پھر اس مرفی کو فون کیا اور اسے بتایا کہ وہ رقم کا بندوبست کرے اور ساتھ ہی اس نے بتایا کہ فائل اس نے سپیشل لاکر میں رکھ دی ہے اور اپنے وزیٹنگ کارڈ کے پیچھے اس لاکر کا نمبر لکھ دیا ہے۔ مرفی رقم دے گا تو وہ کارڈ اسے دے گا جس پر مرفی نے اسے اپنے ایک خاص اڈے پر بلوا لیا۔ وہاں سے ڈاکٹر یوسف نے رقم کا بیگ لیا اور کارڈ مرفی کے آدمی کو دے دیا اور اس آدمی جس کا نام رابرٹ تھا، نے مرفی کو فون پر بتایا کہ کارڈ اسے مل گیا ہے تو مرفی نے اسے کارڈ سمیت کلب پہنچنے کا کہہ دیا۔ وہ رابرٹ کلب آ رہا تھا کہ راستے میں اس کے مخالف گروپ نے اسے گھیر لیا۔ کسی لڑکی کا چکر تھا اور وہ اپنے طور پر اسے ہلاک کر کے چلے گئے۔ جس کے بعد وہ ڈاکٹر علی رضا وہاں پہنچا اور اس نے رابرٹ کو ہسپتال پہنچایا لیکن اس کے مخالفوں کو اطلاع مل گئی کہ رابرٹ بچ گیا ہے اور پھر انہوں نے ہسپتال میں اسے ہلاک کر دیا۔ جب مرفی کو اطلاع ملی تو اس نے مجھے وہاں بھیجا تاکہ رابرٹ سے وہ کارڈ حاصل کیا جا سکے لیکن رابرٹ سے وہ کارڈ نہ ملا جس پر میں نے

سمجھا کہ کارڈ اس ڈاکٹر علی رضا نے نکال لیا ہے لیکن ڈاکٹر نے انکار کر دیا۔ مگر کارڈ جب کہیں سے نہ ملا تو مرفی کے حکم پر ہم نے اس ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی کو اغوا کر لیا لیکن ڈاکٹر نے کارڈ پھر بھی نہ دیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ کارڈ کہیں گم ہو چکا ہے۔ ادھر ڈاکٹر یوسف رقم لے کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچا تو مرفی کا آدمی پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اس نے ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کر کے بیگ حاصل کیا اور واپس مرفی کو پہنچا دیا۔ اس لئے اب ڈاکٹر یوسف سے بھی لاکر کا نمبر معلوم نہ کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں نے اپنے طور پر کام شروع کیا اور آخرکار میں اس لاکر کا کھوج لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس لاکر سے فائل حاصل کر لی گئی۔ میں نے فون پر باس مرفی کو اطلاع دی تو انہوں نے فائل آپ تک پہنچانے کا حکم دیا اور فائل میں لے آیا ہوں"۔ جواد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم لوگوں نے واقعی کام کیا ہے۔ تمہیں خصوصی طور پر انعام دیا جائے گا"۔۔۔ غیر ملکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر"۔۔۔ جواد نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ بتاؤ کہ یہاں کی سیکرٹ سروس کو تو اس سارے معاملے کا علم نہیں ہوا"۔۔۔ غیر ملکی نے کہا۔

"سیکرٹ سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے جناب۔ پولیس اور انٹیلی جنس تو ہوتی ہے۔ یہ سیکرٹ سروس کیا ہوتی ہے"۔۔۔ جواد نے حیران

وتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ جب تمہیں اس بارے میں نہیں معلوم تو ان کا بھی تم سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ گڈ۔ غیر ملکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ یہ ہوتی کیا ہے۔ میں نے تو یہ نام سنا ہی پہلی بار ہے"...... جواد نے کہا۔

" یہ حکومت کی خفیہ ایجنسی ہوتی ہے جو خفیہ رہ کر کام کرتی ہے"۔ غیر ملکی نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آپ کا مطلب انٹیلی جنس سے ہے جناب۔ انٹیلی جنس کو کسی بات کا علم نہیں ہے کیونکہ اس لڑکی کے اغوا کی ساری کارروائی کو پولیس ہی ڈیل کر رہی ہے۔ ڈاکٹر یوسف بھی سٹار لیبارٹری کے ریکارڈ آفس میں عام سا ملازم تھا۔ پولیس نے ڈکیتی کا کیس بنا کر معاملہ ٹھپ کر دیا ہے اور پولیس سے نمٹنا باس مرفی بخوبی جانتے ہیں"...... جواد نے کہا۔

" اس لڑکی کا کیا ہوا جسے تم نے اس کارڈ کے حصول کے لئے اغوا کیا تھا"...... غیر ملکی نے کہا۔

" ہم نے اسے کافرستان فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ اس لڑکی کے بارے میں، میں نے بہت غور کیا ہے۔ اب اسے ویسے کیسے چھوڑ دیں۔ اگلے ماہ کافرستان سے ایک آدمی نے آنا ہے۔ وہ لڑکیاں خرید کر لے جاتا ہے۔ وہ اس لڑکی کی اچھی قیمت دے دے گا

اس طرح خرچے کے ساتھ ساتھ خاصی آمدنی بھی ہو جائے گی"۔ جواد نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ سب تمہارا اپنا کام ہے۔ اب تم جا سکتے ہو اور سنو۔ رقم مرفی کو پہنچ جائے گی اور تمہارا انعام بھی۔ میں آج رات کی فلائٹ سے واپس چلا جاؤں گا"...... غیر ملکی نے کہا۔

" جی بہت اچھا جناب"...... جواد نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد غیر ملکی اٹھا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا تو اس میں سے میوزک کی آواز سنائی دی۔ غیر ملکی ناب گھماتا رہا اور ٹرانسمیٹر سے مختلف آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر اچانک ایک لمبی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو غیر ملکی نے ہاتھ ہٹایا اور ٹرانسمیٹر کے عقب میں ایک جگہ کو اس نے دو بار مخصوص انداز میں دبایا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو اس نے ایک بار پھر اسی جگہ کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے سمندر میں طوفان آ گیا ہو۔ چند لمحوں تک یہ آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر اچانک خاموشی طاری ہو گئی تو غیر ملکی نے ناب دائیں طرف گھمانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر سمندری ماحول کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کے عقبی طرف اس جگہ کو دو بار

ر دبایا۔
" یس ۔ سٹار سیکشن "...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی
ی۔
" الیون ۔ الیون سپر سٹار کالنگ ۔ اوور "...... اس غیر ملکی نے
ہا۔
" نام ۔ اوور "...... ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔
" ڈیرک ۔ اوور "...... غیر ملکی نے کہا۔
" رپورٹ کیا ہے ۔ اوور "...... وہی آواز سنائی دی۔
" سٹار لیبارٹری کی فائل مل گئی ہے ۔ اب اسے کہاں پہنچانا ہے ۔
اوور "...... ڈیرک نے کہا۔
" سیکرٹ سروس کو تو اطلاع نہیں ہوئی ۔ اوور "...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
" نہیں جناب ۔ قطعاً نہیں ہوئی بلکہ انٹیلی جنس تک کو اس
معاملے کی خبر نہیں ہے ۔ اوور "...... ڈیرک نے جواب دیا۔
" اوکے ۔ زارک کلب کے مالک اور مینجر زارک کو فائل پہنچا دو۔
اس کے بعد تم نے پہلی فلائٹ سے واپس آ جانا ہے ۔ اوور "۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
" زارک کا کوئی کوڈ وغیرہ ۔ اوور "...... ڈیرک نے کہا۔
" کاؤنٹر پر پہنچ کر اپنا نام بتاؤ گے اور بس ۔ تمہیں زارک تک پہنچا
دیا جائے گا ۔ زارک اپنا کوڈ سپر ایکس بتائے گا تو تم نے فائل اسے

دے دینی ہے ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" یس سر "...... ڈیرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو
گئی اور دوبارہ سمندری موجوں کی آواز سنائی دینے لگی تو ڈیرک نے
ناب گھمائی اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھا اور اس نے ٹرانسمیٹر واپس
الماری میں رکھا اور فائل کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر وہ دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر اور عمران جیسے ہی مرفی کے آفس میں داخل ہوئے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" عمران صاحب آپ اور یہاں میرے آفس میں"...... مرفی نے جلدی سے میز کی سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹائیگر کو اس طرح نظرانداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود کے برابر ہو۔

" تم مجھے جانتے ہو مرفی "...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا عمران صاحب ۔ آپ ٹائیگر کے استاد اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں"...... مرفی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں جھوٹ بولنے والوں کو پسند

نہیں کرتا جبکہ سچ بولنے والوں کی میرے دل میں بڑی قدر ہے"۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو مرفی بے اختیار اچھل پڑا۔

" سچ جھوٹ ۔ کیا مطلب عمران صاحب"...... مرفی نے عمران کے پیچھے آنے والے ٹائیگر کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے بڑے رسمی سے انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ مرفی واپس میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے ان دونوں کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

" تمہارے دو آدمی نذیر اور قاسم نے ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ کو کالج سے اغوا کیا ہے اور کار بھی تمہاری استعمال کی گئی ہے۔ اس کے باوجود تم نے ٹائیگر کو کہا ہے کہ تم اس اغوا میں ملوث نہیں ہو"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" نذیر اور قاسم اور میری کار۔ اوہ نہیں جناب۔ نذیر اور قاسم واقعی دو ماہ پہلے تک میرے پاس کام کرتے رہے ہیں لیکن دو ماہ ہوئے وہ کام چھوڑ کر نیلم نگر شفٹ ہو گئے ہیں۔ ان میں سے قاسم میری کار کا ڈرائیور تھا۔ البتہ دو دن پہلے وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ اس نے اپنی والدہ کی آنکھوں کا آپریشن ایکریمین ہسپتال جو کہ قصبہ ساڑ کے قریب ہے، سے کروانا ہے اس لئے اسے کار چاہیئے جو وہ رات تک واپس کر دے گا۔ پرانے تعلقات کی وجہ سے میں نے اسے چابی دے دی اور پھر رات کو دس بجے کے قریب اس نے چابی مجھے واپس کر دی اور میرا شکریہ بھی ادا کیا اور واپس چلا

گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ میرا اس اغوا میں کسی قسم کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ٹائیگر کو اچھی طرح علم ہے کہ میں ایسے گھٹیا کام کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نسیلم نگر میں وہ کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نسیلم نگر میں کوئی کلب ہے جسے ساڈان کلب کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں نے ٹھیکے پر لیا ہے۔ لازماً وہ وہیں ہوں گے"...... مرفی نے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم تو نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ مرفی نے کہا۔

"تو کرو معلوم اور ان سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا تو مرفی سرہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی خود ہی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نسیلم نگر کا رابطہ نمبر دے دیں"...... مرفی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ مرفی نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ساڈان کلب کا نمبر دیں"...... مرفی نے کہا تو دوسری طرف سے بتا دیا گیا تو مرفی نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ساڈان کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"دارالحکومت سے مرفی بول رہا ہوں۔ قاسم یا نذیر جو بھی ہو اس بات کراؤ"...... مرفی نے کہا۔

"قاسم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"مرفی بول رہا ہوں قاسم۔ ریڈ کلب سے"...... مرفی نے کہا۔

"۔ اوہ آپ۔ حکم فرمائیں۔ آج کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری کی آواز عمران اور ٹائیگر بھی آسانی سے سن رہے تھے۔

"ٹائیگر کو تو جانتے ہو"...... مرفی نے کہا۔

"سر۔ بہت اچھی طرح"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر کے استاد اور انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے علی عمران صاحب ہیں۔ وہ تم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ جو بتا دینا۔ یہ میری نصیحت ہے"...... مرفی نے کہا۔

"جانتا ہوں عمران صاحب کو جناب۔ لیکن ان کا مجھ جیسے سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر وہ کیا پوچھیں گے مجھ

سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرفی نے رسیور عمران
طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اٹھ کر رسیور پکڑ لیا۔

"قاسم۔ تم اور نذیر آج سے دس بارہ روز پہلے سٹی گرلز کا
سامنے چھٹی کے وقت مرفی کی کار میں دیکھے گئے ہو۔ وہاں کیا
گئے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب۔ میری والدہ کی آنکھوں کا آپریشن تھا ایک
ہسپتال میں اس لئے میں نے باس مرفی سے کار مانگی تھی
ہسپتال میں داخلہ کے لئے ایکریمین ہسپتال کے ڈاکٹر زمان
ڈرائیور کی میں نے سفارش کرائی تھی۔ وہ وہاں ڈاکٹر صاحب
کو لینے آتا ہے۔ پھر ہم اس کے ساتھ ہی سیدھے ایکریمین ہسپتال
اس کی وجہ سے میری والدہ کا آپریشن فوری طور پر ہو گیا اور
انہیں نیلم نگر واپس پہنچا کر کار مرفی صاحب کو رات واپس
تھی"...... دوسری طرف سے قاسم نے جواب دیا۔

"اسی روز سٹی گرلز کالج سے ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ کو ا
گیا تھا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہاں کوئی مشکوک آدمی تمہیں
ہو"...... عمران نے کہا۔

"مشکوک آدمی۔ اوہ۔ اوہ۔ جناب میں نے وہاں راسٹر کلب
مینجر ہنری کے خاص آدمی بریڈی کو دیکھا تھا۔ اس کے علاوہ
ایسا آدمی نظر نہیں آیا جسے کسی بھی لحاظ سے مشکوک کہا جا
قاسم نے کہا۔

وکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

"وکے مرفی۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی
بڑھ گیا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں نے تو آپ کی کوئی خدمت ہی نہیں
"...... مرفی نے کہا۔

"شکریہ۔ فی الحال نہیں"...... عمران نے کہا اور دروازے سے
گیا۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آگیا تھا۔ لیکن پہلے سے
ستا ہوا چہرہ اب خاصا بحال ہو گیا تھا۔

"یکریمین ہسپتال چلو۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ سب پہلے سے سیٹ
کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا
تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ گئے۔ وہاں عمران نے سپیشل
کا خصوصی کارڈ دکھا کر ریکارڈ چیک کیا تو وہاں واقعی قاسم کی
کا نام موجود تھا اور اس کے آپریشن کے بارے میں بھی اندراج
تھا۔

"اب آخری صورت یہی ہے کہ اس جواد کو تلاش کیا جائے"۔
نے ہسپتال سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ تو یہی ہے باس کہ اسے کیسے تلاش کیا جائے"۔ ٹائیگر

"کیا زیر زمین دنیا میں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے"۔ عمران

نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے کافی چھان بین کی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے فلیٹ پر ڈراپ کر دو اور تم اس جواد کے بارے میں مزید کام کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے فلیٹ کے سامنے ڈراپ کر دیا اور کار لے کر وہ آگے بڑھ گیا۔ عمران فلیٹ کا دروازہ کھولا اور سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ اس لڑکی مائرہ کا سراغ کیسے لگایا جائے۔ کوئی کلیو نہ مل رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راٹھور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں راٹھور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ شکر ہے آپ نے مجھے خدمت کے لائق تو سمجھا"...... دوسری طرف سے انتہائی چہکتے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے اچانک یاد آگیا کہ تم نے ایک بار کہا تھا کہ تم زیر زمین دنیا کے انسائیکلو پیڈیا ہو اور میں نے تمہیں کہا تھا کبھی تمہیں آزماؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے یاد ہے عمران صاحب۔ آپ بے شک آزما لیں"...... راٹھور نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر علی رضا کی لڑکی کو کالج سے اغوا کیا گیا ہے اور کوئی جواد نامی آدمی انہیں فون کرتا رہا ہے لیکن باوجود کوشش کے اس جواد کو ٹریس نہیں کیا جا سکا حتیٰ کہ میرا شاگرد ٹائیگر جو ایسے معاملات میں ماہر ہے وہ بھی اسے ٹریس نہیں کر سکا اس لئے اگر تم بتا دو تو میں تمہیں سرٹیفکیٹ دے سکتا ہوں کہ تم واقعی زیر زمین دنیا کے انسائیکلو پیڈیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ ٹائیگر کے ساتھ مرفی سے اس کے آفس میں ملے تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا تھا جواد کے بارے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں وہاں سے آیا ہوں اور تم تک اطلاع بھی پہنچ گئی۔ لیکن یہ تو عام سی ملاقات تھی اور تم نے مرفی کے بارے میں اشارہ کیا ہے۔ کیا جواد اس کا آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ جیسے آدمی کی مرفی سے ملاقات میرے آدمیوں کے لئے بے حد اہمیت کی حامل تھی اس لئے مجھے اطلاع مل گئی اور جہاں تک جواد کا تعلق ہے تو جواد کوڈ نام ہے۔ مرفی نے ایک انتہائی خفیہ گروپ بنایا ہوا ہے جس کا کوڈ نام ایس جی ہے۔ اس ایس جی گروپ کا چیف

ایک مقامی نوجوان راشد ہے جو کسی زمانے میں انٹیلی جنس میں کام کرتا رہا ہے۔ اس راشد کا کوڈ نام جواد ہے۔ وہ جب بھی کوئی ایسی واردات کرتا ہے جسے ہر صورت میں خفیہ رکھنا ہو تو وہ جواد کا کوڈ استعمال کرتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس کا پتہ مرفی سے معلوم ہو گا یا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو بتایا جا سکتا ہے۔ راشد تحسین روڈ پر واقع سلور کلب کا مالک ہے اور مینجر بھی۔ بظاہر وہ ایک عام سا نوجوان ہے لیکن انتہائی تیز طرار اور ہوشیار آدمی ہے اور یقیناً وہ آپ کو بھی پہچانتا ہو گا"۔ راٹھور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری بتائی ہوئی بات کنفرم ہو گئی تو تمہارا سرٹیفکیٹ سنہری روشنائی سے لکھا جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جوانا کو ساتھ لے کر تحسین روڈ پر واقع سلور کلب جاؤ۔ اس کا مالک اور مینجر راشد نام کا ایک نوجوان ہے۔ یہ آدمی مجھے صحیح سلامت رانا ہاؤس میں چاہئے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اسے رانا ہاؤس میں لا کر آپ کو کہاں اطلاع دی جائے"۔

جوزف نے کہا۔

"میں فلیٹ پر موجود ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اگر واقعی یہی آدمی جواد ہے تو پھر اس راٹھور سے آئندہ بھی کام لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے لئے چائے کی ایک پیالی تیار کر سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ وہ آدمی بلیک روم میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ صرف چار آدمی ہلاک ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں ٹریس کر لیا جائے گا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ ہم نے وہاں ویٹر کو رقم دے کر اس راشد کے خصوصی آفس تک جانے کا عقبی گلی سے ایک خفیہ راستہ معلوم کر لیا اور پھر اس راستے پر چار مسلح افراد ٹکرا گئے اس لئے انہیں ہلاک

کرنا پڑا۔ اس طرح ہم اس آدمی کے سر پر پہنچ گئے اور اسے بے ہوش
کر کے واپس اسی راستے سے ہم باہر آئے اور کار میں سوار ہو کر واپس
رانا ہاؤس پہنچ گئے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر
وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی رانا ہاؤس کی
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔
بلیک روم میں جوانا موجود تھا جبکہ راڈز والی کرسیوں میں سے ایک
کرسی پر ایک نوجوان بے ہوشی کے عالم میں جکڑا ہوا تھا۔

"ماسٹر۔ کیا اس کی کوئی خاص حیثیت ہے۔ یہ تو عام سا آدمی لگتا
ہے"...... جوانا نے کہا۔

"دیکھیں کیا پوزیشن رکھتا ہے۔ پہلے اس کو ہوش میں لے آؤ"۔
عمران نے کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے اس نوجوان کا ناک اور
منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ اس نوجوان کی کنپٹی پر چھوٹا سا سیاہ
رنگ کا ابھار صاف دکھائی دے رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے
کنپٹی پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا
اور واپس آ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں سینے پر دونوں ہاتھ باندھ
کر کھڑا ہو گیا جبکہ جوانا کرسی کی دوسری طرف پہلے سے کھڑا تھا۔ چند
لمحوں بعد ہی اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس

کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ اوہ۔ اوہ۔
تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت
سے ادھر ادھر اور سامنے دیکھتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام راشد ہے اور تم سلور کلب کے مالک اور مینجر ہو"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے۔ کون سی جگہ
ہے یہ۔ مجھے کیوں اس طرح یہاں لایا گیا ہے۔ یہ سب کیا ہے"۔
راشد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری نشاندہی تمہارے باس مرفی نے کی ہے کہ تم ہی ایس
جی گروپ کے چیف ہو اور تمہارا کوڈ نام جواد ہے"...... عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون مرفی۔ میں تو کسی مرفی کو نہیں
جانتا اور نہ ہی میرا کسی ایس جی گروپ سے کوئی تعلق ہے۔ میں تو
سلور کلب کا مالک ہوں۔ میں تو سیدھا سادہ سا آدمی ہوں"۔ راشد
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جوانا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"اس سیدھے سادے آدمی کی دائیں آنکھ نکال دو"...... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"۔ راشد نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن جوانا نے رکنے کی بجائے ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے کمرہ راشد کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے تیر کے سے انداز میں اکڑی ہوئی انگلی اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔ البتہ اس نے دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا تھا۔ راشد چیخ مار کر بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا نے بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے انگلی صاف کی اور پھر اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ گو اس نے آہستہ سے تھپڑ مارا تھا لیکن ایک ہی تھپڑ راشد کے لئے کافی ثابت ہوا اور ہوش میں آ کر وہ ایک بار پھر چیخنے لگا۔ جوانا بڑے اطمینان بھرے انداز میں پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ راشد چیخنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس کی چیخیں رک گئیں۔ اس کی اکلوتی آنکھ کھل گئی تھی جو تکلیف کی شدت سے سرخ پڑ گئی تھی۔

"تم نے دیکھا سیدھے سادے آدمی کا انجام اور اب بھی اگر تم سیدھے سادے ثابت ہوئے تو دوسری آنکھ بھی غائب ہو جائے گی اور پھر تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ کر تمہیں کسی فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا اور پھر تم اپنے زخموں پر بیٹھنے والی مکھیاں بھی نہ اڑا سکو گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو اور تم نے کیوں یہ ظلم کیا ہے"...... راشد نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ کہاں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو راشد بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون مائرہ"...... راشد نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مار ڈالو۔ مار ڈالو۔ لیکن یہ ظلم ہے۔ یہ تکلیف میں برداشت نہیں کر سکتا"۔ راشد نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا۔

"اگر بتا دو گے تو زندہ بھی رہو گے اور تم چونکہ چھوٹی مچھلی ہو اس لئے تمہیں کچھ کہا بھی نہیں جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم سیکرٹ سروس کے آدمی تو نہیں ہو"...... اچانک راشد نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں سیکرٹ سروس کے بارے میں کیسے علم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ بس ویسے ہی پوچھ لیا تھا"...... راشد نے کہا۔

"جوانا۔ میرا خیال ہے کہ اسے اندھا ہونے کا شوق ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ"...... راشد نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ۔ اب یہ چالاک بننے کی کوشش کرے تو اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینا۔ پھر اس کی ہڈیوں کی باری آئے گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور راشد کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔

"وہ لڑکی شاداب کالونی کے ایک مکان میں موجود ہے۔ بے شک وہاں سے اسے لے لو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... راشد نے تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے کہا۔

"لڑکی تو ہم لے لیں گے۔ تم تفصیل سے بتاؤ کہ کس نے اسے اغوا کیا۔ کیوں کیا اور تم سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ سن لو کہ اگر اب تم نے ایک لفظ بھی منہ سے غلط نکالا تو تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا جبکہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں مرفی کے خفیہ گروپ ایس جی کا چیف ہوں۔ ہمارا گروپ

ایسے کام کرتا ہے جنہیں انتہائی خفیہ رکھنا ہوتا ہے۔ اس قدر خفیہ کہ پولیس تو پولیس انٹیلی جنس کو بھی معلوم نہ ہو سکے۔ چیف مرفی نے ایک روز مجھے اپنے خفیہ آفس میں کال کیا۔ وہاں ایک غیر ملکی موجود تھا جس کا نام ڈیرک تھا اور مجھے بتایا گیا کہ ڈیرک کا تعلق یورپی ملک فن لینڈ سے ہے اور ڈیرک کو سٹار لیبارٹری کے سلسلے میں ایک فائل چاہئے تھی اور مرفی نے اپنے طور پر اس کا بندوبست کر لیا تھا۔ سٹار لیبارٹری کے ریکارڈ روم میں ایک آدمی کام کرتا ہے ڈاکٹر یوسف اس کا نام ہے۔ اسے بھاری دولت دے کر اس سے فائل کا سودا کر لیا گیا اور مجھے اس لئے بلایا گیا تھا کہ اس ڈاکٹر یوسف سے میں فائل لے کر ڈیرک تک پہنچا دوں۔ ڈیرک ہوٹل شارٹن میں رہتا تھا۔ مرفی اپنی عادت کے مطابق سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اور اس ڈاکٹر یوسف سے بات فون پر طے کر لی گئی کہ وہ فائل لے کر آئے اور رقم لے جائے لیکن ڈاکٹر یوسف کو شاید کوئی خطرہ لاحق تھا اس لئے اس نے یہ فائل ایک بینک کے سپیشل لاکر میں رکھ دی اور اپنے وزیٹنگ کارڈ کے پیچھے اس نے اس بینک کا نام اور لاکر نمبر لکھ دیا اور مرفی کو بتایا کہ وہ رقم دے کر اس سے کارڈ لے سکتا ہے۔ مرفی نے اسے ہمارے ایک اڈے پر بھجوایا تا کہ لین دین ہو سکے۔ مجھے تو یہ حکم دے دیا کہ جب ڈاکٹر یوسف واپس اپنے مکان پر پہنچے تو اسے ہلاک کر کے رقم اس سے واپس لے لی جائے۔ اس کے بعد ڈاکٹر یوسف ہمارے اس خفیہ اڈے پر پہنچا تو ہمارے آدمی نے رقم کا بیگ اسے

دے دیا اور اس سے کارڈ لے کر وہ مرفی تک پہنچانے کے لئے چلا گیا۔ ڈاکٹر یوسف بھی واپس چلا گیا جہاں اسے ہلاک کر کے اس سے رقم کا بیگ واپس لے لیا گیا لیکن اس دوران ایک گڑبڑ ہو گئی۔ ہمارا آدمی جس کا نام ڈیوڈ تھا اس کا کسی گروپ سے جھگڑا تھا اور اس گروپ نے اسے راستے میں روک لیا اور اپنی طرف سے اسے ہلاک کر کے چلے گئے۔ اس دوران ڈاکٹر علی رضا وہاں پہنچا اور اسے اٹھا کر اس نے ہسپتال پہنچایا لیکن اس گروپ کو معلوم ہو گیا جبکہ ہم ڈیوڈ کو تلاش کرتے رہے۔ ہمیں ہسپتال کا خیال تک نہ آیا تھا۔ وہ گروپ دوسرے روز ہسپتال پہنچ گیا اور انہوں نے وہاں ڈیوڈ کو ہلاک کر دیا۔ پھر ہمیں پتہ چلا تو ہم نے ڈیوڈ کے لباس کی تلاشی لی لیکن کارڈ ہمیں نہ ملا جس پر ہمیں یقین ہو گیا کہ کارڈ ڈاکٹر علی رضا کے پاس ہے۔ اس سے بات کی تو اس نے انکار کر دیا۔ میں نے تو چیف مرفی سے کہا کہ ہم اسے اغوا کر کے اس سے اگلواتے ہیں لیکن چیف مرفی نے کہا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ڈیوڈ کے بارے میں پولیس کو معلوم تھا کہ وہ باس مرفی کا خاص آدمی ہے اور یہ بھی پولیس کو معلوم تھا کہ ڈاکٹر علی رضا نے اسے ہسپتال پہنچایا تھا۔ اب اگر ڈاکٹر علی رضا بھی ہلاک ہو گیا تو سارا ملبہ چیف مرفی پر پڑے گا اس لئے میں نے ڈاکٹر علی رضا کی لڑکی کو کالج سے ایک گروپ کے ذریعے اغوا کرا لیا اور پھر اپنے خصوصی فون سے اس ڈاکٹر علی رضا کو دھمکیاں دیں۔ میں نے اپنے فون پر ایسی ڈیوائس لگوائی ہوئی ہے کہ

کال کا منبع چیک کرنے پر وہ کسی بھی پبلک فون بوتھ کا نمبر ہوتا ہے جبکہ کال میں اپنے آفس سے کر رہا ہوتا ہوں۔ یہ ڈیوائس بھی میں ایکریمیا سے لایا تھا اور پھر نمبر اس لئے ٹریس نہیں ہو سکتا کہ یہ سیٹلائٹ نمبر ہے۔ عام ایکس چینج کا بھی نہیں۔ لیکن آخرکار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ڈاکٹر علی رضا کو واقعی اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ میں نے ڈاکٹر یوسف کی اس روز کی مصروفیات چیک کرائیں تو مجھے پتہ چل گیا کہ وہ ڈیوڈ کے پاس جانے سے پہلے سٹی کمرشل بینک کے لاکر روم میں گیا تھا۔ سٹی بینک کے لاکر کمپیوٹرائزڈ ہیں اس لئے وہ صرف نمبروں سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں اس لئے ڈاکٹر یوسف نے کارڈ کے پیچھے نمبر لکھا تھا۔ ساتھ لاکر کی چابی نہ دی تھی۔ بہرحال میں نے وہاں سے پتہ کرایا تو پتہ چل گیا کہ اس نے کون سا لاکر بک کرایا تھا۔ میں نے اس لاکر کو کھلوایا تو اس میں وہ فائل موجود تھی۔ چنانچہ میں نے وہ فائل نکالی اور جا کر ہوٹل شارمن میں ڈیرک کو دے دی اور واپس آ کر چیف مرفی کو رپورٹ دے دی۔ پھر ڈیرک اسی رات پاکیشیا سے واپس چلا گیا"...... راشد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ فائل کس قسم کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سائنسی فائل تھی۔ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ اس کے اوپر سرخ سیاہی سے تین بار حرف ایس لکھا ہوا تھا"...... راشد نے جواب دیا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کو کال کرو اور اسے کہو کہ میں مرفی کو فوراً یہاں رانا ہاؤس میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کہاں ہے وہ مکان۔ تفصیل بتاؤ جہاں وہ لڑکی موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو راشد نے تفصیل بتا دی۔

"جوانا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"تم نے مکان کی تفصیل سمجھ لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں نے ویسے وہ ایریا دیکھا ہوا تو نہیں البتہ میں پوچھ لوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"جاؤ اور وہاں سے اس لڑکی کو لے آؤ۔ وہاں جتنے بھی افراد ہوں بے شک ان کا خاتمہ کر دینا۔ البتہ میں لڑکی کو صحیح سلامت دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب بتاؤ کہ تم نے سیکرٹ سروس کے الفاظ کیوں استعمال کئے تھے"...... عمران نے راشد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسی ڈیرک نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اس ساری کارروائی کا علم سیکرٹ سروس کو تو نہیں ہوا۔ میں نے اس پر ایسے ظاہر کیا جیسے میں سیکرٹ سروس کا لفظ ہی نہیں جانتا کیونکہ میں اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے رہا ہے کیونکہ وہ شک میں پڑ سکتا تھا اور ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی تنظیم کے ذریعے یا خود ہی میرا خاتمہ کر دیتا اور تم نے جس انداز میں یہ کارروائی کی ہے اس سے میرے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا کہ کہیں ڈیرک کا خدشہ درست ثابت نہ ہو اور تمہارا تعلق واقعی سیکرٹ سروس سے ہے"...... راشد نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف واپس آ گیا۔

"ٹائیگر کو میں نے کہہ دیا ہے۔ وہ مرفی کو لے کر پہنچ جائے گا"...... جوزف نے کہا۔

"اوکے۔ جوانا چلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تم یہیں رکو۔ میں فون کر لوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے باہر نکل کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اب مجھے بھی تعارف تفصیل سے کرانا پڑے گا کہ پرائمری پاس داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تعارف کا شکریہ جناب۔ آپ نے جو تعارف کرایا ہے ایسا تعارف عام طور پر دیہاتوں کے نمبردار کسی زمانے میں کرایا کرتے تھے کہ پرائمری پاس، مڈل فیل کیونکہ اگر وہ مڈل بھی پاس کر لیتے تو پھر وہ لامحالہ پرائمری پاس کی بجائے مڈل پاس کہتے"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سرداور کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"کیا اچھا زمانہ تھا کہ لوگوں کو بڑی بڑی ڈگریاں بتانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔ وہ پرائمری پاس اور مڈل فیل بھی بڑے فخریہ انداز میں کہتے تھے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی۔ بے حد اچھا زمانہ تھا کہ لوگ سرکاری خطاب بھی ساتھ بتایا کرتے تھے کہ سننے والے پر رعب پڑ جائے کہ سرکار دربار میں اس کی عزت ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں باقاعدہ بتایا کروں کہ میں سرداور بول رہا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ آئندہ خیال رکھوں گا"...... سرداور نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"چلیں اب آپ کا سر واپس آگیا ہے تو اب آپ سے پوچھا جا سکتا ہے کہ سٹار لیبارٹری کے ریکارڈ روم کے ایک ملازم ڈاکٹر یوسف کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں کیا انکوائری ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ مجھے رپورٹ ملی تھی کہ اسسٹنٹ ریکارڈ کیپر ڈاکٹر یوسف کے گھر ڈکیتی ہوئی تھی اور اسے گولی مار دی گئی۔ پولیس انکوائری کر رہی ہو گی۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ سرداور نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ یہ ڈکیتی نہیں تھی۔ اس ڈاکٹر یوسف نے لیبارٹری کے ریکارڈ روم سے ایک فائل چرائی تھی جس فائل پر تین بار انگریزی کا حرف ایس لکھا ہوا تھا اور وہ اس نے ایک غیر ملکی کو بھاری رقم پر فروخت کر دی۔ اس سے وہ بھاری رقم واپس حاصل کرنے کے لئے اسے گولی مار دی گئی تھی۔ ویسے وہاں ایسا منظر جان بوجھ کر بنا دیا گیا تھا کہ پولیس کو ڈکیتی ہی ظاہر ہو۔ اب آپ یہ معلوم کریں کہ یہ ٹرپل ایس فائل کیا ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے اور اس کی چوری کو اب تک چیک کیوں نہیں کیا جا سکا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے ٹرپل ایس کہا ہے۔ کیا واقعی"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سٹار لیبارٹری میں ایک خصوصی دفاعی نظام ایئر شیلڈ پر کام ہو رہا ہے۔ اس ایئر شیلڈ کے تحت پورے پاکیشیا کی فضا کو ہر قسم کے میزائل حملوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہ نظام بے حد وسیع ہے اور کئی مرحلوں پر مبنی ہے لیکن اس کا بنیادی آلہ ایک ہی ہے جس کا کوڈ نام ٹرپل ایس ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ کیا اس فائل میں اس آلے کا فارمولا رکھا گیا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ فارمولا تو وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں ہے۔ البتہ اس فائل میں ورکنگ پوائنٹس موجود ہیں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ وہ آلہ کہاں رکھا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آلہ بھی وزارت سائنس کے ایک اور سپیشل سٹور میں ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"تو پھر آپ معلوم کریں کہ کیا وہ فائل واقعی غائب ہے۔ اس فائل میں کیا تھا اور کیا وہ فارمولا اور آلہ دونوں محفوظ ہیں یا نہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو"...... سرداور نے پوچھا۔

"آپ کتنی دیر میں یہ معلومات حاصل کر لیں گے"...... عمران

نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آپ کو خود ہی ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر اللہ حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے اطلاع دی کہ ٹائیگر ایک آدمی کو لے کر آ گیا ہے۔ وہ آدمی بے ہوش ہے اور اسے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ دیا گیا ہے تو عمران اٹھا اور کمرے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ٹائیگر موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔ سامنے کرسی پر مرفی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

"اسے کیا کہہ کر لے آئے ہو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"میں خفیہ راستے سے اس کے آفس گیا۔ اس کے سر پر اچانک چوٹ لگا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر اسی راستے سے اسے نکال کر لے آیا ہوں ورنہ شاید یہ مزاحمت کرتا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوزف"...... عمران نے اپنی کرسی کے عقب میں کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور مرفی کی طرف بڑھ گیا۔ راشد کا سر لٹکا ہوا تھا۔ اسے جوزف نے شاید عمران کے پاس جانے

سے پہلے چوٹ لگا کر بے ہوش کر دیا تھا۔

" تم نے پوچھا نہیں کہ تمہارے دوست مرفی کو کیوں میں نے یہاں منگوایا ہے "...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

" باس۔ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لازماً یہ اس چکر میں کسی نہ کسی انداز میں ملوث ہوا ہوگا اور میں تو پہلے ہی شرمندہ ہو رہا تھا۔ اب مزید کیا پوچھوں "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" یہ لفظ شرمندگی وہ استعمال کرتے ہیں جو دوسروں پر اندھا اعتماد کر لیتے ہیں۔ اپنی آنکھیں اور ذہن کھلا رکھا کرو۔ سمجھے "۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف نے ہاتھ مرفی کی ناک اور منہ سے ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ مرفی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جوزف واپس آکر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ ٹائیگر تم۔ عمران صاحب یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں اور مجھے کیوں جکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب "۔ مرفی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جوزف۔ راشد کا سر اونچا کرو تاکہ مرفی اسے اچھی طرح دیکھ لے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے راشد کے بال مٹھی میں پکڑ کر اس کا سر اونچا کیا تو مرفی کا چہ

یکلخت زرد پڑ گیا۔

" ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی مائرہ ابھی یہاں پہنچ جائے گی اور تم نے راشد عرف جواد کو اچھی طرح پہچان بھی لیا ہوگا اور اس کی حالت بھی دیکھ لی ہو گی۔ اس نے سب کچھ بتا دیا ہے کہ وہ تمہارے ایس جی گروپ کا چیف ہے اور اس نے یہ ساری کارروائی تمہارے کہنے پر کی ہے اور تم نے سٹار لیبارٹری سے ٹرپل ایس کی فائل ڈاکٹر یوسف سے بھاری رقم کے عوض خریدی۔ اس کے بعد اس جواد نے اپنے طور پر کام کر کے اس فائل کو بینک کے ایک لاکر سے نکالا اور تمہارے کہنے پر غیر ملکی ڈیرک کو دے دی۔ اب تم بتاؤ گے مرفی کہ یہ ڈیرک کون تھا اور تم نے یہ سب کارروائی کیوں کی "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ میں تو ایسے معاملات میں کبھی پڑا ہی نہیں۔ بے شک آپ ٹائیگر سے پوچھ لیں۔ یہ آدمی کوئی بھی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے "...... مرفی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" جوزف اس کی بھی دائیں آنکھ نکال دو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے کہا اور راشد کے بال چھوڑ کر اس نے مرفی کے بال مٹھی میں پکڑ لئے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ "...... یکلخت مرفی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"رک جاؤ لیکن اسی حالت میں رہو ۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں اس کی آنکھ نکال دینا اور سنو مرفی ۔ اب تمہیں چھپانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ البتہ ٹائیگر کی وجہ سے میں تمہارے ساتھ اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے کر چھوڑ دوں گا ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ کر بھی تم سے سب کچھ معلوم کر لیا جائے گا"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے جسم میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ۔ میں فن لینڈ کا باشندہ ہوں اور وہاں میرا تعلق ایک سینڈیکیٹ سے رہا ہے۔ پھر اس سینڈیکیٹ کے بڑوں سے میرا جھگڑا ہو گیا اور مجھے جان بچانے کے لئے وہاں سے فرار ہونا پڑا اور میں یہاں پاکیشیا آگیا۔ تب سے میں یہاں رہ گیا ہوں ۔ اس ساری کارروائی میں میری مدد فن لینڈ کے ماسٹر کلب کا مالک اور جنرل مینجر ماسٹر یارک نے کی ۔ اس لئے میں اسے اپنا محسن سمجھتا ہوں ۔ مجھے وہاں ماسٹر یارک نے فون کر کے کہا کہ وہ اپنا ایک آدمی پاکیشیا بھجوا رہا ہے ۔ اسے سٹار لیبارٹری سے ایک فائل چاہئے اور ساتھ ہی اس نے بھاری معاوضہ بھی بھجوایا۔ چونکہ وہ میرا محسن تھا اس لئے میں اسے انکار نہ کر سکا۔ ڈیرک یہاں پہنچا تو میں نے اسے ایک ہوٹل میں ٹھہرایا اور اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ رکھا بلکہ یہ تعلق اس راشد عرف جواد کے ذریعے رہا۔ میں نے ایسے خفیہ کاموں کے لئے

واقعی ایک گروپ بنایا ہوا ہے جس کا چیف یہ جواد ہے۔ سٹار لیبارٹری کے ریکارڈ روم میں کام کرنے والا ڈاکٹر یوسف میرے کلب میں آتا تھا۔ میں نے اس سے بات کی۔ میں نے جب اسے بھاری معاوضے کی آفر کی تو وہ فائل لانے پر رضامند ہو گیا۔ پھر وہ فائل لے آیا لیکن شاید اسے خطرہ لاحق ہوا۔ اس نے فائل بینک لاکر میں رکھ کر اپنا کارڈ دے دیا۔ پھر دوسرا چکر چل گیا جس کے بارے میں جواد نے آپ کو بتایا ہو گا۔ بہرحال جواد نے وہ فائل اپنے طور پر تلاش کر کے میرے کہنے پر ڈیرک کو دے دی اور ڈیرک اسی رات فائل لے کر واپس فن لینڈ چلا گیا۔ بس یہ ہے ساری بات"...... مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے ماسٹر یارک کا اور یہاں سے فن لینڈ کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اس کے کلب کا فون نمبر معلوم ہے ۔ رابطہ نمبر یاد نہیں ہے وہ میں انکوائری سے معلوم کرتا ہوں"...... مرفی نے جواب دیا تو عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے فن لینڈ اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تھوڑی دیر کی خاموشی

کے بعد نمبرز بتا دیئے گئے۔

"اب ماسٹر کلب کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے مرفی سے کہا تو مرفی نے نمبر بتا دیئے تو عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے جوزف سے کہا جو مرفی کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے مرفی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر پارک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے ریڈ کلب کا مرفی بول رہا ہوں"...... عمران نے مرفی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مرفی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پارک بول رہا ہوں مرفی۔ کیوں کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈیرک فائل لے کر پہنچ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"فائل لے کر۔ کیا مطلب۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کیونکہ یہاں اس فائل کے پیچھے ملٹری انٹیلی جنس نے کام شروع کر دیا ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے مرفی کے لہجے میں کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کی بات کر رہے ہو۔ سیکرٹ سروس تو حرکت میں نہیں آئی"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس۔ لیکن میں نے ایسا چکر چلایا تھا کہ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ مجھے صرف اس بات کی فکر تھی کہ کہیں ڈیرک یہاں نہ ٹھہر گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ پہنچ گیا ہے۔ یہ فائل اس نے یہاں نہیں لانی تھی۔ وہ فائل جس پارٹی کی تھی اس کے آدمی کو وہیں پاکیشیا میں ہی پہنچا دی گئی تھی اور ہمارا مسئلہ صرف فائل کے حصول کا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے کیا نہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے تم بھی اس فائل کو بھول جاؤ"...... ماسٹر پارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے ملک سے غداری کی ہے مرفی اور پاکیشیا کے اہم اور بنیادی دفاعی نظام کی فائل دشمنوں تک پہنچائی ہے اس لئے اب ٹائیگر اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مارے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مرفی کے حلق سے نکلنے والی چیخ دب کر رہ گئی۔

"اس راشد کو بھی ختم کر دو اور ان دونوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے

باہر آیا اور پھر فون والے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فائل کے ساتھ ساتھ وزارت سائنس کے سپیشل سٹور سے وہ آلہ اور فارمولا بھی غائب کر دیا گیا ہے اور کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا۔ اب میری ہدایت پر جب چیکنگ کی گئی ہے تب پتہ چلا ہے"...... سرداور نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے معلوم نہیں ہو سکا"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سپیشل سٹور مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے۔ جو فائل سٹار لیبارٹری میں موجود تھی اس کے آخر میں ایک صفحے پر لیبارٹری سے فارمولا اور آلہ نکالنے کا مخصوص کوڈ اور طریقہ کار بھی موجود تھا تاکہ لیبارٹری کے سائنس دان ضرورت پڑنے پر بغیر کسی مداخلت کے خود ہی اسے وہاں سے نکال کر لا سکیں"...... سرداور نے کہا۔

"اس کے باوجود اس فائل کی کوئی حفاظت نہیں کی گئی"۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اصل میں کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ڈاکٹر

یوسف جو ریکارڈ روم کا انچارج تھا اس طرح کر سکتا ہے۔ وہ انتہائی باکردار آدمی تھا۔ اس کے خلاف معمولی سی بھی شکایت نہیں تھی"۔ سرداور نے کہا۔

"انسان کی نیت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اب اس ایئر شیلڈ نظام کا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہونا ہے۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ جب بنیادی آلہ اور فارمولا ہی غائب ہو گیا تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ اس سے حکومت اور عوام کے کروڑوں روپے بھی ضائع گئے اور پاکیشیا بھی آئندہ اس ٹھوس دفاع سے محروم ہو گیا اور کیا ہو گا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس آلے اور فارمولے کو واپس لایا جائے لیکن فارمولے کی نقلیں ہو چکی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اس کے بغیر تو اس نظام پر مزید کام کرنا ہی حماقت ہو گی"...... سرداور نے کہا۔

"لیکن یہ فارمولا اور آلہ فن لینڈ کے آدمیوں نے حاصل کیا ہے اور فن لینڈ اور کافرستان کے درمیان تو اس قدر تعلقات نہیں ہیں کہ کافرستان فن لینڈ کو آگے بڑھائے اور ہمیں اصل خطرہ تو کافرستان سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ فن لینڈ کا بھی تو ہمارے اس دفاعی نظام سے کیا تعلق بنتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

" اوکے ۔ میں چیف کو رپورٹ دے دیتا ہوں۔ پھر چیف جیسے مناسب سمجھے گا کرے گا۔ اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" باس ۔ جوانا لڑکی کو لے آیا ہے"...... چند لمحوں بعد جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" موجود ہے باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" جوانا سے کہو کہ وہ لڑکی کو یہاں لے آئے اور ٹائیگر کو بھی بلاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ بری طرح سہمی ہوئی ایک لڑکی تھی۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھوں سے خوف ٹپک رہا تھا۔

" تمہارا نام مائرہ ہے"...... عمران نے اسے قریب بلا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو اس نے بے اختیار پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اور ساتھ ہی اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" فکر مت کرو مائرہ ۔ ابھی تمہیں تمہارے گھر پہنچا دیا جائے گا"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر بھی اس دوران اندر آ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا تھا۔

" وہاں کیا ہوا"...... عمران نے جوانا سے پوچھا۔

" مکان میں دو عورتیں اور چار مرد تھے ۔ انہوں نے مزاحمت کرنے

کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ یہ لڑکی ایک کمرے میں قید تھی۔ میں اسے ساتھ لے آیا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹائیگر ۔ اس لڑکی کو ساتھ لے جاؤ اور اسے اس کے گھر پہنچاؤ۔ اس کے والد ڈاکٹر علی رضا کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں کہہ دینا کہ وہ اب فکر نہ کریں۔ آئندہ انہیں کوئی پریشان نہیں کرے گا کیونکہ انہیں پریشان کرنے والوں کا خاتمہ قدرت نے کر دیا ہے ۔ سمجھ گئے"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اسے ڈاکٹر علی رضا کے گھر کا پتہ بتا دیا اور پھر ٹائیگر لڑکی مائرہ کو ساتھ لے کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس سے نکلا اور سیدھا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فن لینڈ کے ساحل سمندر پر اس وقت بے شمار مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ جگہ جگہ رنگ برنگی چھتریاں لگی ہوئی تھیں اور ان چھتریوں کے نیچے بچھے ہوئے گدوں پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ پڑھنے میں مصروف تھے اور کچھ میوزک سننے میں مصروف تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی اور ادھر ادھر بے شمار مرد اور عورتیں گھومتے پھر رہے تھے۔ ایک نیلے رنگ کی چھتری کے نیچے گدے پر ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے لیکن ورزشی جسم کا نوجوان لیٹا ہوا تھا۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ گاگل لگائی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر صرف انڈرویئر تھا۔ اس نے کانوں میں میوزک کا رسیور لگایا ہوا تھا اور وہ میوزک سننے اور لوگوں کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک ایک ویٹر جس نے پورا لباس پہنا ہوا تھا ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل اٹھائے وہاں پہنچا تو اس نوجوان نے میوزک بند کر کے کان

سے رسیور اتار کر رکھا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشروب کی بوتل لے لی۔

"اوکے۔ جاؤ"...... نوجوان نے کہا تو ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا۔ نوجوان نے بوتل میں موجود مشروب سپ کرنا شروع کر دیا۔ ابھی اس نے آدھی بوتل ختم کی تھی کہ اچانک ہلکی سی سیٹی کی آواز اسے پاس پڑے ہوئے بیگ میں سے سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے بوتل ایک طرف رکھی اور بیگ کھول کر اس میں سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ سیٹی کی آواز اس آلے سے ہی نکل رہی تھی۔ اس نے بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سپرون کالنگ۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سر الیون اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوراً میرے آفس پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نوجوان نے بٹن آف کر کے آلے کو واپس بیگ میں رکھا اور ایک طرف پڑے ہوئے اپنے کپڑے اٹھا کر اس قدر تیزی سے انہیں پہننے لگا کہ جیسے پاگل کتے اس کے پیچھے لگ گئے ہوں۔ لباس پہن کر اس نے باقی سامان بیگ میں ڈالا اور ادھوری بوتل، گدے اور چھتری کو وہیں چھوڑ کر وہ ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا پارکنگ کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی تیز اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس نے کار ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور پھر تیزی سے نیچے اتر کر وہ پلازہ میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ آٹھویں منزل پر پہنچ گیا۔ آٹھویں منزل پر کاروباری کمپنیوں کے دفاتر تھے۔ وہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رکا۔ اس نے ہاتھ سے دروازے کو کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں اندھے شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا۔ کیبن کے دروازے کے باہر ایک بیضوی کاؤنٹر تھا جس پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہیلو جوزی"...... نوجوان نے اس کے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو جیک ۔ جاؤ باس تمہارا منتظر ہے"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اندھے شیشے کے کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو یہ کمرہ انتہائی خوبصورت اور جدید آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد کا آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے سر کے بال سنہری تھے۔ اس کا چہرہ بھاری تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یہ اس کاروباری کمپنی کا جنرل مینجر ردھم تھا۔

"بیٹھو جیک"...... اس آدمی نے کہا تو جیک میز کی دوسری طرف کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"باس ۔ آپ کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... جیک نے کہا۔

"ایک اہم مسئلہ درپیش ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر اس معاملے میں ابھی تفصیل سے بات کرے گا"...... باس نے کہا تو جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں۔ معاملہ بھی اہم ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر ابھی بات کرے گا۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... جیک نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اپنے طور پر ایک سائنسی فارمولا اور اس فارمولے پر مبنی ایک آلہ پاکیشیا سے حاصل کیا ہے۔ اس سلسلے میں اس نے ہمیں درمیان میں لانے کی بجائے ماسٹر کلب کو استعمال کیا ہے۔ فارمولا اور آلہ دونوں سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہیں اور وہاں پاکیشیا میں کسی اہم ایجنسی کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے جب اس آلے اور فارمولے کو چیک کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ادھورا ہے۔ اس آلے کا اہم ترین پرزہ جسے فارمولے کے مطابق کے ایس کہا جاتا ہے وہ اس آلے میں موجود نہیں ہے اور اس پرزے کے بغیر وہ آلہ کسی کام کا نہیں ہے اور اس فارمولے میں سے بھی وہ حصہ غائب ہے جو اس کے ایس سے متعلق ہے اس لئے جب تک

کے ایس یا اس کا فارمولا حاصل نہ ہو جائے تب تک یہ سب کچھ فضول ثابت ہوگا"...... باس نے کہا۔

"تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ جس ذریعے سے یہ دونوں چیزیں حاصل کی گئی ہیں اسی ذریعے سے بقایا کام بھی ہو سکتا ہے"...... جنیک نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ اس فارمولے اور آلے کی گمشدگی کا علم وہاں کی سیکرٹ سروس کو ہو چکا ہے اور اب سیکشن ہیڈکوارٹر پریشان ہے کہ کیا کیا جائے کیونکہ مین ہیڈکوارٹر کا حکم ہے کہ پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل نہ کیا جائے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہوشیار کیا جائے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پہلے بھی بلیک تھنڈر کے ایک اہم سی سیکشن کو تباہ کر دیا تھا اور اب بھی ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ سیکشن ہیڈکوارٹر کے خلاف کام کرے۔ بہرحال سیکشن چیف مین ہیڈکوارٹر سے بات کر کے مجھے کال کرے گا"...... باس نے کہا۔

"پاکیشیا تو ایک پسماندہ ملک ہے باس۔ اس سے کیا ڈرنا"...... جنیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے اور مجھے بھی معلوم نہیں تھا لیکن سیکشن چیف نے بتایا ہے کہ اس سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک مسخرہ سا آدمی جس کا نام علی عمران ہے، کو مین ہیڈکوارٹر نے سیف، لسٹ میں شامل کیا ہوا ہے۔ اس سیکرٹ سروس سے بے

سپر ایجنٹ، سپریم ایجنٹ اور گولڈن ایجنٹ ٹکرا کر ختم ہو چکے ہیں اور جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ایک اہم سیکشن ہیڈکوارٹر بھی ان کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے۔ گو اسے تباہ ایکریمین نیوی نے کیا ہے لیکن بعد میں ہیڈکوارٹر کو معلوم ہو گیا کہ اس کی اطلاع پاکیشیا سے ہی دی گئی تھی"...... باس نے کہا تو جنیک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ردھم بول رہا ہوں"...... باس نے کہا۔

"سپیشل کال کرو"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی تو باس نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز کھول کر ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا اور پھر اس پر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر کے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر اس فون پیس کو میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر سیٹی کی آواز بند ہو کر ایسی آواز سنائی دینے لگی جیسے انتہائی خوفناک آندھی چل رہی ہو۔ پھر یہ آوازیں بھی تبدیل ہو گئیں تو باس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ سیکشن اے ہیڈکوارٹر"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ردھم بول رہا ہوں"...... باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپرون"...... ردھم نے جواب دیا۔

"کوڈ اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں ردھم بول رہا ہوں"...... ردھم کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا جبکہ جیک بھی اب چونک کر آگے ہو گیا تھا۔

"مین ہیڈ کوارٹر سے میری بات ہو گئی ہے۔ چونکہ مین ہیڈ کوارٹر نے اس آلے میں بے حد دلچسپی لی ہے اس لئے اس نے اب مکمل فارمولا حاصل کرنے کا حکم دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر کیا حکم ہے ہمارے لئے"...... ردھم نے کہا۔

"ماسٹر کلب کو دوبارہ مشن نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ اصول کے خلاف ہے۔ لیکن تمہارے سب سیکشن کا مسئلہ یہ ہے کہ تم براہ راست ہم سے متعلق ہو۔ اگر وہ لوگ تمہارے سب سیکشن کے پیچھے لگ گئے تو پھر مین ہیڈ کوارٹر پورے اے سیکشن کا بھی خاتمہ کر سکتا ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ کسی ایسے آدمی کو اس مشن پر بھیجو جس کا تعلق براہ راست تم سے نہ ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ میرا ایک ایجنٹ جیک ہے اور جیک بے پناہ صلاحیتوں کا حامل ہے اس لئے میرا تو ارادہ ہے کہ جیک کو اس مشن پر بھیجا جائے لیکن اسے حکم دیا جائے کہ وہ سیکشن کی شناخت

ہونے دے"...... ردھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کر لو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام ہو جائے گا لیکن اس کی تفصیلات کہاں سے ملیں گی"...... ردھم نے کہا۔

"ماسٹر یارک سے تفصیلات لے لینا۔ میں نے اسے حکم دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے چیف"...... ردھم نے کہا۔

"یہ سن لو کہ اگر جیک ناکام رہا یا اس کی شناخت بطور اے سیکشن ہو گئی تو مین ہیڈ کوارٹر انتہائی سخت ایکشن بھی لے سکتا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ جیک ہر لحاظ سے درست کام کرے گا"...... ردھم نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ردھم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے اسے اٹھایا اور میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"تم نے سن لیا سب کچھ جیک"...... ردھم نے جیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ لیکن میری سمجھ میں اب بھی یہ بات نہیں آئی کہ آخر مین ہیڈ کوارٹر کیوں ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر دیتا۔ بلیک تھنڈر اتنی بڑی تنظیم ہے کہ وہ صرف اشارہ بھی کر دے تو یہ لوگ تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے پورا پاکیشیا ہی صفحہ ہستی سے غائب ہو

جائے"...... جیک نے کہا۔

" مین ہیڈ کوارٹر کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں جیک۔ جو کچھ وہ جانتے ہیں ہم نہیں جانتے۔ اس کی مثال کنوئیں کے مینڈک اور سمندر کی مچھلی کی دی جا سکتی ہے"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ماسٹر یارک سے بات کراؤ۔ میں ردھم بول رہا ہوں"۔ ردھم نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ماسٹر یارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ردھم بول رہا ہوں ماسٹر یارک۔ فون محفوظ کر لو"...... ردھم نے کہا۔

" اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" یس۔ اب فون محفوظ ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماسٹر یارک کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" تم نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرایا ہے"...... ردھم نے

کہا۔

" ہاں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" جو آلہ اور فارمولا تم نے وہاں سے حاصل کیا ہے وہ ادھورا ہے۔ اسے مکمل کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کے متعلق تفصیلات تم نے بتانی ہیں"...... ردھم نے کہا۔

" اوہ۔ مجھے تو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ میں نے یہ کام پاکیشیا میں اپنے ایک آدمی کے ذمے لگا دیا تھا اور اپنا ایک آدمی پاکیشیا بھیج دیا تھا۔ میرا آدمی تو ایک طرف رہا لیکن جس آدمی کے ذمے میں نے کام لگایا تھا اس کا نام مرفی ہے۔ اس نے سارا مشن خود ہی مکمل کر کے میرے آدمی کو فائل لا دی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے حکم بھی صرف یہ فائل حاصل کرنے کا دیا تھا۔ اس کا اپنا آدمی وہاں موجود تھا۔ میرے آدمی نے فائل اسے پہنچا دی اور پھر وہ واپس آ گیا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آدمی نے کیا"۔ ماسٹر یارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس مرفی سے معلوم کر کے مجھے تفصیل بتاؤ۔ میں اپنے آفس میں ہی ہوں"...... ردھم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں مرفی سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ردھم نے بھی رسیور رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ردھم

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ردھم بول رہا ہوں"...... ردھم نے کہا۔

" ماسٹر یارک بول رہا ہوں ۔ بیڈ نیوز ملی ہیں ۔ مرفی کو اس کے آفس سے پراسرار انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے اور ابھی تک اس کی لاش بھی نہیں ملی۔ اس لئے اب تفصیل تو نہیں مل سکتی"۔ ماسٹر یارک نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو مجھے دوبارہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کرنی پڑے گی"...... ردھم نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر میز کی دراز میں سے کارڈلیس فون پیس نکالا اور اس نے پہلے کی طرح دوبارہ کال کی۔

" یس "......چیف کی آواز سنائی دی تو ردھم نے ماسٹر یارک سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے کیسے اندازہ لگایا چیف"...... ردھم نے کہا۔

" لاش نہ ملنے کا مطلب یہی ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے ہی کرتی ہے ۔ لاشیں بھی برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر دی جاتی ہیں۔ مجھے اب خود اپنے خصوصی ذرائع سے وہاں سے معلوم کرانا پڑے گا۔ میں تمہیں خود کال کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" عجیب چکر چل پڑا ہے "...... جنیک نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن ردھم نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک انہیں انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد سپیشل فون سے کالنگ شروع ہو گئی تو تمام کوڈ وغیرہ دوہرانے کے بعد سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

" ردھم بول رہا ہوں چیف "...... ردھم نے کہا۔

" ردھم ۔ حالات بگڑ گئے ہیں ۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں ملوث ہو گئی ہے ۔ اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے اس سارے مشن کو کینسل کر دیا ہے اس لئے اب اس پر مزید کارروائی کی ضرورت نہیں رہی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ ماسٹر یارک کے بھی ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ردھم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس آف کر دیا۔

" یہ سب کیا ہوا باس ۔ یہ تو عجیب بات ہوئی ہے"...... جنیک نے کہا۔

" اب کیا کیا جائے ۔ تم نے خود دیکھ لیا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کس قدر خوفزدہ ہیں ۔ ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ ردھم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پاکیشیا جا کر اس سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دوں"...... جنیک نے کہا۔

"ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ماتحت ہیں جیک اور سیکشن ہیڈ کوارٹر مین ہیڈ کوارٹر کے ماتحت۔ تم نے دیکھا نہیں کہ صرف ایک آدمی کے پکڑے جانے پر ماسٹر یارک کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں تاکہ ماسٹر یارک کے ذریعے یہ سیکرٹ سروس آگے نہ بڑھ سکے"۔ ردھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوکے۔ پھر مجھے اجازت"...... جیک نے کہا تو ردھم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جیک اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس نے ہالیڈے کلب کی پارکنگ میں کار روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں داخل ہو رہا تھا جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ یہ ریکی تھا۔ کلب کا مالک۔

"اوہ۔ اوہ جیک۔ آج یہاں نظر آ رہے ہو۔ واہ۔ آج تو میری قسمت عروج پر ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تم سے چند معلومات حاصل کرنے آیا ہوں ریکی"۔ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"کیسی معلومات۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ریکی نے حیران ہو کر کہا۔

"تم ایکریمیا کی ٹاپ سرکاری ایجنسیوں میں کام کرتے رہے ہو۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ جیک نے کہا تو ریکی کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے گروپ کا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ نیوز"۔ ریکی نے کہا۔

"ایسا نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو مجھے تمہارے پاس آنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ میں خود ہی ان سے نمٹ لیتا۔ مجھے ایک بہت بڑا مشن ملا تھا لیکن پھر یہ مشن اس لئے کینسل کر دیا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے آڑے آ رہی تھی اس لئے اس اطلاع پر یہ مشن ہی کینسل کر دیا گیا۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ یہ کیا چکر ہے۔ یہ کون لوگ ہیں"...... جیک نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی قدرت کو تمہارے گروپ کی زندگیاں مقصود ہیں۔ ورنہ بہرحال چھوڑو۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"...... ریکی نے کہا۔

"تم نے تو مجھے الٹا الجھا دیا ہے۔ تم ان کے بارے میں تو بتاؤ"۔ جیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران ایسا آدمی ہے جس کے بارے میں کچھ وضاحت سے تو نہیں بتایا جا سکتا۔ بس یوں سمجھ لو کہ یہ شخص خطرناک حد تک ذہین ہے۔ بظاہر سادہ لوح مسخرہ سا نوجوان نظر آتا ہے لیکن جب یہ کسی کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو پھر اس کے لئے سوائے موت کے دوسرا کوئی راستہ نہیں رہتا۔ اس نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ اس وقت بھی بڑا سائنس دان ہے۔ انتہائی خوفناک لڑاکا۔ مارشل آرٹ کا ایسا ماہر کہ بڑے سے بڑے ماہر اس کے سامنے پانی بھرتے ہیں"...... ریکی نے کہا تو جیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں وہ الفاظ نہیں مل رہے جس سے تم اس کی قصیدہ گوئی کر سکو۔ بہرحال چھوڑو۔ میں نے خواہ مخواہ تمہیں تکلیف دی۔ کاش مشن کینسل نہ کر دیا جاتا تو میں دیکھتا کہ یہ کتنے پانی میں ہے"...... جیک نے ہنستے ہوئے کہا تو ریکی بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ واقعی میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ویسے اگر تمہیں اس سے ٹکرانے کا شوق ہے تو اپنے چیف سے کہو کہ وہ تمہیں خصوصی اجازت دے دے"...... ریکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کبھی نہ کبھی تو اس سے ٹکراؤ ہو ہی جائے گا"...... جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ

کھڑا ہوا اور پھر ریکی سے اجازت لے کر وہ اس کلب سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" آپ پریشان نظر آ رہے ہیں ۔ خیریت "....... بلیک زیرو نے
کہا۔

" پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم آلہ مع فارمولا کے چرا لیا گیا ہے اور ن
حکومت کو اب تک اس کا علم ہوا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سرو
کو ۔ سرخ جلد والی ڈائری دو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے
چونک کر میز کی نچلی دراز کھولی اور سرخ جلد والی ڈائری نکال کر اس
نے عمران کے ہاتھ میں دے دی۔

" کیا ہوا ہے ۔ مجھے تو بتائیں"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمرا

نے راشد اس کے بعد مرفی اور پھر سرداور سے ہونے والی تمام بات
چیت دوہرا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ پھر اب آپ نے کیا
سوچا ہے"....... بلیک زیرو نے بھی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں
کہا۔

" میری سمجھ میں تو یہ نہیں آ رہا کہ اس معاملے میں فن لینڈ کیسے
ملوث ہو گیا اور دوسرا یہ کہ یہ ساری کارروائی کس ملک نے کرائی
ہے۔اس کے بعد ہی کچھ سوچا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق پلٹنے شروع کر
دیئے لیکن اس نے ابھی چند ہی ورق پلٹے تھے کہ سامنے موجود فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں ۔ صاحب ہیں یہاں "....... دوسری طرف
سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے سلیمان ۔ کیوں کال کی ہے"....... عمران نے
چونک کر کہا۔البتہ اس بار اس نے اپنی اصل آواز میں بات کی تھی۔

" سرداور کا فون آیا ہے صاحب۔ وہ آپ سے فوری طور پر کوئی اہم
بات کرنا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو تلاش کر
کے ان سے آپ کی بات کراؤں"....... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ میں ان سے بات کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈائری اٹھا کر میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے گو تعارف اپنے مخصوص انداز میں کرا دیا تھا لیکن اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

" عمران۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا تھا کہ اس معاملے میں ایک نئی بات کا علم ہوا ہے۔ جو آلہ اور اس کا فارمولا چوری ہوا ہے اس آلے کا ایک بنیادی اور اہم پرزہ کے ایس پہلے ہی علیحدہ کر کے حفاظت کی غرض سے ہمارے سٹور میں رکھ دیا گیا تھا اور فارمولے کی فائل میں اس پرزے کے سلسلے میں کاغذات بھی نکال کر اسی سٹور میں علیحدہ رکھ دیئے گئے تھے اور یہ دونوں چیزیں موجود ہیں"۔ سرداور نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ فارمولا اور آلہ چرانے والوں کو اب اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اب یہ ان کے لئے ادھورا ہے اور ہمارے لئے بھی۔ جب تک دونوں آئیٹم ملیں گے نہیں اس وقت تک نہ ہم اس سے کوئی

فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ"...... سرداور نے کہا۔

" کیا وہ اس آلے اور فارمولے کی مدد سے یہ پرزہ تو تیار نہ کر لیں گے۔ آخر وہاں بھی کام سائنس دانوں نے ہی کرنا ہے۔ مجھ جیسے طالب علموں نے تو نہیں کرنا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اس پہلو کو میں نے خاص طور پر معلوم کیا ہے۔ یہ پرزہ جسے کے ایس کہا جاتا ہے اس کا فارمولا اس آلے سے قطعی مختلف ہے اور یہ ایک اور سائنس دان کی ایجاد ہے۔ اس ایجاد کی بنا پر تو اس آلے کو ایجاد کیا گیا اور یہ اس آلے کی بنیاد ہے۔ اس پر ایئر شیلڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا چرانے والوں کے ملک کے سائنس دانوں کو اس کے ادھورے ہونے کا علم ہو جائے گا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" لازماً۔ بلکہ فوری معلوم ہو جائے گا کیونکہ اس کے بغیر یہ آلہ ویسے ہی بیکار ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ آلہ ایئر شیلڈ کا بنیادی نکتہ ہے اور کے ایس اس آلے کا بنیادی نکتہ ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

" تو پھر یہ کے ایس پرزہ اور اس کا فارمولا آپ چیف کو بھجوا دیں تاکہ کم از کم یہ تو محفوظ رہ جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس پارٹی نے یہ آلہ اڑایا ہے وہ لازماً اب اس کے ایس کے حصول کے لئے بھی کام کرے گی اور ایسا نہ ہو کہ وہ اسے بھی اڑا کر لے جائے اور ہم ایک

بار پھر لاعلم رہ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ دونوں سر سلطان کو بھجوا دیتا ہوں"۔ سرداور نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرداور ایک اہم سائنسی پرزہ اور اس کا فارمولا آپ کے پاس بھجوا رہے ہیں۔ آپ اسے انتہائی حفاظت کے ساتھ عمران کے فلیٹ پر پہنچا دیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سر سلطان کی طرف سے ایک سائنسی پرزہ اور اس کے فارمولے کا پیکٹ تمہارے پاس پہنچے گا۔ تم نے اسے انتہائی حفاظت کے ساتھ دانش منزل پہنچانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر سرخ ڈائری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور پھر ایک صفحے پر جیسے ہی اس کی نظر پڑی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ہلکی سی مسکراہٹ اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بلیک زیرو دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ اور آواز سن کر چونک پڑا لیکن وہ بہرحال خاموش تھا۔

"ہالی ڈے کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہالی ڈے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ریکی سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ ریکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ اوہ۔ ویری سٹرینج۔ ابھی میں تمہاری تعریف کر رہا تھا اور تم ٹپک پڑے"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا۔ تو اب تم میری تعریفیں بھی کرنے لگ گئے ہو۔ یہ واقعی میرے لئے بہت بڑی خبر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ریکی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے بارے میں ایک صاحب مجھ سے تفصیلات پوچھنے آئے تھے۔ میں نے جب تمہاری تعریفیں کیں تو وہ اٹھ کر بھاگ گ

لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے تمہاری تعریف کی ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جو میری تعریف کرتے ہو۔ اس لئے جیسے ہی تم تعریف شروع کرتے ہو میرا دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔ ویسے وہ کون صاحب تھے جو میرے بارے میں تفصیلات

پوچھنے تم تک آ پہنچے"...... عمران نے کہا۔

"تھے ایک صاحب۔ بہرحال تم بتاؤ کہ اتنے طویل عرصے کے بعد تم نے کیسے فون کیا ہے"...... ریکی نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری کاروباری رگ پھڑک اٹھی ہے۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ تمہیں اس کا معاوضہ مل جائے گا۔ پاکیشیا سے ایک اہم سائنسی آلہ اور اس کا فارمولا چوری ہوا ہے اور فن لینڈ کے ماسٹر کلب کا ماسٹر یارک اس میں ملوث ہے۔ میں تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ فن لینڈ کیوں اس چکر میں ملوث ہوا ہے اور کس ایجنسی نے یہ سارا کام کرایا ہے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو ماسٹر یارک سے معلوم کر لو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ریکی کے لمبا سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

"میرا بینک اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام نوٹ کر لو اور دس ہزار ڈالر اس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دینا"...... دوسری طرف سے ریکی نے کہا۔

"ارے اتنا کم معاوضہ بتایا ہے۔ بہت شکریہ۔ تم بہرحال دوستوں کا لحاظ رکھتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ کاروبار بھی کرنا پڑتا ہے اور دوستی بھی نبھانی پڑتی ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ریکی نے بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پہنچ جائے گا معاوضہ"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ایک انتہائی خطرناک بین الاقوامی خفیہ تنظیم ہے بلیک تھنڈر۔ جس کا ایک سیکشن ہے۔ جسے اے سیکشن کہا جاتا ہے لیکن باوجود کوشش کے مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ سیکشن کہاں ہے۔ بہرحال اس سیکشن کے تحت فن لینڈ میں ایک تنظیم ہے جسے فارگ کہا جاتا ہے۔ ویسے تو یہ ایک پرائیویٹ تنظیم ہے لیکن یہ اکثر اے سیکشن کے لئے کام کرتی رہتی ہے۔ اے سیکشن نے ماسٹر یارک کو درمیان میں ڈال کر تمہارے ملک میں کارروائی کی۔ پھر اے سیکشن کو پتہ چلا کہ آلہ اور فارمولا دونوں ادھورے ہیں اس لئے اسے مکمل کرنے کا مشن فارگ کو دیا گیا لیکن پھر انہیں کہیں سے اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پر کام کر رہی ہے تو انہوں نے یہ مشن ہی کینسل کر دیا ہے اور جس آدمی کی میں بات کر رہا ہوں اس کا نام جیک ہے۔ یہ فارگ کا ٹاپ ایجنٹ ہے۔ اسے جب معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہاری وجہ سے یہ مشن کینسل ہوا ہے تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اسے معلوم ہے کہ میں نے بے شمار ایجنسیوں میں کام کیا ہوا ہے اس لئے لازماً میں تمہارے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا ہوں گا اس لئے وہ تمہارے بارے میں معلوم کرنے میرے پاس آیا تھا۔ میں نے تمہاری تعریفیں کیں تو وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ کاش یہ مشن کینسل نہ ہوتا اور اس کے جانے کے کچھ دیر بعد تمہارا فون آ گیا"...... ریکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ سب معلومات کیسے مل گئیں کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے بلیک تھنڈر اور اس کے سیکشن ساری کارروائی انتہائی خفیہ انداز میں کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ریکی سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی پرنس عمران۔ کیونکہ ریکی نے ہر جگہ اپنا جال پھیلایا ہوا ہے۔ بہرحال یہ معلومات اس فارگ کے ہیڈ آفس سے مجھے پہلے ہی فیڈ کر دی گئی تھیں۔ وہ جیک تو بعد میں مجھ تک پہنچا تھا"...... ریکی نے کہا۔

"کیا تمہیں اس اے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے کوشش بھی کی تھی لیکن اس معاملے میں واقعی میری کوشش ناکام رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ماسٹر یارک کو اس کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تو شاید مجھے یقین نہ آتا لیکن اب مجھے یقین ہے کہ اسے معلوم تھا اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پہلے تو مجھے اس کی ہلاکت کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن اب تمہارے فون کرنے سے وجہ بھی سمجھ میں آ گئی ہے اس لئے اس کو راستے سے ہٹایا گیا ہے کہ تم اس تک نہ پہنچ جاؤ"...... ریکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس فارگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے چھوڑو پرنس۔ جب وہ تمہارے خلاف کام ہی نہیں کر رہے تو تم بھی اس کے خلاف کام نہ کرو"...... ریکی نے کہا۔

"اوکے ۔ جیسے تم کہو۔ میں بہرحال تم جیسے کاروباری دوست کو تو ناراض نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ریکی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑا بھرپور طنز کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب معاوضہ مت بھیجنا۔ میں تم سے دوستی رکھ کر زیادہ فائدے میں رہوں گا۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کے پیچھے بلیک تھنڈر ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار اس کا اے سیکشن سامنے آگیا ہے اور انہوں نے اپنی طرف سے تو کوشش کی کہ ہمیں معلوم نہ ہو سکے اس لئے ایک غیر متعلقہ پارٹی کو درمیان میں ڈال دیا گیا لیکن ڈاکٹر علی رضا کی بیٹی کے اغوا کی وجہ سے بات ہم تک پہنچ گئی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے۔ بلیک تھنڈر اگر یہ ایئر شیلڈ بنا بھی لے تب بھی پاکیشیا کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا کا یہ فارمولا اور آلہ واپس ملنا چاہئے اور وہ لازماً اے سیکشن کے تحت کسی لیبارٹری میں ہو گا اور اب انہوں نے جس انداز میں یہ مشن کینسل کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ

آلہ اور فارمولا ان کے لئے بھی بے کار ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو حکم سلطانی کے تحت اسے بہرحال موجود ہونا چاہئے"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران۔ ابھی مجھے ایک فون کال موصول ہوئی ہے اور بولنے والے نے اپنا نام فاسٹر بتایا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے اور بلیک تھنڈر نے پاکیشیا سے ایک آلہ اور اس کا فارمولا حاصل کیا تھا لیکن پھر یہ مشن کینسل کر دیا گیا اس لئے وہ آلہ اور فارمولا پاکیشیا کو واپس کر رہے ہیں۔ اس نے خصوصی طور پر کہا ہے کہ علی عمران کو اس کی اطلاع دے دی جائے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا"...... سرسلطان نے کہا۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سے باہر سب بے چارے علی عمران سے ڈرتے ہیں جبکہ یہاں وہ جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔ وہ ایک شاعر نے شاید میرے بارے میں ہی کہا ہے کہ باغ کا پتا پتا اور بوٹا بوٹا بلبل کا حال جانتا ہے لیکن اگر نہیں جانتا تو صرف پھول ہی نہیں جانتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھول کے ساتھ جو کانٹے ہیں میرا مطلب ہے اس پھول کی زبان میں جو کانٹے ہیں اس کا حال باہر والے نہیں جانتے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال اب آپ ایک مہربانی کریں کہ چیف کو سفارش کر دیں کہ وہ مجھے مشن مکمل کرنے کا چیک دے دے کیونکہ اگر وہ لوگ یہ آلہ اور فارمولا واپس نہ بھیجتے تو مجھے ٹیم کے ساتھ جا کر حاصل کرنا پڑتا۔ اب جبکہ انہوں نے خوف کے مارے خود ہی واپس بھیج دیا ہے تو چیک میرا حق بن جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تمہارا چیف سفارش مانتا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کوشش تو کریں شاید مان جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر سفارش کرنے پر مجھے بھی نوکری سے فارغ کر دیا گیا تو پھر۔ اس لئے سوری۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے عمران صاحب کہ بلیک تھنڈر اب آپ سے اس قدر خائف ہو چکی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ خائف نہیں ہوئی البتہ اے سیکشن کا چیف فاسٹر یا جو بھی اس کا نام ہے وہ بے چارہ خائف نظر آتا ہے۔ ویسے اس نے عقل

مندی سے کام لیا ہے کہ جب یہ آلہ اور فارمولا بے کار ہے اور باقی کے حصول کا مشن وہ کینسل کر چکا ہے تو پھر اسے خوامخواہ رکھ کر درد سری کیوں مول لی جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑا تھا۔ سر پر لمبے بال تھے جو اس کے کاندھوں پر گرے ہوئے تھے۔

"یس ۔ مائیک بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے کرخت سے لہجے میں کہا۔

"اے ون فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی تو مائیک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ۔ یس سر۔ حکم سر"...... مائیک نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک اہم مشن پاکیشیا میں مکمل کرانا ہے۔ کیا تم تیار ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں سر"...... مائیک نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں معلومات ہیں"...... اے ون نے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح سر"...... مائیک نے جواب دیا۔

"شرط یہ ہے کہ اس مشن کے بارے میں نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو اور نہ ہی عمران کو"...... اے ون نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ آپ جانتے ہیں کہ مائیک کس طرح کام کرتا ہے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں فائل پہنچ جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مائیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سر اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپیشل فائل رسیور سے یہ فائل موصول ہوئی ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اسے میز پر رکھ کر تم جا سکتے ہو"...... مائیک نے کہا اور نوجوان نے ہاتھ میں موجود فائل کو مائیک کے سامنے میز پر رکھا اور واپس چلا گیا۔ مائیک نے دروازہ بند ہوتے ہی فائل اٹھا کر اسے کھولا تو فائل میں صرف دو کاغذ تھے جن کے اوپر اے سیکشن کا مخصوص نشان موجود تھا۔ یہ مخصوص نشان سرخ رنگ کا ایک تیر تھا

جس کا رخ بلندی کی طرف تھا۔ مائیک نے فائل کو پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فائل بند کر کے اسے میز پر رکھا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے ۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ مائیک بول رہا ہوں "...... مائیک نے کہا۔

" اے ون ۔ تم نے فائل پڑھ لی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس سر "...... مائیک نے مختصر سا جواب دیا۔

" تم نے پڑھ لیا کہ مشن کیا ہے "...... اے ون نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ مشن صرف ایک سائنس دان کو اغوا کر کے لانے کا ہے ۔ یہ مشن تو عام سا ہے۔ پھر اس کے لئے میرے سیکشن کو کیوں منتخب کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ خصوصی ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں۔ کیا یہ سائنس دان پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے "...... مائیک نے کہا۔

" اسی لئے میں نے فون کیا ہے کہ تمہیں اس بارے میں بتایا جا سکے ۔ سیکشن نے پاکیشیا سے ایک اہم سائنسی آلہ اور اس کا فارمولا حاصل کیا لیکن وہ ادھورا تھا۔ ادھر باوجود شدید کوشش کے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو اس کا علم ہو گیا جس پر مین ہیڈ کوارٹر نے مشن کینسل کر دیا اور مجھے حکم دے دیا کہ فارمولا اور آلہ واپس پاکیشیا بھجوا دیا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران اے

سیکشن کے خلاف کام نہ کر سکے ۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اس کے بعد چند روز گزر گئے ۔ اب مجھے مین ہیڈ کوارٹر سے کہا گیا ہے کہ اس فارمولے اور آلے دونوں کی کاپیاں مین ہیڈ کوارٹر نے اپنی مخصوص مشینری کی مدد سے محفوظ کر لی ہیں لیکن جو پرزہ اس میں موجود نہیں تھا اور جس کی وجہ سے یہ آلہ اور فارمولا دونوں بے کار ہو گئے ہیں اس کا خالق پاکیشیا کا ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر آصف ہے جو ان دنوں بیمار ہے اور ایک خصوصی ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔ چونکہ اس آلے اور اس فارمولے کو حفاظت کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوا دیا گیا تھا اس لئے اب اس کے حصول کا مطلب ہے کہ اے سیکشن براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا جائے جبکہ مین ہیڈ کوارٹر ایسا نہیں چاہتا اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ اس سائنس دان کو اس انداز میں ہسپتال سے اغوا کر کے لایا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو اس کا کلیو نہ مل سکے کہ یہ اغوا اے سیکشن نے کرایا ہے۔ پھر اس سائنس دان کے ذہن سے اس پرزے کا فارمولا لے کر اس کی مدد سے اسے تیار کیا جائے ۔ اس طرح پاکیشیا اپنی جگہ مطمئن رہے گا جبکہ بلیک تھنڈر بھی اس اہم فارمولے سے کام لے سکے گی۔ پہلے اس کام کے لئے فن لینڈ کے ایک غیر متعلق گروپ سے کام لیا گیا تھا اس لئے اب یہ طے کیا گیا ہے کہ اس مشن پر ایکریمیا کا گروپ کام کرے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح شک ہی نہ پڑ سکے "...... اے

ون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کام اس انداز میں مکمل ہو گا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی"...... مائیک نے کہا۔

"او کے۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے یا تمہارے آدمیوں کے بارے میں کوئی کلیو مل گیا تو پھر تمہارے اور تمہارے گروپ کے ڈیتھ آرڈر بھی جاری ہو سکتے ہیں"...... اے ون نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام ہو جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... مائیک نے کہا تو دوسری طرف سے او کے کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ مائیک نے رسیور رکھا اور کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... مائیک نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو مائیک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ ایشیائی تھا۔

"کریسنٹ ہوٹل کا نمبر دیں"...... مائیک نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ مائیک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کریسنٹ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"جنرل مینجر گراہم سے بات کرائیں۔ میں ایکریمیا سے گارث بول رہا ہوں"...... مائیک نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گراہم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گارث بول رہا ہوں گراہم۔ کیا فون محفوظ ہے"...... مائیک نے کہا۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ اب فون محفوظ ہے مسٹر گارث"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"گراہم۔ ایک اہم کام ہے۔ کیا تم یہ کام کر سکو گے۔ معاوضہ دو گنا ملے گا لیکن کام چند شرائط کے ساتھ مخصوص ہے"...... مائیک

نے کہا۔
" آپ فرمائیں۔ کیا پہلے کبھی میں نے کام سے انکار کیا ہے اور کام
بھی ہمیشہ آپ کی مرضی کے مطابق ہوا ہے"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔
" یہ مخصوص لائن کا کام نہیں ہے۔ اس سے ذرا ہٹ کر ہے"۔
مائیک نے کہا۔
" اوہ اچھا۔ بتائیں"...... گراہم نے جواب دیا۔
" پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک سنٹرل سپیشل ہسپتال ہے۔
کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے"...... مائیک نے کہا۔
" جی ہاں۔ بہت مشہور ہسپتال ہے جہاں صرف ٹاپ رینک
سرکاری ملازمین کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن گزشتہ دو سالوں سے یہاں
عام لوگوں کے لئے بھی علیحدہ وارڈ بنا دیا گیا ہے اس لئے دو سالوں
سے پبلک کو بھی اس کا علم ہو چکا ہے"...... گراہم نے کہا۔
" اس ہسپتال میں ایک سائنس دان ڈاکٹر آصف کا علاج کیا جا
رہا ہے۔ اس ڈاکٹر آصف کو وہاں سے اغوا کر کے تم نے کافرستان
میں آرچر تک پہنچانا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پاکیشیا میں کسی کو م
مطلب ہے کسی بھی سرکاری ایجنسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ
اسے کس نے اغوا کیا ہے اور یہ ڈاکٹر آصف کہاں گیا ہے۔ کوئی کلیو
انہیں نہیں ملنا چاہئے۔ کیا یہ کام تم کر لو گے"...... مائیک نے کہا۔
" بالکل کر لوں گا۔ یہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ

ہماری خصوصی لانچیں پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان چلتی رہتی
ہیں اور انہیں کسی جگہ بھی چیک نہیں کیا جاتا اور جن لوگوں کے
ذریعے اسے اغوا کرایا جائے گا ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا جبکہ ہم
سامنے ہی نہیں آئیں گے۔ اس طرح کلیو کسی صورت بھی نہ مل سکے
گا"...... گراہم نے کہا۔
" جو بھی کرو شرط پوری ہونی چاہئے اور ڈاکٹر آصف کو زندہ
سلامت پہنچنا چاہئے"...... مائیک نے کہا۔
" ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوکے۔ یہ کام کب تک ہو جائے گا"...... مائیک نے کہا۔
" اس وقت پاکیشیا میں سہ پہر کا وقت ہے۔ آج رات کو ڈاکٹر
آصف آرچر کے پاس پہنچ جائے گا"...... گراہم نے کہا۔
" اوکے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا اور اب ڈبل نہیں بلکہ تین گنا"۔
مائیک نے کہا۔
" تھینک یو سر۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ کام بالکل آپ کی مرضی
کے مطابق ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ٹھیک ہے"...... مائیک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز
کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس
نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر
دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے آن کر دیا۔
" ہیلو۔ ہیلو۔ گارٹ کالنگ۔ اوور"...... مائیک نے لہجہ بدل کر

بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ آرچر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آرچر ۔ پاکیشیا سے ریڈ فلاور خصوصی لانچ کے ذریعے ایک بیمار آدمی جس کا نام ڈاکٹر آصف ہے تمہارے پاس پہنچائے گا۔ تم نے اسے خصوصی چارٹرڈ جیٹ جہاز کے ذریعے لاسکی کے پیٹر تک پہنچانا ہے۔ فوری طور پر۔ لیکن انتہائی حفاظت کے ساتھ ۔ صرف ایک کام کرنا ہے کہ اس بیمار آدمی کو بے ہوش کر کے اس کے چہرے پر میک اپ کر دینا تاکہ اسے کوئی پہچان نہ سکے ۔ اوور"۔ مائیک نے کہا۔

" اوکے ۔ کام ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" انتہائی احتیاط سے کام ہونا چاہئے ۔ اوور"...... مائیک نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ آپ جانتے تو ہیں کہ آرچر کس انداز میں کام کرتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوور اینڈ آل"...... مائیک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لاسکی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پیٹر سے بات کراؤ۔ میں گارٹ بول رہا ہوں"...... مائیک نے

کہا۔

" اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

" ہیلو سر۔ پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" گارٹ بول رہا ہوں ۔ کیا فون محفوظ ہے"...... مائیک نے کہا۔

" یس سر۔ مکمل طور پر محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کافرستان کا آرچر میرے حکم پر ایک خصوصی چارٹرڈ جیٹ جہاز پر کافرستان سے ایک آدمی کو تمہارے پاس پہنچائے گا۔ یہ آدمی بیمار ہے۔ جب یہ تمہارے پاس پہنچ جائے تو اپنے خفیہ ہسپتال میں اسے داخل کرا دینا۔ اسے بہرحال زندہ رہنا چاہئے ۔ اس کے بعد تم مجھے اطلاع دو گے پھر میں اس کے بارے میں مزید ہدایات دوں گا"۔ مائیک نے کہا۔

" کب پہنچے گا یہ آدمی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آج رات کے آخری پہر آرچر تک پہنچے گا اور پھر آرچر فوری طور پر اسے خصوصی چارٹرڈ جیٹ جہاز سے تم تک پہنچائے گا۔ اب عرصے کا اندازہ تم خود کر سکتے ہو۔ ویسے تم چاہو تو آرچر سے رابطہ کر لینا"۔ مائیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف

سے کہا گیا تو مائیک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کہ اے سیکشن کا کام ان کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا۔

عمران فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سلیمان کمرے میں داخل ہوا تو عمران نے اس طرح چونک کر اسے دیکھا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"کیا ہوا صاحب ۔ کیا میں زیادہ خوبصورت ہو گیا ہوں"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی بھاپ نکالتی ہوئی پیالی تھی۔

"خوبصورت ۔ کاش تم نے کبھی میری آنکھوں سے اپنی شکل دیکھی ہوتی۔ مجھے تو تم مجنوں سے بھی زیادہ خوبصورت لگتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"تو آپ کی آنکھیں لیلیٰ کی آنکھیں ہیں کیونکہ لیلیٰ کی آنکھیں ہی بے چارے سوکھے سڑے مجنوں کو خوبصورت کہہ سکتی ہیں"۔ سلیمان نے پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں آئے ہوئے ایک ہفتہ تو ہو گیا ہو گا۔ میرا مطلب ہے گاؤں سے آئے ہو"...... عمران نے اچانک اس طرح چونک کر کہا جیسے کوئی خاص خیال اس کے ذہن میں آگیا ہو۔

"ایک ہفتہ نہیں پانچ دن ہوئے ہیں ۔ کیوں"...... سلیمان نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ ان پانچ دنوں میں تم نے یہ بھی نہیں بتایا کہ تم تو ایک ماہ کی چھٹی پر گئے تھے پھر اچانک تمہاری واپسی ہو گئی اور مجھے بھی جب تم نے فون کر کے سرداور کا پیغام دیا تھا یہ یاد ہی نہیں رہا تھا کہ تم تو گاؤں گئے ہوئے تھے پھر کیوں واپس آگئے"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو سیانے کہتے ہیں کہ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہا جاتا۔ شکر ہے پانچ دنوں بعد ہی آپ کی یادداشت نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے آپ کی یادداشت کو کمزور نہیں کہا جا سکتا ورنہ"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ورنہ کیا"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھا لی۔

"ورنہ مجھے آپ کو حریرہ مقوی دماغ کھلانا پڑتا۔ اس طرح اخراجات بڑھ جاتے اور ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے آپ کی چائے بند کر دی جاتی۔ چنانچہ شکر کریں کہ آپ کی چائے بند نہیں ہوئی"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن تم تو نجانے کون کون سے حریرے کھاتے رہتے ہو۔ اس کے باوجود چائے بھی پیتے ہو۔ اس کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"ادھار میں لے آتا ہوں اور ادھار لے آنے والے کو بہرحال اتنی سہولت تو مل ہی جاتی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کھا پی سکے ۔ ویسے میں ایک ماہ کے لئے اس لئے گیا تھا کہ بڑی بہن بیمار تھی لیکن میرے جاتے ہی وہ ٹھیک ہو گئی اس لئے میں واپس آگیا"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"واہ ۔ پھر تو تم واقعی سبز قدم ۔ اوہ سوری ۔ سبز قدم تو شاید منحوس کو کہتے ہیں اس کا الٹ ہوا سرخ قدم ۔ تو تم سرخ قدم ہوئے کہ تمہارا قدم وہاں پہنچتے ہی تمہاری بہن کو آرام آگیا۔ پھر تو تمہیں روزانہ شہر کے تمام ہسپتالوں کا چکر لگانا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"پھر ہر شعبہ کے ڈاکٹر مل کر مجھے سبز قدم کہا کریں گے کیونکہ ان بے چاروں کو پھر بھوکا سونا پڑے گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے تو تم جب بھی گاؤں جاتے تھے تو میرے لئے کوئی نہ کوئی سوغات لے آتے تھے اس بار پانچ روز گزر گئے ہیں لیکن تم نے لفٹ ہی نہیں کرائی"...... عمران نے کہا۔

"میں سوجی کا حلوہ لے کر آیا تھا لیکن آپ نے چونکہ میری واپسی کا جشن ہی نہیں منایا تھا اس لئے میں نے خود ہی جشن منا کر وہ حلوہ کھا لیا۔ ویسے بھی وہ آپ کو ہضم نہ ہو سکتا تھا کیونکہ خالص دیسی گھی

کا بنا ہوا تھا"...... سلیمان نے کہا اور خالی پیالی اٹھا کر واپس مڑ گیا۔

"اچھا تو میں ابھی جا کر تمہاری بہن سے شکایت کرتا ہوں۔ وہ تمہاری بڑی بہن ہے اس لئے جس طرح اماں بی مجھے جوتیاں مارتی ہیں اسی طرح وہ بھی لازماً تمہیں جوتیاں مارے گی کیونکہ بڑی بہن بھی ماں کی جگہ ہوتی ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوتی ضرور ہے لیکن بہن بہرحال بہن ہوتی ہے۔ وہ بھائی سے اور خاص طور پر چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتی ہے اس لئے چھوٹے بھائی کی شکایت کرنے والے کو الٹا جوتیاں کھانا پڑتی ہیں"...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کتاب اٹھا لی۔ سلیمان سے وہ اس انداز میں گپ شپ اس وقت لگاتا تھا جب وہ ذہنی طور پر بور ہو جاتا تھا کیونکہ سلیمان کی حاضر جوابی اور تیکھے جملوں کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر فریش ہو جاتا تھا لیکن ابھی اس نے کتاب اٹھائی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی تشویش بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ آپ۔ خیریت۔ آج آپ کو اتنی فرصت کیسے مل گئی کہ آپ

نے فون کر دیا۔ کہیں ریٹائر تو نہیں ہو گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس نے انداز سنجیدہ رکھا۔

"عمران۔ ایک عجیب واردات ہوئی ہے۔ پولیس، انٹیلی جنس حتیٰ کہ ملٹری انٹیلی جنس بھی باوجود کوشش کے اس کا سراغ نہیں لگا سکی"...... سرداور نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جس سائنس دان نے ایئر شیلڈ کے بنیادی آلے کا وہ پرزہ ایجاد کیا تھا جسے کے ایس کہا جاتا ہے اور جو تمہارے چیف کے پاس حفاظت کے لئے بھیجا گیا تھا ان کا نام ڈاکٹر آصف ہے۔ ڈاکٹر آصف بیمار تھے اس لئے ان کا علاج سنٹرل سپیشل ہسپتال میں کیا جا رہا تھا کہ اچانک ڈاکٹر آصف ہسپتال سے غائب کر دیئے گئے اور آج دو روز ہو گئے ہیں لیکن باوجود کوشش کے ان کا سراغ نہیں لگایا جا سکا"۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ ہوا کیا تھا۔ کس طرح غائب ہو گئے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر بارہ میں زیر علاج تھے۔ صبح کو پتہ چلا کہ اس وارڈ کے ڈاکٹر اور ڈیوٹی والے سب افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ڈاکٹر آصف غائب ہیں۔ جب انہیں ہوش دلایا گیا تو انہوں نے صرف اتنا بتایا کہ انہیں کوئی نامانوس سی بو محسوس ہوئی

اور وہ بے ہوش ہو گئے اور صبح ان کو ہوش آیا ہے۔ اس واردات کی اطلاع پولیس کو دی گئی اور ملٹری انٹیلی جنس کو بھی لیکن دو روز گزر جانے کے باوجود بھی اب تک وہ معمولی سا کلیو بھی حاصل نہیں کر سکے جبکہ ڈاکٹر آصف کی برآمدگی ضروری ہے"...... سرداور نے کہا۔

" ان کا بنایا ہوا کے ایس اور اس کا فارمولا تو موجود ہے۔ پھر ان کی برآمدگی اتنی ضروری کیوں ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ اس ایئر شیلڈ کے سلسلے میں ایک اور پراجیکٹ پر بھی کام کر رہے تھے۔ اس کا تعلق اس ایئر شیلڈ کو وسیع کرنا ہے تاکہ اسے پورے پاکیشیا پر پھیلایا جا سکے۔ اس کے لئے وہ ایک اور آلہ تیار کر رہے تھے اور انتہائی کامیابی کے قریب پہنچ گئے تھے کہ اچانک بیمار ہو گئے اور انہیں سنٹرل سپیشل ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ اب وہ روبصحت تھے اور زیادہ سے زیادہ دو چار روز بعد انہوں نے واپس کام پر آ جانا تھا کہ انہیں اس پراسرار انداز میں غائب کر دیا گیا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

" لیکن سرداور۔ اصل بات تو یہ ہے کہ چیف آف سیکرٹ سروس تو اس کام کے لئے احکامات نہیں دے گا کیونکہ یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ پولیس اور انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ البتہ میں ذاتی طور پر اس پر کام کر سکتا ہوں کیونکہ آپ جس پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں اس سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ واقعی ڈاکٹر آصف کی ملک کو ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرے لئے یہی بہت ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اس نے الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر۔ سنٹرل سپیشل ہسپتال سے دو روز پہلے ایک سائنس دان ڈاکٹر آصف کو جو اس ہسپتال کے سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر بارہ میں داخل تھے انتہائی پراسرار انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے اور دو روز کی کوشش کے باوجود نہ پولیس کوئی کلیو حاصل کر سکی ہے اور نہ ملٹری انٹیلی جنس۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" کیسے آغاز کرو گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ ہسپتال سے ہی معلومات حاصل کرنا ہوں گی پھر کوئی کلیو ملنے پر ہی آگے بڑھا جا سکے گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس اور پولیس نے کوئی کسر چھوڑی ہو گی۔ اگر وہاں سے کوئی کلیو مل سکتا تو یہ بات مجھ تک

کیسے پہنچتی ۔ تم وہاں زیر زمین دنیا سے معلومات حاصل کرو۔ ایسے گروپس کو چیک کرو جو یہ کام کسی کے لئے کر سکتے ہوں کیونکہ ظاہر ہے عام لوگوں کو سائنس دانوں سے کوئی مطلب نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہی تو وہ اسے اغوا کرنے کی بجائے گولی مار دیتے ۔ یہ اس انداز میں اغوا کہ پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی۔ پھر ڈاکٹر آصف کو اغوا کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام تربیت یافتہ لوگوں کا ہے عام غنڈوں یا بدمعاشوں کا نہیں ہے۔ ان تمام پوائنٹس کو ذہن میں رکھ کر کام کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میں فلیٹ پر ہوں۔ جیسے ہی کوئی کلیو ملے مجھے فوراً فون کرنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ کتاب اٹھائی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر بولا نہیں کرتے بلکہ غراتے یا دھاڑتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنگل میں ضرور غراتے یا دھاڑتے ہوں گے لیکن ہنٹر کے سامنے صرف سر جھکاتے ہیں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ ٹائیگر نے واقعی انتہائی حاضر جوابی کا مظاہرہ کیا تھا اور عمران کو ہنٹر والی کہہ نہیں سکتا تھا اس لئے صرف ہنٹر کہہ دیا جس سے بات مزید تیکھی ہو گئی تھی۔

"خوبصورت فقرہ بولا ہے تم نے اس لئے اب معلوم ہو گیا ہے کہ ٹائیگر مہذب ہو چکا ہے اس لئے بولو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس ۔ ڈاکٹر آصف کا اغوا کریسنٹ ہوٹل کے جنرل مینجر گراہم نے کرایا ہے اور اسے بائی گروپ کے ذریعے کافرستان اسمگل کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہو گیا اتنی جلدی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ آپ نے جو پوائنٹس بتائے تھے انہیں سامنے رکھ کر جب میں نے غور کیا تو صرف دو گروپ سامنے آئے ۔ ان میں سے ایک راسٹر گروپ ہے اور دوسرا گراہم گروپ۔ چنانچہ میں نے دونوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ راسٹر گروپ کو گراہم نے باقاعدہ کسی مشن پر ہائر کیا

اور پھر اچانک یہ پورا گروپ ہلاک کر دیا گیا۔ اس گروپ کی تعداد آٹھ ہے اور راسٹر ان کا چیف ہے۔ راسٹر سمیت اس گروپ کے آٹھ افراد کی لاشیں ایک ویران ساحل پر پڑی پولیس کو ملی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ گراہم کا گروپ ان دنوں حرکت میں نہیں دیکھا گیا تھا۔ میں نے گراہم کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ گراہم نے باٹی گروپ کے چیف سے ایک آدمی کو لانچ کے ذریعے کافرستان فوری طور پر اسمگل کرنے کی بات کی اور پھر وہ خود ساحل سمندر پر باٹی کے ہوٹل پہنچا حالانکہ گراہم خود ایسے کام نہیں کرتا۔ بہرحال میں نے باٹی کے آدمیوں سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چل گیا کہ راسٹر گروپ کے آدمیوں کی ہلاکت میں گراہم گروپ کا ہاتھ ہے اور گراہم نے ایک بیمار اور بے ہوش آدمی کو لانچ میں کافرستان باٹی کے ذریعے اسمگل کرایا ہے اور باٹی خود اس لانچ میں ساتھ گیا تھا۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ ڈاکٹر آصف کو ہی اسمگل کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کس نے انہیں وصول کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باٹی ساتھ گیا تھا اور لانچ میں باٹی کے چھ افراد گئے تھے۔ وہ اس کے ساتھ واپس نہیں آئے۔ باٹی اکیلا ہی واپس آیا ہے اس لئے اب باٹی سے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"باٹی کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باٹی کا ہوٹل ساحل سمندر پر ہے۔ ریڈ سی ہوٹل۔ وہ پاکیشیا کی

بحری اسمگلنگ میں خاصا بڑا نام ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ گراہم کہاں مل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کریسنٹ ہوٹل کا مالک ہے اور جنرل مینجر بھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم گراہم کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ بڑی آسانی سے کیونکہ میری اس سے دوستی ہے اور میں اس کے ہوٹل کے تمام خفیہ راستوں سے واقف ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ اور پھر مجھے اطلاع دو"...... عمران نے کہا۔

"اس باٹی کے بارے میں کیا حکم ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ صرف کیریئر ہے اس لئے اسے اس بارے میں تفصیلی معلومات نہیں ہوں گی۔ پہلے اس گراہم سے بات ہو جائے پھر اسے بھی دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ کوئی کلیو ملا"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر آصف کو یہاں کے ایک مقامی گروپ جسے گراہم گروپ کہا جاتا ہے، نے اغوا کرایا ہے اور پھر بحری اسمگلروں کے ذریعے لانچ پر انہیں کافرستان شفٹ کر دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیوں۔ کافرستان نے ایسا کیوں کیا ہے"۔ سرداو نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی تو ابتدائی معلومات مل سکی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستان والے اس معاملے میں ملوث ہی نہ ہوں اس لئے جب تک یہ معلو نہ ہو سکے کہ اس وقت ڈاکٹر آصف کہاں ہیں کوئی حتمی بات نہیں جا سکتی۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ ہم نے کلیو حاص کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا جادو جانتے ہو کہ دو روز کی سر توڑ کوشش کے باوجو پولیس اور انٹیلی جنس کو کوئی کلیو نہیں مل سکا اور تم نے اتنی جلد معلوم کر لیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"آپ حیرت بعد میں ظاہر کرتے رہیں۔ صرف حیرت سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ آپ چیک تیار رکھیں"...... عمران نے کہا

دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بے فکر رہو۔ میں حکومت سے سفارش کروں گا کہ تمہیں اس کام کا باقاعدہ معاوضہ دے"...... سرداور نے کہا۔

"صرف سفارش۔ موجودہ دور میں صرف سفارش کا لفظ بے معنی ہو چکا ہے۔ یہاں تو اب صرف کرنسی نوٹوں کی بات مانی جاتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائیں گے تمہیں کرنسی نوٹ۔ اب یہ اور بات ہے کہ پانچ روپے والے ملیں یا پچاس والے۔ بہرحال ہیں تو سب ہی کرنسی نوٹ"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"صاحب۔ آج آپ دوپہر کے کھانے میں کیا پسند کریں گے"۔ اچانک سلیمان نے اندر آ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم میں اس قدر سعادت مندی کے آثار کیوں پیدا ہونے لگ گئے ہیں"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کی خدمت تو میرا فرض ہے صاحب"...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ کیا ہوا ۔ کیا آج سورج مغرب سے طلوع ہو گیا ہے یا تمہارے ذہن کا کوئی پیچ خود بخود ٹائٹ ہو گیا ہے ۔ آخر ہوا کیا ہے "۔ عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ سلیمان اچانک اس قدر مؤدب اور سعادت مند کیوں ہو گیا ہے اور چونکہ وہ سلیمان کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے اسے اس بات کا یقین تھا کہ بغیر کسی خاص وجہ کے سلیمان اس انداز کی بات کر ہی نہیں سکتا ۔

" صاحب ۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی یا گستاخی ہو گئی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں ۔ آپ کا بڑا ظرف ہے اور بڑے ظرف والے واقعی معاف کر دیتے ہیں "...... سلیمان لمحہ بہ لمحہ اور زیادہ سعادت مند ہوتا جا رہا تھا ۔

" مطلب ہے کہ کوئی بڑا مفاد ہے تمہارے سامنے ۔ بولو ۔ کھل کر بولو ۔ کیا چاہتے ہو "...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" میں نے کیا چاہنا ہے صاحب ۔ میں تو آپ کا خادم ہوں "۔ سلیمان بھلا کہاں اتنی آسانی سے ہاتھ آنے والا تھا ۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ جو تمہارا جی چاہے کھلا دینا لنچ میں "...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سلیمان کے ہاتھوں بے بس سا ہو گیا ہو ۔

" صاحب ۔ وہ سرداور جن کرنسی نوٹوں کا ذکر کر رہے تھے ان کی تعداد کیا ہو گی جو حکومت آپ کو دے رہی ہے "...... سلیمان نے

آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ ہے اصل بنیاد ۔ سرداور کی کرنسی نوٹوں نوٹوں والی بات تمہارے کانوں میں پڑ گئی ۔ وہ کہہ رہے تھے کہ پانچ والے نوٹ مل سکتے ہیں "...... عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا ۔

" کوئی بات نہیں ۔ میں ٹرک پر لاد کر لے آؤں گا ۔ آخر آپ کا خادم ہوں ۔ خدمت تو میرا فرض ہے "...... سلیمان نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا ۔

" ٹرک پر ۔ پھر ٹرک کا کرایہ کون دے گا ۔ سائنس دان کیا دے سکتے ہیں ۔ دس بارہ نوٹ دے دیں گے پانچ والے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ پھر تو آپ کو لنچ باہر کرنا پڑے گا ۔ سوری جناب ۔ آج آپ کے لئے لنچ کا ناغہ ہے "...... سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا ۔

" ارے ۔ ارے سنو ۔ کیا مطلب ۔ یہ لنچ کے ناغے کا کیا مطلب ۔ ابھی تو تم مجھ سے انتہائی سعادت مندی سے کھانے کی پسند پوچھ رہے تھے ۔ پھر اچانک یہ ناغہ کہاں سے درمیان میں آ گیا "...... عمران نے کہا ۔

" مجھ سے غلطی ہو گئی ۔ میں سمجھا تھا کہ جب حکومت کرنسی نوٹ دے رہی ہے اور وہ بھی سرداور جیسے بڑے سائنس دان کی سفارش پر تو دو چار ٹرک تو آ ہی جائیں گے کرنسی نوٹوں کے تھیلوں سے

بھرے ہوئے اور جہاں تک ناغہ کی بات ہے تو جب دو روز گوشت کا ناغہ ہو سکتا ہے، ایک دن حجاموں کا ناغہ ہو سکتا ہے تو کیا باورچیوں کو ناغہ کرنے کا حق نہیں ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو تمہیں بھی لنچ باہر کرنا پڑے گا۔ چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہی باہر لنچ کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس روز گوشت کا ناغہ ہوتا ہے اس روز صرف قصائیوں کے گھر گوشت پکتا ہے اس لئے ناغہ آپ کے لئے ہے میرے لئے نہیں ہے۔ میں نے تو آج سیون ڈش لنچ کرنا ہے"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کی حس سماعت زیادہ ہی تیز ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کتاب اٹھا لی۔ ابھی اسے کتاب پڑھتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ رانا ہاؤس سے۔ گراہم کو میں لے آیا ہوں"...... ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں اس کے سپیشل خفیہ راستے سے اندر گیا اور پھر اس کے آفس میں گیس فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر اسی راستے سے اسے اٹھا لایا ہوں۔ کسی کو علم تک نہیں ہو سکا"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں۔ تم بے شک واپس چلے جاؤ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر کال کرنے کے بعد واپس چلا گیا تھا تو عمران بلیک روم کی طرف بڑھ گیا جہاں کرسی پر ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ اپنے چہرے مہرے اور لباس سے وہ کوئی معزز اور شریف آدمی نظر آ رہا تھا۔

"ٹائیگر نے بتایا ہے کہ اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... عمران نے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس آدمی کے قریب پہنچ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں

بعد اس نے شیشی ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور اس نے شیشی دوبارہ جیب میں ڈالی اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ جوانا کرسی کی دوسری طرف خاموش کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب ۔ یہ ۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم۔ اوہ اوہ ۔ تم علی عمران ہو۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ۔ مگر ۔ مگر"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں خود کلامی کرنے کے انداز میں کہا۔

"تمہارا نام گراہم ہے اور تم کریسنٹ ہوٹل کے مالک اور جنرل مینجر ہو"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ مگر مجھے کیوں یہاں لایا گیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے میں نے کیا کیا ہے اور یہ سب کیا ہے۔ میں تو انتہائی شریف آدمی ہوں۔ میں نے تو کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔ تم بے شک سپرنٹنڈنٹ فیاض سے پوچھ لو۔ میں نے ہمیشہ اپنے ہاتھ صاف رکھے ہیں"...... گراہم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم نے راسٹر گروپ کو ہائر کیا اور پھر ان کے ذریعے سنٹرل سپیشل ہسپتال کے خصوصی وارڈ کے کمرہ نمبر بارہ میں موجود ایک بیمار سائنس دان ڈاکٹر آصف کو اغوا کرایا۔ اس کے بعد تم نے بحری اسمگلنگ میں ملوث باٹی سے رابطہ کیا اور ڈاکٹر آصف کو لانچ کے

ذریعے کافرستان اسمگل کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تم نے ساحل سمندر پر موجود اپنے گروپ کے ذریعے راسٹر گروپ کے آٹھ افراد کو راسٹر سمیت ہلاک کرا دیا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ یہ سب غلط ہے۔ میں نے تو زندگی بھر ایسا کوئی کام نہیں کیا اور نہ میرا کوئی گروپ ہے اور نہ ہی میں کسی راسٹر گروپ اور باٹی کو جانتا ہوں"...... گراہم نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"باٹی کو بھی گرفتار کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کر لی گئی ہیں اور ڈاکٹر آصف کو بھی برآمد کر لیا گیا ہے اس لئے تمہارا کچھ چھپانا فضول ہے اور مجھے اب اس معاملے میں کچھ پوچھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تم سے صرف اتنا پوچھنا ہے کہ یہ کام تمہیں کس پارٹی نے دیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کوئی کام کیا ہی نہیں تو میں کیا بتاؤں"۔ گراہم نے اس بار قدرے مضبوط سے لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے گردن موڑ کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"گراہم کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کاٹ دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے ایک طرف

دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں بے گناہ ہوں۔ بے شک تم مجھے قانون کے حوالے کر دو۔ میں اپنی بے گناہی ثابت کر دوں گا"...... گراہم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یہاں کا قانون یہی ہے گراہم۔ جس پر عمل ہو رہا ہے۔ پہلے تمہارے دائیں ہاتھ کی انگلیاں اور پھر بائیں ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔ پھر ایک آنکھ نکالی جائے گی اور پھر دوسری۔ پھر بازوؤں کی ہڈیاں توڑی جائیں گی اور آخر میں ٹانگوں کی ہڈیاں۔ اس کے بعد پورے جسم پر زخم ڈال کر اس پر سرخ مرچیں چھڑکی جائیں گی اور پھر تمہیں اس حالت میں تمہارے ہوٹل کے سامنے فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ جس پارٹی نے تمہیں یہ کام دیا ہے وہ تمہاری خبر گیری کیسے کرتی ہے اور تم اپنے جسم پر بھنبھناتی ہوئی مکھیاں اڑانے کے قابل بھی نہ رہو گے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا جبکہ اس دوران جوانا نے الماری سے ایک تیز دھار کلہاڑا نکالا اور اسے لے کر وہ بڑے جارحانہ انداز میں گراہم کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے بیشک مار ڈالو لیکن یہ ظلم نہ کرو"...... گراہم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ سن لو گراہم کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے تمہیں کنفرم بھی کرانا

ہو گا"...... عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوانا کو روکتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں کیسے کنفرم کراؤں گا۔ وہ میری بات کہاں تسلیم کریں گے"...... گراہم نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ تم کوئی بات اشارے سے کر دینا تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے جھوٹ نہیں بولا"...... عمران نے کہا۔

"وعدہ کرو کہ مجھے کچھ نہیں کہو گے اور زندہ واپس جانے دو گے"...... گراہم نے کہا۔

"وعدے کا وقت گزر چکا ہے گراہم۔ اب تمہیں بتانا ہو گا۔ چاہے جان بچا کر بتا دو چاہے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تم نے جان بچانے کے الفاظ کہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے یہ کام ایکریمیا کی ریاست کیرولین کے ایک بڑے گینگسٹر گارٹ نے دیا تھا"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید گراہم کافرستان کی بات کرے گا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون ہے یہ گارٹ اور کس قسم کا گینگسٹر ہے اور تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں خود کیرولین کا باشندہ ہوں لیکن طویل عرصے سے یہاں

شفٹ ہو چکا ہوں۔ البتہ میں کیرولین آتا جاتا رہتا ہوں۔ وہاں گارٹ سینڈیکیٹ ہے۔ بہت وسیع اور خوفناک سینڈیکیٹ ہے اور ریاست کیرولین میں ایک لحاظ سے اس کی حکومت ہے۔ اس کا چیف گارٹ ہے۔ وہ میرا چونکہ کلاس فیلو رہا ہے اس لئے میرے اس سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس نے مجھے کال کر کے یہ مشن مکمل کرنے کے لئے کہا اور ساتھ ہی از خود اس نے انتہائی بھاری معاوضہ بھی بھجوا دیا۔ میں نے اس کی خصوصی ہدایت کے مطابق کارروائی کی اور اپنی طرف سے میں نے کوئی کلیو نہیں چھوڑا لیکن نجانے تمہیں کیسے علم ہو گیا"...... گراہم نے کہا۔

"کیا خصوصی ہدایات تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے اور نہ ہی کوئی کلیو باقی رہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"وہاں کافرستان ڈاکٹر آصف کو پہنچانے کے لئے تمہیں کیا ہدایات دی گئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ میں لانچ پر اسے کافرستان میں آرچر کے پاس پہنچا دوں۔ آرچر کافرستان میں آرچر ہوٹل کا مالک ہے۔ وہ بھی میرا دوست ہے اور کیرولین کا رہنے والا ہے۔ میں نے اسے فون کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ ساحل سمندر سے ڈاکٹر آصف کو لے لے گا۔ پھر میں نے باٹی سے بات کی اور باٹی کو بھاری رقم دے کر یہ کام کرایا۔ اس کے بعد آرچر کا فون آگیا کہ ڈاکٹر آصف اس کے پاس پہنچ چکا ہے جس

پر میں نے گارٹ کو اطلاع دے دی"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آرچر کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو گراہم نے نمبر بتا دیا۔

"اور گارٹ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو گراہم نے وہ نمبر بھی بتا دیا۔

"میں تمہاری بات آرچر سے کراتا ہوں۔ تم نے اس سے ڈاکٹر آصف کے بارے میں پوچھنا ہے اور بس"...... عمران نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ کافرستان اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم تھے اس لئے اس نے انکوائری سے معلوم کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔

"جوزف"...... اچانک عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"گراہم کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر گراہم کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یس۔ آرچر ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں کریسنٹ ہوٹل پاکیشیا سے۔ آرچر سے بات کراؤ"...... عمران نے گراہم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ان کے اسسٹنٹ جیری سے بات کر لیں۔چیف آرچر تو ملک سے باہر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔جیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں کریسنٹ ہوٹل پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔فرمایئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آرچر کہاں گیا ہے اور کب"...... عمران نے گراہم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"جس آدمی کو آپ نے بھجوایا تھا اسے چارٹرڈ طیارے پر فوری طور پر لاسکی پہنچانا تھا۔چیف ساتھ گئے ہیں اور ان کا وہاں سے فون آیا تھا کہ وہ بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں لیکن ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین ریاست کیرولین کا اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ

نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبرز بتا دیئے گئے۔عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔گارٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے گراہم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں نے آرچر سے بات کرنے کے لئے فون کیا تو اس کے اسسٹنٹ جیری نے بتایا کہ وہ سپیشل آدمی کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے لاسکی پہنچانے گیا ہوا ہے۔مجھے اس پر بے حد تشویش ہوئی کہ اسے تو تمہارے پاس جانا چاہئے تھا پھر وہ لاسکی کیوں گیا ہے۔میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر کے بات کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"جس پارٹی کا مشن تھا وہ لاسکی میں اسے وصول کر لے گی اور بس اس لئے کسی تشویش کی ضرورت نہیں۔وہاں پاکیشیا میں تو کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو سکا تو گڑبڑ کیا ہو گی"۔عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔تم نے جو تفصیل بتائی تھی اس کے بعد واقعی کسی کو کچھ

معلوم نہیں ہو سکتا۔ بہرحال پھر بھی محتاط رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں محتاط ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی الجھے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے سرداور کے فون آنے سے لے کر اب تک کی تمام روئیداد سنا دی۔

"لیکن کسی سینڈیکیٹ کو اس انداز میں کام کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ خوف کی وجہ سے ایسے سینڈیکیٹ کو سامنے لایا جا رہا ہو۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر آصف کو کس نے اغوا کرایا اور کیوں۔ ایکریمیا کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ یہ کارروائی بلیک تھنڈ کی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا۔ انہوں نے تو مشن ہی کینسل کر دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ واردات بھی اسی انداز میں ہوئی ہے جیسے پہلے کی گئی تھی اور آپ نے خود بتایا ہے کہ ڈاکٹر آصف اس کے ایس کے خالق ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بلیک تھنڈر کے اے سیکشن نے اپنے آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سیف رکھنے کے لئے گیم کھیلی ہو۔ ان کے ماہر سائنس دانوں نے اس آلے اور فارمولے کی نقل کر لی ہو اور اب انہوں نے اس انداز میں ڈاکٹر آصف کو اغوا کرا کر وہاں پہنچا دیا ہو تاکہ خاموشی سے اس سے یہ کام کرایا جا سکے۔ مسئلہ تو ان کے لئے اس کے ایس کا ہی تھا ورنہ باقی آلہ اور اس کا فارمولا تو ان کے پاس موجود ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ گڈ شو بلیک زیرو"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ کسی پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"یہ۔ یہ صرف میرا خیال ہے۔ ہو سکتا ہے درست نہ ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا تجزیہ ان حالات میں سو فیصد درست ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔ گڈ شو۔ اب آخری بات یہ رہ گئی ہے کہ ہم نے اس بات کی تصدیق کرنی ہے۔ وہ

سرخ ڈائری نکالو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر تیزی سے اس کے ورق الٹانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک جگہ پر جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ماریو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں۔ ماریو سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ماریو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں دارالحکومت میں ایک سینڈیکیٹ ہے گارٹ سینڈیکیٹ۔ اس کا سربراہ کوئی گارٹ ہے۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات پرنس"...... دوسری طرف سے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس گارٹ نے پاکیشیا سے ایک بیمار سائنس دان کو ایک مقامی گروپ کی مدد سے ہسپتال سے اغوا کرایا ہے اور پھر لانچ کے ذریعے کافرستان شفٹ کیا گیا۔ وہاں سے چارٹرڈ طیارے سے ایکریمین ریاست لاسکی شفٹ کیا گیا ہے۔ جبکہ سب کارروائی گارٹ نے کرائی ہے اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ کوئی عام سینڈیکیٹ اس ٹائپ کے معاملات میں اس انداز میں کام نہیں کرتا اس لئے میں اس کی اصلیت جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گارٹ کے بارے میں معلومات کا معاوضہ ڈبل ہو گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایک اور نمبر بتا دیتا ہوں۔ پانچ منٹ بعد اس نمبر پر فون کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کو یہاں سے ایکریمیا، کیرولین اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر یاد تھے کہ آپ کو انکوائری سے پوچھنا نہیں پڑا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ گارٹ سے میری بات ہو چکی ہے اس لئے مجھے یاد

تھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ پانچ منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مارلیو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مارلیو کی آواز سنائی دی۔

"پرنس عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ آپ دو لاکھ ڈالر معاوضہ بھجوا دیں"...... مارلیو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ پہنچ جائیں گے تو تمہیں اعتماد کرنا چاہیئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری پرنس۔ میں نے بے اعتمادی کی وجہ سے نہیں کہا تھا بلکہ صرف یاد دہانی کرائی تھی"...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ گارٹ دوہری شخصیت کا مالک ہے۔ بظاہر وہ خطرناک غنڈوں پر مشتمل سینڈیکیٹ کا سربراہ ہے اور اس لحاظ سے اس کا نام گارٹ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک انتہائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بی ٹی کا ایجنٹ ہے۔ اس لحاظ سے اس کا نام مائیک ہے اور جو کارروائی آپ نے بتائی ہے یہ کارروائی سینڈیکیٹ نے نہیں بلکہ اس بی ٹی کے لئے کرائی گئی ہے۔ لاسکی میں ایک کلب ہے جس کا نام

لاسکی کلب ہے۔ اس کا ایک آدمی پیٹر ہے۔ وہ بھی اس چین میں ملوث ہے۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ مائیک صرف اپنے بڑوں سے مائیک کے نام سے رابطہ رکھتا ہے۔ باقی ہر جگہ وہ گارٹ کا ہی نام استعمال کرتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بی ٹی کیا تنظیم ہے۔ اس کے بارے میں کوئی تفصیلات"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس۔ باوجود کوشش کے اس بارے میں فوری کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ بات جو میں نے آپ کو بتائی ہے اس کا علم بھی صرف ذاتی طور پر مجھے ہی ہے اور مجھے بھی بس اتفاق سے معلوم ہوا تھا۔ بہرحال یہ بات سو فیصد درست ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم لاسکی کے پیٹر سے معلوم کر سکتے ہو کہ سائنس دان کو لاسکی میں وصول کر کے کہاں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر"...... مارلیو نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اس کا معاوضہ علیحدہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ پھر آپ ایک گھنٹے بعد مجھے اس نمبر پر دوبارہ کال کریں"...... مارلیو نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میری بات درست ثابت ہوئی ہے۔ یہ بی ٹی لازماً بلیک تھنڈر کا مخفف ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔ ہمارے ساتھ باقاعدہ گیم

کھیلی گئی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹہ انہوں نے اسی انداز میں باتیں کرتے ہوئے گزار دیا۔ اس کے بعد عمران نے دوبارہ مارلیو سے رابطہ قائم کیا۔

"مارلیو بول رہا ہوں"...... مارلیو کی آواز سنائی دی۔

"پرنس عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کافرستان سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہنچنے والے آدمی کو لاسکی کے ایک خفیہ ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہوا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس ہسپتال میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں پرنس۔ باوجود کوشش کے اس ہسپتال کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ صرف پیٹر جانتا ہے اور پیٹر سے براہ راست معلوم نہیں کیا جا سکتا"...... مارلیو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ رقم پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے اور پھر انکوائری آپریٹر سے اس نے لاسکی کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لیکن لہجہ اور زبان ایکریمین تھی۔

"لاسکی کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لاسکی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گارٹ بول رہا ہوں۔ پیٹر سے بات کراؤ"...... عمران نے گارٹ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سر۔ سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پیٹر بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس بارے میں چیف"...... پیٹر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس ڈاکٹر آصف کے بارے میں جسے آرچر کافرستان سے لایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ اسے تو آپ کے حکم پر جزیرہ نوگیو پہنچا دیا گیا تھا اور آپ کو رپورٹ بھی دے دی گئی تھی"۔ پیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ کوئی مشکوک آدمی یا اس بارے میں کسی نے کوئی انکوائری کی ہو"...... عمران نے

بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں چیف۔ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی"..... اس بار پیٹر کے لہجے میں ایسا اطمینان تھا جیسے وہ اب چیف کی بات کا مطلب سمجھا ہو۔

"اوکے۔ پھر بھی محتاط رہنا"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو ڈاکٹر آصف کو جزائر غرب الہند کے جزیرے ٹوگیو میں پہنچا دیا گیا ہے"..... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا وہاں کوئی لیبارٹری ہو گی یا اے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیبارٹری ہی ہو سکتی ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کا کیا کام"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب آپ ڈاکٹر آصف کی برآمدگی پر کام کریں گے۔ اس اے سیکشن کے خلاف نہیں کریں گے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے سائنس دان کو برآمد کرا لیں بعد میں دیکھا جائے گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم بھی تیار ہو جاؤ اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی کہہ دو کہ وہ تیار رہیں۔ عمران کی سربراہی میں بلیک تھنڈر کے خلاف ایک اہم مشن کے لئے ٹیم نے جزائر غرب الہند کے جزیرہ ٹوگیو میں جانا ہے۔ ہمارے ایک اہم سائنس دان ڈاکٹر آصف کو پاکیشیا سے اغوا کر کے وہاں پہنچایا گیا ہے۔ اس کی واپسی کا مشن ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اس بار مشن کی تفصیل بھی بتا دی ہے"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن بی ٹی کے خلاف ہے اس لئے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے پڑی سرخ جلد والی ڈائری اٹھائی اور ایک بار پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی لیکن ساری ڈائری دیکھ لینے کے بعد اس نے اسے بند کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

"میں نے سوچا تھا کہ شاید وہاں کے بارے میں پیشگی معلوم ہو جاتا لیکن ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آیا"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مائیک اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس ۔ گارٹ بول رہا ہوں"...... مائیک نے کہا۔
"رونالڈ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔
"اوہ ۔ کیا رپورٹ ہے"...... مائیک نے چونک کر کہا۔
"چیف ۔ کریسنٹ ہوٹل کا گراہم اپنے آفس سے اچانک غائب
ہو گیا ہے اور اس کی لاش تک نہیں ملی اور نہ ہی کسی کو معلوم
ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا۔ ٹھیک
ہے"...... مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا
لیکن ابھی اسے رسیور رکھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی

گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"پیٹر بول رہا ہوں لاسکی سے"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔
"یس ۔ گارٹ بول رہا ہوں"...... مائیک نے کہا۔
"چیف ۔ آپ نے مجھے کال کیا تھا۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیک بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ میں کیوں کروں گا تمہیں کال۔ کیا ہوا
ہے"...... مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے بھی یہی شک پڑا تھا چیف اس لئے میں نے کال کی ہے۔
تقریباً ایک گھنٹہ پہلے مجھے کال موصول ہوئی۔ آپ خود بات کر رہے
تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا پوزیشن ہے۔ کوئی خاص بات۔ جس پر میں
حیران ہو گیا کہ آپ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا
کہ کس بارے میں تو آپ نے کہا کہ ڈاکٹر آصف کے بارے میں جسے
آرچر کافرستان سے لے آیا تھا جس پر میں نے کہا کہ اسے تو آپ کے
حکم پر جزیرہ ٹوگیو پہنچا دیا گیا تھا اور آپ کو اطلاع دے دی گئی تھی
جس پر آپ نے کہا کہ آپ نے اس لئے کال کی ہے کہ کوئی خاص
بات تو نہیں ہوئی ہے پھر رابطہ ختم ہو گیا۔ میں کافی دیر تک اس
بارے میں سوچتا رہا کیونکہ آپ نے اس انداز میں کبھی کال نہیں کی
تھی اور آپ کو میں پہلے ہی مکمل رپورٹ دے چکا تھا لیکن آواز اور لہجہ
سو فیصد آپ کا ہی تھا۔ جب میری ذہنی الجھن بے حد بڑھ گئی تو میں

نے سوچا کہ آپ کو خود کال کر کے آپ سے کنفرم کر لوں"۔ دوسری طرف سے پیٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جزیرہ ٹوگیو کا نام کیوں لیا"...... مائیک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ کو میں نے بتایا ہے کہ آپ یقین کریں اس وقت آپ سے بات ہو رہی تھی اور لہجہ اور آواز اس وقت بھی یہی تھی"۔ پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ساری پیش بندی اور سارے اقدامات ناکام ثابت ہوئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سارے سیٹ اپ کا علم ہو گیا ہے۔ ڈبری بیڈ"...... مائیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں سمجھا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ایک احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ اس کے بارے میں سارے سیکرٹ ایجنٹ جانتے ہیں کہ وہ کسی کی بھی آواز اور لہجے کی فوری طور پر اس انداز میں نقل کر لینے کا ماہر ہے کہ خود وہ آدمی بھی نہ پہچان سکے اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے مطابق میری آواز میں بات کرنے والا وہی عمران ہی ہو گا اور عمران کے تم تک پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں ہمارے سیٹ اپ، کافرستان میں آرچر کا سیٹ اپ اور لاسکی میں تمہارا سیٹ

اپ ان سب کے بارے میں اسے معلوم ہو چکا ہے۔ اب تم نے اسے جزیرہ ٹوگیو کے بارے میں بتا دیا ہے اس لئے اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت سیدھا ٹوگیو پہنچ جائے گا"...... مائیک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے چیف کہ اس نے جس کی سرے سے آواز ہی نہ سنی ہو اس کی آواز اور لہجے میں بات کرے۔ کیا آپ کی آواز اس نے سنی ہوئی ہے اور پھر اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے چیف ہیں"...... پیٹر نے کہا تو مائیک ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں جس نے ہمارا مشن مکمل کیا تھا وہ اچانک اپنے آفس سے غائب ہو گیا ہے اور اس کی لاش تک نہیں مل سکی اور اب تمہاری اس بات کے بعد مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس نے مجھ سے فون پر بات کی تھی۔ یقیناً اس گراہم کو عمران نے اغوا کر لیا ہو گا اور پھر میری اس سے بات کرائی ہو گی۔ اس طرح میری آواز اور لہجہ اس نے سن لیا اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس سارے سیٹ اپ کے پیچھے میں ہوں۔ اس گراہم سے اس نے آرچر کے بارے میں بھی معلوم کر لیا ہو گا اور آرچر کے آدمیوں سے تمہارے بارے میں اور پھر اس نے میری آواز اور لہجے میں تم سے بات کی ہو گی۔ اس طرح وہ اصل مقام کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا"...... مائیک نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ آدمی تو انتہائی ذہین ہے۔ اس قدر ذہانت سے پلاننگ تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا"...... پیٹر نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ انتہائی شاطرانہ ذہانت کا مالک ہے ۔ بہر حال اب اس کا گھیراؤ ٹوکیو میں ہوگا اور وہ کر لیا جائے گا۔ او کے "...... مائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اب بیٹھا سوچ رہا تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کیسے اطلاع دی جائے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کی ناکامی سمجھ کر اس کے ہی ڈیتھ آرڈر جاری کر دیں اس لئے وہ بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر میز پر رکھا اور اسے آن کر دیا۔ آن ہوتے ہی اس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ پھر اچانک سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو مائیک نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس "...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

" ایم ون کالنگ "...... مائیک نے جواب دیا۔

" کوڈ "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ آواز وہی مشینی تھی۔

" ڈبل جی ڈبل ایس "...... مائیک نے کہا۔

" او کے ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

" مائیک بول رہا ہوں ایم ون "...... مائیک نے انتہائی مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کیوں سپیشل کال کی ہے "...... دوسری طرف سے اسی طرح سخت لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران ٹوکیو پہنچ رہا ہے "...... مائیک نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

" کیسے اطلاع ملی ہے "...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

" پاکیشیا میں جس گروپ کے ذریعے ڈاکٹر آصف کو اغوا کرایا گیا تھا اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اسے پراسرار انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر اس کی لاش تک نہیں مل سکی جس پر میں چونک پڑا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ایسی کارروائیاں سیکرٹ سروس کرتی ہے اور وہ لاش کو برقی بھٹی میں ڈال دیا کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے وہاں ایک اور مشہور گروپ کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ مسلسل ایئرپورٹ پر چیکنگ کرے کہ اگر عمران کہیں جائے تو وہ مجھے اطلاع دے تو ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے چند ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ پر پہنچا تھا۔ فلائٹ لیٹ تھی اس لئے وہ وہاں موجود رہے اور ان میں سے ایک آدمی کے منہ سے ٹوکیو کا نام نکلا تھا اور پھر یہ لوگ کافرستان کی فلائٹ میں روانہ ہو گئے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف شناخت بچانے کے لئے کافرستان گئے ہیں اور کافرستان سے یقیناً وہ میک اپ کر کے ٹوکیو پہنچیں گے کیونکہ ٹوکیو کا لفظ ہی ان کے

منہ سے سنا گیا ہے"...... مائیک نے اپنے طور پر ساری کہانی اس انداز میں بناتے ہوئے کہا کہ اس پر یا اس کے گروپ پر کوئی حرف نہ آئے۔

"لیکن عمران کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر آصف کو ٹوکیو پہنچایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں اب کیا بتا سکتا ہوں۔ میں نے آپ کو تفصیلی رپورٹ دی تھی کہ ڈاکٹر آصف کو لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچایا گیا اور پھر کافرستان سے چارٹرڈ طیارے سے لاسکی اور لاسکی سے اسے ٹوکیو پہنچایا گیا۔ اس کے باوجود نجانے اسے کیسے معلوم ہو گیا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بات ایک بار پھر سچ ثابت ہو گئی ہے کہ اس شخص سے جو بات زیادہ چھپائی جائے اتنی ہی جلدی اسے اس کا علم ہو جاتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب ٹوکیو ان کا مدفن بنے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو ٹوکیو میں میرا گروپ ان کا خاتمہ کرے"۔ مائیک نے کہا۔

"ڈاکٹر آصف کے ٹوکیو پہنچے والی بات کا علم صرف تمہیں اور تمہارے گروپ کو تھا اور لامحالہ اس عمران نے پہلے تمہارے گروپ کا کسی نہ کسی انداز میں سراغ لگایا ہو گا۔ پھر ہی اسے معلوم ہوا ہو گا کہ ڈاکٹر آصف کو ٹوکیو پہنچایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے تو تمہیں اور

تمہارے گروپ کے خلاف اصولاً ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں لیکن میں نے اس لئے اس اٹل اصول میں لچک پیدا کر لی ہے کہ ایک تو یہ کام کرنے والا عمران تھا اور دوسرا یہ کہ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ صرف اپنے مشن پر نظر رکھتا ہے اور کسی طرف نہیں الجھتا اس لئے وہ تمہارے اور تمہارے گروپ کے خلاف کام کرنے کی بجائے براہ راست ٹوکیو ہی پہنچ رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں وہاں کام کرنے دیا جائے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو مائیک کے جسم نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔ جس بات کو وہ اپنے نقطہ نظر سے چھپانے میں کامیاب ہو گیا تھا وہ بات سیکشن چیف نے ویسے ہی معلوم کر لی تھی۔

"یس سر۔ یس سر"...... مائیک نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اے سیکشن اب اتنا بھی کمزور نہیں ہے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری سے کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم ٹوکیو کو ان کا مدفن بنانے کی پوری طاقت رکھتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مائیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اس کے جسم میں اب اطمینان کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں کہ وہ اور اس کا پورا گروپ موت کے منہ سے بچ نکلا ہے ورنہ شاید اب تک اس کی روح بھی اس کے جسم سے پرواز کر چکی ہوتی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جنوبی ایکریمیا کے ایک بڑے شہر بوگوٹا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ پاکیشیا سے آران اور آران سے براہ راست جنوبی افریقہ اور پھر جنوبی افریقہ سے طویل پرواز کے بعد جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت پہنچے تھے اور وہاں سے ایک مقامی فلائٹ کے ذریعے بوگوٹا پہنچ کر اس ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور پہلا دن تو صرف انہوں نے اپنے اپنے کمروں میں آرام کر کے گزارا تھا کیونکہ یہ اس قدر طویل اور مسلسل پرواز تھی جس سے وہ بے حد تھک گئے تھے۔ دوسرے روز غسل کر کے انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ عمران کے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے بھی ناشتہ کر لیا تھا اور اب وہ سب مل کر کافی پینے میں مصروف تھے۔ وہ سب کے سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیا بھی ایکریمین میک اپ میں تھی اور ان سب کے پاس درست کاغذات بھی موجود تھے۔ کاغذات کی رو سے ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک ریاست سے تھا اور انہوں نے

ایک سیاحتی کلب بنایا ہوا تھا اور وہ سب اس سیاحتی کلب کے ممبر تھے۔ ان کے پاس سیاحت کے انٹرنیشنل کارڈ بھی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ٹوگیو یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... اچانک صفدر نے پوچھا۔

"چار گھنٹوں کی پرواز پر"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ پہلے وہاں گئے ہوئے ہیں"...... ایک بار پھر صفدر نے پوچھا۔

"ایک بار گیا ہوں۔ دوسری بار جانے کی ہوس ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیوں ہوس ہے"...... جولیا نے بڑے چوکنا سے انداز میں کہا۔

"اس لئے کہ وہاں ہر طرف جلوے ہی جلوے بکھرے ہوئے ہیں اور جلوے بھی ایسے کہ خود ہی دامن سے لپٹ لپٹ جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جلوے کے پیچھے آدمی ساری عمر بھاگتا رہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"کب گئے تھے تم وہاں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"کل جب تم سب بیڈز پر نیم بے ہوش پڑے ہوئے تھے"۔

عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ارے ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ آپ نے بھی آرام کیا ہے۔ رات کو آپ ڈائننگ ہال میں تو موجود تھے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری قسمت میں آرام نام کی کوئی چیز نہیں لکھی گئی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ وہاں لیبارٹری کو ٹریس کرنے گئے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر اتنے کم وقت میں لیبارٹری ٹریس ہو سکتی تو اب تک بی ٹی کا ہیڈ کوارٹر ایکریمین اور سپر پاورز کے ایجنٹ تباہ کر چکے ہوتے۔ میں تو وہاں جائزہ لینے گیا تھا کہ وہاں ہمارے استقبال کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب چونک پڑے۔

"ہمارے استقبال کے لئے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اتنے لمبے چکر کاٹ لینے کے بعد انہیں کیسے اطلاع ہو سکتی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف اطلاع ہو چکی ہے بلکہ وہاں ہمارے استقبال کے لئے جس قدر شاندار انتظامات کئے گئے ہیں انہیں دیکھ کر دل خوش ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل

نے کہا۔

"اب اتنا تجربہ تو ہمیں ہو گیا ہے کہ نگرانی کرنے والی آنکھیں پہچان لیں۔ جیسے خواتین کو کوئی مردان کی پشت کی طرف سے بھی دیکھے تو انہیں فوراً احساس ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک سے آسانی سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر کیا ہوا۔ کیا انتظامات ہیں وہاں"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ گروپ کی نگرانی کر رہے ہیں اور یہ نگرانی نہ صرف ایئرپورٹ پر بلکہ جزیرے کے چاروں طرف ساحلوں پر بھی کی جا رہی ہے۔ وہاں ایک خاص گروپ ہے جسے ہارڈی گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ گروپ نہ صرف اسمگلنگ میں ملوث ہے بلکہ نگرانی اور مخبری کا بھی وسیع سیٹ اپ رکھتا ہے۔ نگرانی کے لئے ان کے پاس انتہائی جدید ترین مشینری بھی ہے اور اس کے علاوہ ٹوکیو میں قائم ہوٹلوں، سیاحوں کے گیسٹ ہاوسز اور پرائیویٹ رہائش گاہیں دینے والے اداروں کی بھی باقاعدہ سکریننگ کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلحہ فروخت کرنے والی دکانوں کی بھی چیکنگ کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس گروپ نے سیٹلائٹ چیکنگ کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے ٹوکیو میں ہونے والی تمام فون کالوں اور ٹرانسمیٹر کالوں کو باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں

پورا ٹوگیو اور اس میں موجود اور آنے والا ہر شخص ان کی چیکنگ کی زد میں آتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ انہوں نے ایئرپورٹ، ساحلی ٹھکانوں اور بڑے بڑے چوکوں پر انتہائی جدید ترین انفرا کیمرے بھی نصب کئے ہوئے ہیں جو ہر قسم کے میک اپ کو چیک کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ۔اس قدر انتظامات ۔حیرت ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ وہاں لیبارٹری بی ٹی کی ہے اور بی ٹی والے انتہائی وسیع پیمانے پر اور انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں"۔ عمران نے جواب۔

" اوہ ۔شاید تمہارے ذہن میں پہلے سے یہ خیال موجود تھا اس لئے تم وہاں گئے لیکن تمہاری اس طرح آمد اور پھر فوری واپسی پر وہ چونک نہ پڑے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

" اور عمران صاحب کیا آپ کا میک اپ بھی چیک نہ ہوا ہو گا۔ اس کے باوجود آپ صحیح سلامت واپس آگئے حالانکہ وہ پہچانتے بھی صرف آپ کو ہی ہیں"...... عمران کے بولنے سے پہلے صفدر بول پڑا۔

" میں تو وہاں کی مشہور آئس کریم بھی کھا آیا ہوں۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ لوگ گروپس کو چیک کر رہے ہیں ورنہ تو ہزاروں نہیں تو سینکڑوں سیاح وہاں روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں۔جہاں تک میک اپ چیکنگ کا تعلق ہے تو میرے ذہن میں بہرحال خدشہ موجود تھا

اس لئے میں نے خصوصی طور پر ہربل میک اپ کیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔اس قدر سخت چیکنگ میں تو ہماری نقل و حرکت بھی وہاں محدود ہو جائے گی"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" اچھا ہے۔ کچھ دن آرام کے بعد واپس جا کر چیف کو رپورٹ دے دیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ نے یقیناً کوئی خاص پلان بنا لیا ہو گا عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے تفریح اور آرام تو تم نے کرنا ہے۔ میں نے تو مشن مکمل کرنا ہے تاکہ چھوٹا سا چیک وصول کرنے کا اہل ہو جاؤں"۔ عمران نے کہا۔

" یہ بات ہے تو پھر تم یہیں رہو۔ہم خود جا کر اس ڈاکٹر آصف کو برآمد کر لیں گے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کا طنز بخوبی سمجھ گئی تھی۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تم یہاں رہنا چاہتے ہو۔ کیوں وجہ "...... جولیا کی رو پلٹ گئی۔

" یہاں بھی جلوے وہاں سے کم نہیں ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی نہ مار دوں"...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کل سارا دن تو بڑا بور گزرا۔ آج اگر یہاں کمرے میں جلوہ آرائی کا سامان پیدا ہوا ہے تو تم مجھے اس سے بھی محروم کر دینا چاہتی ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے مسکرا کر معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور کیپٹن شکیل بھی مسکرا دیا۔

"تم تو ابھی کہہ رہے تھے کہ کل تم جلوے دیکھتے رہے ہو"۔ جولیا کا لہجہ اس بار نرم تھا۔ ظاہر ہے کمرے کے اندر جلوہ آرائی کے حوالے کے بعد اس کا غصہ غائب ہونا ہی تھا۔

"میں نے حلوے کہا ہو گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میٹھا کھانے سے وزن بڑھ جاتا ہے اور جو اتنا میٹھا کھائے کہ خود حلوہ بن جائے وہ کیسی ہو گی"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ گلنار سا ہو گیا تھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مطلب ہے وہاں کی عورتیں بے ڈول اور بدوضع سی ہیں اور ان ڈائریکٹ اس نے جولیا کی تعریف بھی کر دی تھی۔

"اب یہاں بیٹھ کر یہی فضول بکواس ہی ہوتی رہے گی یا کوئی کام بھی کرنا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھا ہوا تنویر بول پڑا تو صفدر اور کیپٹن شکیل ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

"میری طرف سے تمہیں رمبا سمبا ناچنے کی پوری اجازت ہے"۔ عمران نے اسے کام بتاتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کے بعد واقعی اس لیبارٹری میں مشن مکمل کرنے کے لئے خصوصی پلاننگ کرنا ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے تنویر کے بولنے سے پہلے ہی کہا۔

"میں نے رپورٹ دے دی ہے۔ اب تم خود سوچو کہ کس طرح مشن مکمل ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"تم صرف جائزہ لے کر نہیں آئے ہو گے۔ لازماً تم نے وہاں کوئی نہ کوئی سیٹ اپ کر لیا ہو گا۔ اس کے بارے میں بتاؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کچھ تنویر کا ہی خوف کر لو۔ تم تو براہ راست میرے دل کی بات سمجھنے لگ گئی ہو"...... عمران نے کہا تو اس بار تنویر بھی سب کے ساتھ ہنس پڑا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ابھی سیٹ اپ سامنے آ جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ صفدر کی بات سے متفق ہوں۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سولو بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سولو فلائٹ کا محاورہ تو سنا ہوا ہے یعنی مل کر آگے بڑھنے کی بجائے اکیلا ہی آدمی ریس میں دوڑ پڑے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ یہ میرا نام ہے"...... دوسری طرف سے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا گیا۔

"واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے ماں باپ کے اکیلے بیٹے ہو اس لئے تمہارا نام سولو رکھا گیا ہے۔ بڑے صاحب ذوق ہیں تمہارے والدین"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو سب چونک پڑے۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ اس نے رسیور کیوں رکھ دیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور کیا کرتا۔ ہماری طرح اس کی بکواس سننے کا تو پابند نہیں ہے وہ"...... تنویر بھلا کہاں چوکنے والا تھا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لگتا ہے یہ سولو کا مخصوص کوڈ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ

تھی۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سینٹ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن یہ وہ پہلے والا آدمی نہ تھا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مارکو کے ہوٹل ڈان میں آپ نے کاؤنٹر پر مخصوص کوڈ والا نام دوہرانا ہے اور آپ کو میرے پاس پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں سے آگے کی پلاننگ ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب بتانا ضروری ہو گیا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں سے روانگی کے بعد پھر کچھ بتانے کا وقت ہی نہ ملے۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ ٹوکیو میں کیا کیا انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان انتظامات کے بعد ہم کسی صورت بھی وہاں کام نہیں کر سکتے اس لئے اس کا ایک ہی حل تھا کہ قریب ہی کسی دوسرے جزیرے پر پہلے پہنچا جائے اور وہاں کے کسی ایسے گروپ سے رابطہ کیا جائے جو ان کی طرح تیز اور مؤثر ہو۔ پھر اس گروپ کے ذریعے ٹوکیو سے کسی ایسے گروپ کو اس انداز میں اغوا کرایا جائے کہ جنہیں ان لوگوں نے

پہلے ہی چیکنگ کے بعد کلیئر کر دیا ہو۔ پھر اس گروپ کے روپ میں
ہم ٹوگیو پہنچیں اور وہاں کام کریں۔ سولو گروپ قریبی جزیرے مار کو
کا انتہائی مؤثر اور تیز گروپ ہے۔ اس کا چیف سینٹ ہے۔ میں ٹوگیو
سے وہاں گیا اور پھر ایک ٹپ کی مدد سے سینٹ سے تفصیلی بات ہو
گئی۔ اسے میں نے آپ سب کے قدوقامت کے بارے میں تفصیلات
بتا دیں اور اسے کہہ دیا کہ جب پلان فائنل ہو جائے تو وہ ہمیں یہاں
فون کر کے اطلاع کر دے۔ چیکنگ کے لئے پہلے سولو کے نام اور
بدلے ہوئے لہجے میں بات کرے اور پھر اصل نام سے تاکہ کوئی
شک و شبہ نہ رہ جائے۔ پہلے یہ کوڈ میں بات کر رہا تھا اور اب بھی
اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مطلب کا گروپ ٹوگیو سے مار کو پہنچ چکا
ہے اور اب ہم نے مار کو پہنچ کر اس گروپ کے میک اپ میں ٹوگیو
پہنچ کر اپنا مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے انتہائی تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر عمران کے لئے انتہائی
تحسین کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کمال ہے۔ تم اپنی ذہانت سے ہمیں ہر بار حیران کر دیتے ہو"۔
سب سے پہلے تنویر نے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ تم بھی ہر بار میری ذہانت کی تعریف
کر کے جلوے کو دور کر دیتے ہو"...... عمران نے جواب دیا تو سب
بے اختیار ہنس پڑے۔

بڑے سے کمرے میں آفس ٹیبل کے پیچھے ایک انتہائی سخت گیر
چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا
اور وہ چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک
سامنے رکھے ہوئے چار مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے بڑے اطمینان سے جام کو میز پر رکھا
اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہارٹی بول رہا ہوں"...... اس نے خاصے کرخت لہجے میں
کہا۔

"لوئیس بول رہا ہوں باس۔ مار کو سے"...... دوسری طرف سے
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ہارٹی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے"...... ہارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ سینٹ ایک پراسرار سرگرمی میں مصروف ہے۔ اس سے

ایک عورت اور چار مردوں کا گروپ ملنے آیا ہے۔ انہوں نے کاؤنٹر پر سولو کا نام لیا تو انہیں خلاف معمول فوری طور پر سینٹ کے آفس بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد سینٹ خود ان کے ساتھ واپس آیا اور ایک ویگن میں ان کے ساتھ بیٹھ کر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً دو گھنٹوں بعد ہوئی۔ وہ اکیلا تھا"...... لوئیس نے کہا۔

"تو اس میں پراسرار سرگرمی کیا ہے"...... ہارٹی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ سینٹ چونکہ عام طور پر کلب سے باہر نہیں جاتا اس لئے اس کے اس انداز میں باہر جانے پر میں چونک پڑا۔ اس ویگن کا ڈرائیور میرا ذاتی دوست ہے۔ میں نے اسے اس کی پسندیدہ شراب پلائی تو اس نے ایک عجیب بات بتائی کہ راستے میں اس گروپ کا انچارج جس کا نام مائیکل تھا وہ سینٹ سے باتیں کرتا رہا اور اس میں آپ کا نام بھی دو بار آیا اور کسی دوسرے گروپ کا بھی"...... لوئیس نے جواب دیا۔

"میرا نام اور گروپ۔ کیا مطلب۔ کیوں۔ کس پیرائے میں"۔ ہارٹی نے چونک کر کہا۔

"باس۔ وہ اور تو کچھ نہیں بتا سکا لیکن میں نے اس کی بات سن کر ادھر ادھر سے معلومات اکٹھی کرنا شروع کریں تو ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ سینٹ کے آدمیوں نے ٹوکیو سے ایک ایکریمین عورت اور چار مردوں کے ایک گروپ کو اغوا کیا اور اپنی مخصوص

لانچ میں مارکو لا کر مارکو کے ساحل پر ایک خاص پوائنٹ پر ان لوگوں کو رکھا گیا۔ اس گروپ کو بھی وہیں لے جایا گیا اور پھر وہ پہلے والا گروپ جسے ٹوکیو سے اغوا کیا گیا تھا سینٹ کی ایک خصوصی لانچ میں واپس چلا گیا۔ یہ ساری پراسرار سرگرمی ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر دوں"۔ لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی پراسرار سرگرمیاں ہیں۔ تم فوری طور پر ٹساڈ سے جا کر ملو۔ میں اسے کال کر کے پوری بات بتا دیتا ہوں۔ ہمیں اس معاملے کی تہہ تک پہنچنا چاہئے"...... ہارٹی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے رسیور رکھ دیا۔

"گروپ۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... ہارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹساڈ سے بات کراؤ"...... ہارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ ٹساڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لوئیس تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ سینٹ کے بارے میں ایک اطلاع اس کے پاس ہے۔ یہاں ٹوگیو میں، میں نے جنرل اور سپیشل چیکنگ شروع کی ہوئی ہے۔ ہمیں ایک گروپ کی تلاش ہے جس کی تعداد کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ وہ ایشیائی ہیں لیکن وہ میک اپ کے بھی ماہر ہیں۔ لوئیس نے اطلاع دی ہے کہ سینٹ کے آفس میں کوئی گروپ پہنچا ہے اور پھر سینٹ خود اسے اپنے ساتھ کسی پوائنٹ پر لے گیا ہے۔ تم لوئیس سے تفصیلات حاصل کر کے اس سارے واقعہ کی اس انداز میں انکوائری کراؤ کہ سینٹ یا اس کے کسی آدمی کو اس کا علم نہ ہو سکے اور اصل حالات بھی سامنے آسکیں۔ میرے ذہن میں خدشہ موجود ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سینٹ کے پاس پہنچنے والا گروپ ہمارا مطلوبہ گروپ ہو اور وہ کسی بھی چکر میں اس کے ذریعے ٹوگیو میں داخل ہونا چاہتا ہو۔ اس کی مکمل نشاندہی ہونی چاہئے"۔ ہارٹی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ٹساڈ نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مکمل انکوائری کر کے فوری طور پر مجھے رپورٹ دو۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا"...... ہارٹی نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک گھنٹہ اس نے انتہائی بے چینی کے عالم میں گزارا کہ ٹساڈ کی طرف سے کال آ گئی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... ہارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ ایک ایکریمین عورت اور چار مردوں پر مشتمل اجنبی افراد کا ایک گروپ فلائٹ کے ذریعے بار کو پہنچا اور ایئر پورٹ سے سیدھے وہ لوگ سینٹ کے آفس میں گئے۔ وہاں سے سینٹ انہیں اپنے ساتھ اپنے ایک خصوصی پوائنٹ پر لے گیا۔ وہاں پہلے سے ایک ایکریمین عورت اور چار مردوں پر مشتمل گروپ موجود تھا۔ دونوں گروپ اور سینٹ وہاں دو گھنٹوں تک رہے۔ اس کے بعد ایک گروپ سینٹ کے ساتھ اس پوائنٹ سے نکل کر گھاٹ پر آیا۔ وہاں سینٹ کی خصوصی لانچ موجود تھی۔ وہ گروپ اس میں سوار ہو کر ٹوگیو چلا گیا جبکہ دوسرا گروپ اسی پوائنٹ پر موجود ہے۔ میں نے مزید جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق سینٹ کی خصوصی لانچ نے انہیں ٹوگیو کے شمالی گھاٹ پر ڈراپ کیا ہے۔ وہاں ایک ویگن ان کے لئے پہلے سے موجود تھی جس کو ٹوگیو میں سینٹ کے نمائندے راجر کا خصوصی ڈرائیور چلا رہا تھا۔ یہ گروپ اس ویگن کے ذریعے ٹوگیو کی مشہور رہائشی کالونی رسانو کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں چلا

گیا اور یہ لوگ اب وہاں مقیم ہیں"...... ٹساؤ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو گروپ مارکو میں موجود ہے وہ کیا وہی ہے جو سینٹ کے آفس پہنچا تھا یا دوسرا گروپ ہے"...... ہارٹی نے پوچھا۔

"بظاہر تو وہی گروپ ہے جو سینٹ کے ساتھ گیا تھا"...... ٹساؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی خفیہ نگرانی کراؤ۔ میں یہاں ان سے اصل حالات معلوم کرتا ہوں"...... ہارٹی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رسانو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ایک گروپ موجود ہے جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ یہ پانچوں ایکریمین ہیں اور مارکو سے سینٹ کی لانچ میں اور پھر سینٹ کے خاص نمائندے کی ویگن میں اس کوٹھی میں پہنچے ہیں۔ تم فوری طور پر راونڈر کے ذریعے انہیں چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ کیا انہیں پہلے چیک کیا جا چکا ہے

نہیں"...... ہارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ہارٹی نے پوچھا۔

"باس۔ ان سب کے پاس بلیو کارڈ موجود ہیں اور انہیں پہلے بھی ہر لحاظ سے چیک کر کے اوکے کیا جا چکا ہے۔ یہ گروپ یہاں گزشتہ دو ماہ سے آیا ہوا ہے۔ یہ ایکریمین ہیں اور سیاحت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں زیرو تھرٹی پر چیک کرنے کے بعد چیکنگ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ ان کے کاغذات کی چیکنگ ایکریمیا سے ہو چکی ہے۔ کاغذات اصل اور درست ہیں اور یہ سیاحت کے سلسلے میں ہی مارکو گئے تھے اور پھر واپس آ گئے ہیں"۔ ہنری نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں معلوم ہے کہ ان کے بارے میں چیکنگ کی جا رہی ہے"...... ہارٹی نے پوچھا۔

"نو سر۔ ان کی عملی چیکنگ زیرو تھرٹی سے کی گئی ہے اور باقی چیکنگ ہیڈ کوارٹر سے ہوئی ہے۔ البتہ ہمارے آدمی زیرو تھرٹی سمیت وہاں موجود ہیں تاکہ آپ کے آئندہ احکامات کی تعمیل کی جا سکے"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ اس گروپ کو بے ہوش کر کے پوائنٹ ون پر پہنچا دو۔ میں بلیک کو کال کر کے اسے مزید احکامات دے دوں گا"...... ہارٹی نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے اس سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہنری ایک گروپ کو پوائنٹ ون پر پہنچا رہا ہے۔ یہ لوگ بے ہوش ہوں گے۔ تم ان کی مکمل چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دو لیکن جب تک میں نہ کہوں انہیں ہوش میں مت لے آنا"...... ہارٹی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آخر چکر کیا ہے۔ سینٹ نے آخر اس پراسرار انداز میں کیا کام کیا ہے"...... ہارٹی نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر مزید ایک

گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہارٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"بلیک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے بلیک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ہارٹی نے کہا۔

"یہ ہر لحاظ سے اوکے ہیں باس۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے"...... بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ انہیں اپنے سامنے ہوش میں لا کر خود ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں۔ تم انہیں راڈز میں جکڑ دو اور میرے پہنچنے سے پہلے انہیں ہوش میں لے آنا تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو"...... ہارٹی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارٹی نے رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے میں سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور ہارٹی نے چونک کر میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے میز پر رکھا۔ تیز سیٹی کی آواز اسی فون سے نکل رہی تھی۔ ہارٹی نے اس کا بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی لیکن کچھ دیر بعد ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے تیز آندھی چل رہی ہو۔ ہارٹی نے ہاتھ بڑھا کر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے تو آندھی کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر بند ہو گئی تو ہارٹی نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ"...... دوسری طرف سے مشینی سی آواز سنائی دی۔

"برائٹ سن ۔ ون"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"کوڈ اوکے"...... دوسری طرف سے مشینی آواز میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔ ڈبل اے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف ۔ ہارٹی بول رہا ہوں"...... ہارٹی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے چیکنگ کے بارے میں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مکمل چیکنگ جاری ہے چیف ۔ لیکن ابھی تک کوئی مشکوک گروپ سامنے نہیں آیا"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"وہ لوگ علیحدہ علیحدہ بھی تو آ سکتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ لیکن بہرحال انہیں اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ ویسے بھی ٹوکیو میں روزانہ ہزاروں سیاح آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ ان میں کافی تعداد اکیلے افراد کی ہوتی ہے۔ ان سب کی چیکنگ ناممکن ہے"...... ہارٹی نے کہا۔

"لیکن پاکیشیائی گروپ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے۔ پھر وہ ابھی تک کیوں نہیں پہنچے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ان تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ ہم چیکنگ کر رہے ہیں اور انہیں چیکنگ نیٹ ورک توڑنے کے لئے کوئی کلیو نہیں ملا۔ اس لئے وہ آئے ہی نہیں"...... ہارٹی نے کہا۔

"ہاں ۔ تم نے چیکنگ کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین اور شاطرانہ ذہانت کے مالک افراد کا گروپ ہے۔ بہرحال تم نے ہر لمحے ہوشیار رہنا ہے اور کسی بات کو معمولی سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا۔ چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی اہمیت دینی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف ۔ ہارٹی نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو ہارٹی نے فون پیس آف کیا اور فون پیس اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"چیف کی بات درست ہے ۔ مجھے سینٹ کی اس پراسرار سرگرمی کو معمولی سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہئے ۔ اس گروپ سے مکمل پوچھ گچھ کرنی چاہئے"...... ہارٹی نے کہا اور اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جسم میں درد کی تیز لہر دوڑتے ہی عمران کا تاریک پڑا ہوا ذہن روشن ہونا شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات فلمی مناظر کی طرح ایک لمحے میں گھوم گئے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ مارکو سینٹ کے پاس پہنچا تھا اور پھر سینٹ انہیں جزیرے کے علیحدہ علاقے میں بنے ہوئے ایک مکان میں لے آیا۔ یہاں واقعی ان کے قدوقامت کے چار مرد اور جولیا کے قدوقامت کی ایک عورت موجود تھی۔ عمران نے ان سے تمام تفصیلات معلوم کیں اور پھر اس نے ان کے کاغذات کے مطابق اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا جبکہ ان پر اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا۔ طے یہ ہوا تھا کہ وہ پانچوں ایک ہفتے تک یہاں اس مکان میں رہیں گے۔ ایک ہفتے بعد عمران اور اس کے

ساتھی وہاں واپس آئیں گے تو پھر وہ واپس جا سکیں گے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی سینٹ کے ساتھ گھاٹ پر پہنچے اور وہاں سینٹ کا ایک خاص آدمی لانچ سمیت موجود تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانچ میں لے کر ٹوگیو پہنچ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں موجود کیمروں کی مدد سے ان کی چیکنگ کی گئی لیکن عمران نے پہلے سے ہی ایسا خصوصی میک اپ تیار کیا ہوا تھا جو کسی خفیہ کیمرے سے بھی ظاہر نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی کسی طرح ختم ہو سکتا تھا۔ اس کے ختم کرنے کا فارمولا بھی عمران کو ہی معلوم تھا جو خاصا پیچیدہ تھا اس لئے اسے مکمل یقین تھا کہ دنیا کے کسی بھی جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی ان کے میک اپ واش نہیں کئے جا سکتے اور نہ کسی طرح انہیں چیک کیا جا سکتا ہے۔ ان کے کاغذات اصل تھے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ سینٹ نے وہاں ایک کوٹھی کا بندوبست پہلے سے کر رکھا تھا۔ ٹوگیو میں سینٹ کی طرف سے ایک آدمی ویگن سمیت موجود تھا اور وہ اس ویگن کے ذریعے ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہاں سب نے یہ طے کیا کہ وہ کل سے ٹوگیو میں گھوم پھر کر اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ چنانچہ وہ سب باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں کوئی پٹاخہ سا چھوٹا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے تمام ساتھیوں سمیت

کرسیوں پر موجود تھا۔ اس کے جسم کے گرد راڈز موجود تھے جبکہ اس
کے ساتھ والی کرسی پر صفدر موجود تھا اور ایک لمبے قد کا آدمی صفدر
کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ پہلے اسے انجکشن
لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہر دوڑ گئی
تھی اور اس درد کی وجہ سے اسے ہوش آگیا تھا۔ اب یہ آدمی صفدر
کے بعد بیٹھے ہوئے تنویر کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ عمران
نے پہلے کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ کوئی ٹارچر روم دکھائی دیتا تھا۔ اس میں
جدید اور قدیم دونوں ٹائپ کے ٹارچنگ کے آلات موجود تھے۔
عمران نے راڈز کو چیک کیا۔ اس کی ٹانگ تیزی سے مڑی اور عقبی
پائے پر جم گئی۔ اس نے پیر سے بٹن کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور
چند لمحوں بعد وہ بٹن کو چیک کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے
ٹانگ سیدھی کر لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی آخری ساتھی کو انجکشن لگا
کر مڑا تو عمران اس سے مخاطب ہو گیا۔

"جناب۔ کیا آپ مجھ سے گفتگو کرنا پسند کریں گے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خالصتاً ایکریمین تھا۔

"کیسی گفتگو"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ آپ کون ہیں۔ ہم کہاں ہیں۔ ہم تو سیاح ہیں اور ایک
رہائشی کوٹھی میں موجود تھے کہ اچانک بے ہوش ہو گئے اور اب
ہماری اس حالت میں یہاں آنکھ کھل رہی ہے"...... عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان سب باتوں کا جواب باس بلیک ہی دے سکتا ہے۔ میں
نہیں"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دروازے سے باہر جا چکا تھا۔ ایک ایک کر
کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے تھے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... سب نے ہوش میں آتے ہی ایک ہی
سوال پوچھا لیکن عمران کو یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہو گیا کہ اس
کے سب ساتھیوں نے ہوش میں آتے ہی پاکیشیائی زبان کی بجائے
ایکریمین زبان میں بات کی تھی۔ عمران نے انہیں ساری بات بتا
دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور یکے
بعد دیگرے تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ پہلے آدمی کے جسم پر گہرے
نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے کوئی
باس ٹائپ کی چیز لگ رہا تھا جبکہ دوسرے آدمی نے بھی سوٹ پہن
رکھا تھا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا جبکہ تیسرا آدمی وہی تھا جس نے
انہیں انجکشن لگائے تھے۔ وہ دروازے کے قریب ہی دیوار کے ساتھ
پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ عمران اور
اس کے ساتھیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔
وہ دونوں ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہم نے تمام چیکنگ کر لی ہے۔ تم لوگ میک اپ میں نہیں
ہو"...... باس ٹائپ کے آدمی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرا دیں اور پھر ہمیں بتائیں کہ ہم کہاں

ہیں اور کیوں ہمیں بے ہوش کر کے اس طرح یہاں باندھا گیا ہے اور میک اپ شاید ہماری ساتھی عورت نے تو کیا ہو گا۔ ہم تو میک اپ کے عادی ہی نہیں ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگ اس طرح مڑنے لگی تھی جیسے وہ ٹانگ کو آرام دینے کی غرض سے موڑ رہا ہو۔

"میرا نام ہارٹی ہے اور یہ بلیک ہے۔ تم ہمیں سچ سچ بتا دو کہ تم مار کو کیوں گئے تھے اور وہاں سینٹ سے کیوں ملے تھے اور تم سب کس چکر میں ہو"...... نیلے رنگ کے سوٹ والے آدمی نے اپنا نام ہارٹی بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ٹوکیو میں چیکنگ کا انچارج ہارٹی ہے اور یقیناً یہ وہی ہارٹی تھا۔ عمران کی ٹانگ ویسے ہی مڑی ہوئی تھی اور اس کا پیر بٹن پر تھا۔

"ہم سیاح ہیں جناب اور مار کو ہم گئے تھے۔ وہاں ہمارا گائیڈ ایک آدمی جیری تھا۔ اس جیری نے ہمیں ایک مکان میں بٹھایا۔ پھر ایک عورت اور چار مرد ایک ویگن میں وہاں پہنچے۔ یہ بھی ایکریمین تھے۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم سب مل کر یہاں سیاحت کریں گے لیکن ہم نے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھ جو آدمی آیا تھا اس کا نام سینٹ تھا۔ اس نے بتایا کہ اگر ہم اپنے کاغذات انہیں دے دیں تو وہ ہمیں انتہائی کثیر معاوضہ دے گا لیکن ہم نے انکار کر دیا جس سے وہ سینٹ ناراض ہو گیا اور اس نے ہمیں ہلاک کرنے کی دھمکی دی۔ میں نے

اسے یہی بتایا کہ ہمارے کچھ کاغذات یہاں رہ گئے ہیں۔ اس نے ہماری تلاشی لی لیکن میں نے کاغذات ایسی جگہ چھپائے ہوئے تھے کہ انہیں مل ہی نہ سکتے تھے جس پر طے پایا گیا کہ وہ اپنے آدمی کے ساتھ ہمیں واپس ٹوکیو پہنچائے۔ ہم وہاں سے کاغذات لے کر پھر اس کے آدمی سمیت واپس آ جائیں اور اگر ہم نے انکار کر دیا تو ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہم عام سیاح ہیں۔ خوفزدہ ہو گئے اور ہمیں مجبوراً اس کی بات ماننا پڑی جس پر وہ ہمیں ساحل پر لے گیا۔ وہاں ایک لانچ پر رات کو ہمیں ٹوکیو پہنچا دیا گیا۔ یہاں پر اس کا ایک آدمی ویگن لئے موجود تھا۔ وہ ہمیں رہائش گاہ پر لے گیا اور اس نے کہا کہ ہم کاغذات تیار رکھیں اور خود بھی تیار رہیں۔ رات کو وہ کسی بھی وقت ہمیں واپس لے جائے گا اور ساتھ ہی اس نے دھمکی دی کہ اگر ہم نے کسی کو فون کیا یا رہائش گاہ سے باہر نکلے تو باہر ان کے آدمی موجود ہیں جو ہمیں فوراً ہلاک کر دیں گے اور ہم ایک ہفتے تک اپنی رہائش گاہ سے باہر نہیں جائیں گے اور نہ ہی کسی سے رابطہ کریں گے۔ ایک ہفتے بعد ہمارے کاغذات واپس کر دیئے جائیں گے اور بھاری دولت بھی دی جائے گی۔ ہم ان سے خوفزدہ تھے اور کمرے میں بیٹھے اس سلسلے میں باتیں کر رہے تھے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ اچانک ہمارے ذہنوں میں پٹاخے سے چلے اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اب ہمیں یہاں ہوش آیا ہے"...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہانی سناتے ہوئے کہا کیونکہ ہارٹی کے منہ سے سینٹ کا نام سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ

وہاں ان کی سرگرمیاں چیک ہو گئی ہیں اور وہ ابھی تک اس لئے بچے ہوئے ہیں کہ ان کے میک اپ واش نہیں ہو سکے اور کاغذات جو وہ مارکو والے گروپ سے لے آئے تھے وہ بھی اصل تھے۔

"اوہ۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ وہ تمہارے کاغذات حاصل کرنا چاہتے تھے"...... ہارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ زبردستی ایسا کرنا چاہتے تھے۔ ہم تو مجبور ہیں۔ جس طرح آپ کے سامنے مجبور ہیں اسی طرح ان کے سامنے بھی مجبور تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ تم لوگ ہمارے مطلب کے نہیں ہو لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہاں آنے کے بعد کوئی آدمی زندہ واپس نہیں جا سکتا"...... ہارٹی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا بلیک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دیوار کے ساتھ پشت لگائے کھڑا آدمی بھی یکلخت سیدھا ہو گیا تھا۔

"میں واپس جا رہا ہوں بلیک۔ تم انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... ہارٹی نے کہا اور مڑنے لگا۔

"جناب ایک منٹ۔ میری بات سن لیں جناب"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر۔ اب تمہیں بہرحال ہلاک ہونا پڑے گا"۔ ہارٹی نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ہمارا قصور کیا ہے"...... عمران نے رو دینے والے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کے دباؤ سے بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز یکلخت غائب ہو گئے تو کاندھے اچکا کر مڑتا ہوا ہارٹی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران اس طرح دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا جیسے وہ اس سے کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ ہارٹی اور بلیک سنبھلتے عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور ہارٹی چیختا ہوا اس کے ہاتھوں میں تھا اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے سے بلیک سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے دیوار کے سامنے کھڑے ہوئے مشین گن بردار پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے مشین گن بردار بھی چیختا ہوا ایک طرف جا گرا جبکہ مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں تھی۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے بلیک اور اس کے آدمی پر جس سے اس نے مشین گن چھینی تھی فائر کھول دیا تھا۔ بلیک اور ہارٹی دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ بلیک گولیوں کا نشانہ بن گیا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو"...... عمران نے چیخ کر مشین گن کا رخ ہارٹی کی طرف کرتے ہوئے کہا تو ہارٹی نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے اس سارے منظر پر یقین نہ آ رہا تھا کیونکہ

عمران کے آزاد ہونے اور اب اس کے ہاتھ اٹھانے کے درمیان صرف چند سیکنڈز کا وقفہ ہی اسے محسوس ہو رہا تھا۔

" دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ہارٹی آہستہ آہستہ مڑتا چلا گیا۔ لیکن مڑتے ہوئے اچانک ہارٹی کا جسم کسی گیند کی طرح اچھل کر عمران کی طرف آیا۔ اس نے واقعی انتہائی پھرتی اور مہارت سے عمران پر حملہ کیا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ عمران نہ صرف اچھل کر ایک طرف ہٹا تھا بلکہ اس نے ایک بازو مخصوص انداز میں گھمایا تھا اور ہارٹی مخصوص انداز کی ضرب کھا کر چیختا ہوا مڑ کر فرش پر جا گرا تھا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات گھومی اور ہارٹی کی کنپٹی پر اس قدر بھرپور ضرب لگی کہ اس کے منہ سے ادھوری سی چیخ نکلی اور اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ باہر فائرنگ اور چیخ کی آواز نہ گئی ہو گی لیکن اس نے دروازہ اس لئے بند کر دیا تھا کہ اچانک کوئی اندر نہ آ جائے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور آگے بڑھ کر اس نے ہارٹی کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈالا جہاں چند لمحے پہلے وہ خود موجود تھا۔ پھر کرسی کے عقب میں آکر اس نے بٹن کو پریس کر دیا تو ہارٹی کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو

گئے اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر باری باری اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں جا کر بٹن پریس کئے اور وہ سب راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔

" یہ مشین گن لو اور باہر جا کر جو بھی نظر آئے گولیوں سے اڑا دو۔ البتہ پہلے کوشش کرنا کہ بغیر فائرنگ کے کام ہو سکے۔ جولیا یہاں رہے گی۔ یہ مین آدمی ہے۔ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا ہو گی"...... عمران نے کاندھے سے مشین گن اتار کر صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر ہارٹی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ہارٹی کے جسم میں حرکت کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا جہاں پہلے ہارٹی بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

" تم نے اسے مین آدمی کہا ہے۔ کون ہے یہ۔ کیا یہ بی ٹی کا مین آدمی ہے "...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ٹوکیو میں جس قدر زبردست اور وسیع چیکنگ کا جال پھیلایا گیا ہے اس کا چیف یہ ہارٹی ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ خود بخود ہمارے سامنے آ گیا ورنہ اس اس تک پہنچنے کے لئے نجانے ہمیں کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ہارٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے

ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز
میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔
"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ راڈز کیسے کھل گئے
یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... ہارٹی نے کہا۔
"ہماری ساری زندگی ان راڈز سے نجات حاصل کرنے میں ہی
گزر گئی ہے اور یہ تو ویسے بھی سادہ سا سسٹم تھا۔ میں نے ٹانگ
موڑی اور عقبی پائے میں موجود بٹن کو پیر سے دبا دیا اور راڈز غائب
ہو گئے۔ ویسے تم بھی کوشش کر سکتے ہو"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا۔
"کیا۔ کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مگر تمہارا میک اپ۔ یہ
کیسے ہو سکتا ہے"...... ہارٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہم میک اپ واشنگ پروف ہیں۔ بہرحال اب تمہارے
سوالوں کے جواب تمہیں مل گئے اور تمہاری حیرت بھی دور ہو گئی ہو
اب تم نے ہمارے سوالوں کے جواب دینے ہیں"...... عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔
"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔ اگر تم اپنی
زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ سلامت
نو گیو سے واپس بھجوا دیا جائے گا"...... ہارٹی نے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔
"مجھے حیرت ہے کہ بی ٹی کو تم جیسے احمق ہی ملے ہیں چیف

بنانے کے لئے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ہارٹی نے چونک کر کہا۔
"سنو ہارٹی۔ ہم پاکیشیا سے یہاں ایسے ہی منہ اٹھائے نہیں آ گئے
ہمیں یہاں ہونے والی چیکنگ کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم
ہے۔ میک اپ چیک کرنے والے خفیہ کیمروں سمیت اور ہمیں یہ
بھی معلوم ہے کہ تم اس ساری چیکنگ کے چیف ہو اس لئے ہم براہ
راست یہاں آنے کی بجائے مار کو گئے۔ وہاں ہم نے اپنے قد و قامت
کے ان افراد کو روکا ہوا تھا جو پہلے چیکنگ میں کلیئر ہو چکے تھے۔ پھر ہم
نے ان کا میک اپ کیا۔ ان کے کاغذات لئے جو اصل ہیں اور ان پر
اپنا میک اپ کر دیا اور ہم یہاں آ گئے۔ تمہیں شاید وہاں سے مخبری
ہو گئی اور تم نے یہاں ہم پر ہاتھ ڈال دیا لیکن اس سے ہمیں یہ فائدہ
ضرور ہوا کہ ہمیں تمہارے پیچھے بھاگنا نہیں پڑا اور تم ہمارے ہاتھ آ
گئے"...... عمران نے کہا۔
"تم جو مرضی آئے کہتے رہو۔ میں تمہاری کسی بات کا جواب
نہیں دے سکتا۔ زیادہ سے زیادہ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ کر دو"۔
ہارٹی نے کہا تو عمران اٹھا اور اس نے کرسی اٹھا کر ہارٹی کے سامنے
رکھی اور کوٹ کی مخصوص جیب سے اس نے پتلا مگر تیز دھار والا خنجر
نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا تو کمرہ ہارٹی کے حلق
سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ کی بازگشت سنائی
دے ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور

ایک بار پھر ہارٹی کے حلق سے چیخ نکلی۔ عمران نے بڑے اطمینان سے خون آلود خنجر کو اس کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ ہارٹی کی چیخیں اب آہستہ ہوتی جا رہی تھیں۔ اس کے دونوں نتھنے کٹ چکے تھے۔

"اب تم خود ہی بولو گے ہارٹی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی خنجر کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا"...... ہارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک ہارٹی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا تو کمرہ ہارٹی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ہارٹی کی حالت یکلخت خراب ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔ عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار تو ہارٹی کی حالت انتہائی خراب ہو گئی۔

"بولو ہارٹی۔ بی ٹی کی لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"...... ہارٹی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کس کو معلوم ہو گا"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ڈبل اے چیف کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"کون ہے یہ ڈبل اے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام کوئی نہیں جانتا۔ سپیشل فون پر اس کی کال آتی ہے۔ اس فون پر جس سے اور کوئی رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے حکم دیا تھا کہ پاکیشیائی گروپ آ رہا ہے ان کو تلاش کر کے ہلاک کیا جائے اور اس چیکنگ کی تمام ہدایات بھی اس نے دی تھیں"۔ ہارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیکنگ کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہنری انچارج ہے"...... ہارٹی نے جواب دیا تو عمران نے اس ہنری کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی۔

"اسے فون کرو اور کہو کہ وہ چیکنگ بند کر دے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بند نہیں کرے گا۔ وہ ڈبل اے کا خاص آدمی ہے۔ وہ میرے احکامات اس وقت تک مانتا ہے جب ڈبل اے اسے حکم دے ورنہ نہیں مانتا"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"پھر تمہاری کیا حیثیت ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ڈبل اے کے لئے رقم اکٹھی کرتا ہوں۔ اسمگلنگ کا ریکٹ ہے میرا"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"یہ رقم کہاں جاتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں بینک میں ہنری کا اکاؤنٹ ہے اس میں جاتی ہے"۔ ہارٹی نے جواب دیا۔

"کیا ہنری کو ہمارے بارے میں علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے آدمیوں نے تمہیں اغوا کر کے یہاں پہنچایا ہے۔ یہ میرا خصوصی اڈا ہے"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ہارٹی نے فون نمبر بتا دیا۔ پھر عمران اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ کرتا رہا لیکن ہارٹی سے مزید اسے کچھ نہ مل سکا تو عمران اٹھا اور اس نے اپنی کرسی اٹھا کر واپس جولیا کے قریب رکھ لی۔

"باہر جا کر معلوم کرو کہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ ہارٹی مسلسل کراہ رہا تھا۔ اس کی حالت ویسے ہی مسخ شدہ تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ اور تو یہاں کوئی آدمی نہیں تھا البتہ یہاں نیچے تہہ خانے بنے ہوئے ہیں جہاں اسلحہ کے سٹور ہیں۔ وہاں سے ہم نے مشین پسٹل اٹھائے تھے اور اس لئے باہر رہے کہ آپ اطمینان سے

پوچھ گچھ کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ اسے گولی مار دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں میں ہلکی سی چیخ دب کر رہ گئی۔ عمران باہر آیا اور پھر ایک کمرے میں آ گیا جہاں فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

"ہارٹی بول رہا ہوں"...... عمران نے ہارٹی کے لہجے اور آواز میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایکس پوائنٹ سے بول رہا ہوں۔ جس گروپ کو تم لے آئے تھے وہ ہمارا مطلوبہ گروپ نہیں ہے لیکن ان سے ایک اہم بات کا علم ہوا ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ایکس پوائنٹ پر آ جاؤ۔ میں یہاں اس بات پر تم سے ڈسکس کرنے کے بعد یہ بات ڈبل اے کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کون سی بات باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چیکنگ کے سلسلے میں اہم بات ہے۔ فون پر نہیں کی جا

سکتی"....... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"او کے باس۔ میں آرہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی پہنچو۔ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا لیکن ابھی دروازے سے باہر نکلا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران تیزی سے مڑا اور اس نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہارٹی بول رہا ہوں"....... عمران نے ہارٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں باس۔ کیا میں اکیلا آؤں یا جینڈی کو بھی ساتھ لے آؤں۔ آپ نے ڈبل اے سے رابطہ کی بات کی تھی اس لئے پوچھ رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے بھی ساتھ لے آؤ۔ جلدی آؤ۔ دیر ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"لگتا ہے یہ مشکوک ہو گیا ہے۔ بہرحال اب رسک تو لینا ہی پڑے گا"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ وہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی اور اپنا خدشہ بھی بتا دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے جینڈی کا نام ڈاج کے طور پر لیا ہو۔ اس

لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں میزائلوں کی بارش کر دی جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہنری کو اس کے بل سے نکالنا بھی تو ضروری ہے۔ بہرحال اب ہمیں ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہو گا"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر عمران کی ہدایت پر سب نے ادھر ادھر پھیل کر باقاعدہ پوزیشنیں اس انداز میں سنبھال لیں کہ اگر باہر سے میزائل فائر ہوں تو وہ براہ راست ان کی زد میں نہ آئیں اور اگر ہنری آجائے تو اسے کور بھی کیا جا سکے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد گیٹ کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا تو عمران کے اشارے پر پھاٹک کے قریب موجود صفدر نے آگے بڑھ کر پھاٹک کا بڑا کنڈا ہٹایا اور گیٹ کو ایک سائیڈ پر کھول کر اس کے پیچھے ہو گیا۔ دوسرے لمحے سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار اندر داخل ہوئی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک چوڑے کاندھوں کا مالک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ کار اندر پورچ میں آکر رکی تو صفدر نے پیچھے پھاٹک بند کر دیا۔ دوسرے لمحے کار کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں باہر نکلے ہی تھے کہ یکلخت ولیا اور تنویر ان دونوں پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کو بے ہوش کر دیا گیا۔

"اب انہیں اٹھا کر اس ٹارچنگ روم میں لے آؤ"....... عمران

نے کہا اور مڑ کر واپس اس کمرے کی طرف چل پڑا جہاں ہارٹی کی لاش موجود تھی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں کو کرسیوں پر راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ عمران کے کہنے پر جولیا اور تنویر دونوں نے ان دونوں کے ناک اور منہ بند کر کے انہیں ہوش دلایا۔

"جولیا تم یہاں رہو اور تنویر تم بھی بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس پوچھ گچھ سے چڑ ہے۔ میں باہر جا رہا ہوں"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ جولیا عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تمہارا نام ہنری ہے اور اس لڑکی کا نام جینڈی ہے"...... ان کے ہوش میں آتے ہی عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم۔ تم۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ باس ہارٹی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لیکن باس ہارٹی نے تو مجھے کال کیا تھا۔ کیا مطلب"...... ہنری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تمہارے باس ہارٹی نے میرے سوالوں کا جواب دینے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اسے گولی مار دی گئی۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی وہی پاکیشیائی ہو جنہیں ہم تلاش کر رہے ہیں"۔ ہنری نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم وہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تمہارے میک اپ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں بلیک نے تمہاری مکمل چیکنگ کی ہو گی اور کیمروں سے پہلے بھی چیکنگ کی گئی ہے"...... ہنری نے کہا جبکہ وہ لڑکی جینڈی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہمارے میک اپ واش کرنا تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ ٹوکیو میں لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری۔ کیسی لیبارٹری"...... ہنری نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے یہ بات سن کر بے حد حیرت ہوئی ہو جبکہ ہنری کے ساتھ بیٹھی ہوئی جینڈی کے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ چیک کر لیا گیا۔ وہ لیبارٹری کی بات سن کر چونک پڑی تھی لیکن پھر جلد ہی وہ نارمل ہو گئی تھی۔

"تمہارے پاس مشین پسٹل ہے"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اپنے پاس رکھو ابھی۔ اب میں ہنری سے آخری سوال پوچھوں گا۔ اگر اس نے اس بار جواب نہ دیا تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گا تم اسے گولی مار دینا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے سر کو اثبات کے انداز میں ہلا دیا۔

" مجھے معلوم ہو گا تو میں بتاؤں گا۔ تم کس لیبارٹری کی بات کر رہے ہو۔ اس جزیرے پر تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے"...... ہنری نے کہا۔

" مجھے ہارٹی نے بتایا تھا کہ تم ڈبل اے کے خاص آدمی ہو اور تم نے فون کر کے کہا تھا کہ ڈبل اے سے بات کرنے کے لئے تم جینڈی کو ساتھ لا رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جینڈی کا تعلق براہ راست ڈبل اے سے ہے اور ڈبل اے یقیناً اس لیبارٹری کا انچارج ہو گا اور مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

" میں تو ویسے ہی ہنری کے ساتھ آ گئی ہوں۔ میرا اس سارے کھیل سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... جینڈی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" جولیا۔ ہنری کو گولی مار دو"...... عمران نے کہا تو اس سے پہلے کہ جینڈی یا ہنری کچھ کہتے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہنری کے منہ سے آخری چیخ نکلی اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔ جینڈی کے چہرے پر پہلی بار شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اب تمہاری باری ہے جینڈی۔ ورنہ جو کچھ تم ڈبل اے اور لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہو وہ سب کچھ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں"...... جینڈی

نے رک رک کر کہا۔

" تو پھر تم بھی ناکارہ ہو ہمارے لئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میرا واقعی اس سارے کھیل سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... جینڈی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو اور اپنی جان بچا لو ورنہ میں نے جولیا کو اشارہ کر دینا ہے اور تم نے دیکھا ہے کہ جولیا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتی اور اگر تم ہلاک ہو جاؤ گی تو تمہاری لاش بھی دیکھنے ڈبل اے نہیں آئے گا"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

" مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ واقعی مجھے کچھ معلوم نہیں"۔ جینڈی نے کہا۔

" گولی مار دو اسے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے مشین پسٹل والا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی نمودار ہو گئی تھی۔

" مم۔ مم۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو"۔ یکلخت جینڈی نے ہذیانی انداز میں کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جولیا کو روک دیا۔

" بتاؤ گی تو بچ جاؤ گی ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں کچھ نہیں جانتی کیونکہ ویسے بھی مجھے مار دیا جائے گا"۔ جینڈی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وعدہ رہا کہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا"....... عمران نے اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری جزیرے کے مشرقی علاقے میں ہے۔ اوپر اسلحے کے بڑے بڑے گودام بنے ہوئے ہیں۔ ہارٹی کے گودام اور نیچے لیبارٹری ہے"....... جینڈی نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا جیسے وہ پیدل دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔

"تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری خفیہ ہے۔ اس کے بارے میں یہاں کوئی نہیں جانتا۔ اس کا راستہ سمندر میں ہے۔ آبدوز کے ذریعے آمدورفت ہوتی ہے۔ ڈبل اے کا نام کلارک ہے۔ وہ لیبارٹری کا سکیورٹی چیف ہے۔ وہ مجھے پسند کرتا ہے اس لئے وہ مجھے جب چاہے لیبارٹری میں بلا لیتا ہے یا باہر آ کر میرے ساتھ رہتا ہے۔ میرا اس سے رابطہ ہے۔ ہنزی کو جب کوئی ایمرجنسی ہو تو وہ میرے ذریعے ڈبل اے سے بات کرتا ہے۔ ڈبل اے نے مجھے ایک خاص فون نمبر دیا ہوا ہے۔ اس سے رابطہ ہوتا ہے۔ ہارٹی اسلحہ کو ڈیل کرتا ہے لیکن ڈبل اے ہنزی کو سامنے لانے کی بجائے ہارٹی کو بطور چیف پیش کرتا ہے ورنہ سارا کام ہنزی کرتا ہے۔ عملی طور پر چیف وہی ہے لیکن وہ بھی ڈبل اے سے براہ راست رابطہ نہیں کر سکتا"....... جینڈی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہنزی کا آفس کہاں ہے"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے مسلسل سوالات کر کے تمام تفصیل معلوم کر لی۔

"آف کر دو اسے"....... عمران نے اچانک ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جینڈی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ کرسی پر ہی چند لمحے پھڑکتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔ عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"....... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"تو اب لیبارٹری میں جانے کے لئے آبدوز حاصل کرنا پڑے گی۔ یہ کام کیسے ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

"پہلے اس جینڈی کے فلیٹ پر جانا ہو گا تاکہ وہاں سے وہ مخصوص فون حاصل کیا جا سکے"....... عمران نے کہا تو اسی لمحے جولیا باہر آ گئی۔

"یہ لو وہ مخصوص فون"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ کیا یہ اس کے پاس موجود تھا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے وہ ہنزی کے ساتھ اسی لئے آئی تھی کہ تمہاری بات ڈبل اے سے کرا سکے تو فون تو اس کے پاس ہونا ہی چاہئے تھا"....... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا۔ اس کے چہرے پر حقیقی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" واقعی۔ جہاں مردوں کی عقل کی سرحد ختم ہوتی ہے وہاں سے خواتین کی عقل کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ سامنے کی بات تھی لیکن میرا ذہن کام ہی نہ کر سکا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔

" آؤ پہلے اس ڈبل اے سے بات کر لی جائے "...... عمران نے چھوٹا سا سرخ رنگ کا فون اٹھائے واپس مڑتے ہوئے کہا تو سب ساتھی سرہلاتے ہوئے اس کے پیچھے اندر کمرے میں آگئے۔ عمران نے فون کا بٹن پریس کیا۔ وہ جینڈی سے تفصیل معلوم کر چکا تھا کہ اس فون کا رابطہ صرف فون کا بٹن پریس کرنے سے ہو جاتا ہے۔

" یس "...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

" جینڈی بول رہی ہوں۔ ہنری آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ عمران نے جینڈی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کراؤ بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو چیف۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ باس ہارٹی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے اس بار ہنری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" باس۔ ہارٹی کا خصوصی پوائنٹ ہے ایکس پوائنٹ۔ وہاں باس

ہارٹی کی لاش ملی ہے۔ اس کا آدمی بلیک ہے۔ اس بلیک کی اور متعدد لاشیں بھی وہاں ملی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے لیکن تم چیکنگ کر رہے تھے۔ پھر"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

" چیکنگ ہو رہی ہے چیف۔ لیکن کوئی مشکوک آدمی سامنے ہی نہیں آیا اور نہ ہی ایکس پوائنٹ میں کوئی مشکوک آدمی آتے جاتے دیکھا گیا ہے"...... عمران نے ہنری کے لہجے میں کہا۔

" تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جینڈی کے فلیٹ سے چیف"...... عمران نے کہا۔

" فون جینڈی کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ جینڈی بول رہی ہوں"...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جینڈی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" جینڈی۔ تم زیرو گھاٹ پر پہنچ جاؤ۔ تم نے سپیشل زون میں اب رہنا ہے۔ سمجھ گئی ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ سمجھ گئی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" فون ہنری کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس چیف۔ میں ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے ہنری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہنری۔چیکنگ کرتے رہو اور جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے اڑا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔

"یہ کہاں بلا رہا ہے جینڈی کو"...... جولیا نے کہا۔

"کام بن گیا ہے۔لیبارٹری کے بارے میں ہارٹی نہیں جانتا اور نہ ہی ہنری۔صرف جینڈی جانتی ہے۔اس لئے ڈبل اے نے اپنے طور پر سوچا ہے کہ جینڈی کو لیبارٹری میں ہی رکھا جائے تاکہ یہ خطرہ ختم ہو جائے۔باقی پاکیشیائی ایجنٹ باہر ٹکریں مارتے ہیں مارتے رہیں۔کبھی نہ کبھی تو مارے ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آبدوز باہر آئے گی لیکن یہ زیرو گھاٹ ہے کہاں"...... صفدر نے کہا۔

"جزیرے کے مشرقی ساحل کی طرف گوداموں کے ساتھ"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان آفس کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... نوجوان نے سلام کر کے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو روجر"...... باس نے خشک لہجے میں کہا تو آنے والا نوجوان خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے جزیرے ٹوگیو کی صورت حال خاصی گڑبڑ لگ رہی ہے اور اسی لئے میں پریشان ہوں"...... باس نے کہا۔

"کیسی گڑبڑ باس"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری سے اپنے سائنس دان کو واپس حاصل کرنے کی غرض سے ٹوگیو جزیرے

پر پہنچ چکی ہے۔یہاں ہنری کے ذریعے سپر چیکنگ نظام قائم کر دیا گیا تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت بھی یہاں کام نہ کر سکیں لیکن ابھی ابھی ہنری کا فون آیا ہے کہ ہارٹی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔اس پر تشدد بھی کیا گیا ہے۔یقیناً یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہو گا۔ گو ہارٹی کو لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں تھا اور نہ ہی ہنری کو ہے لیکن جینڈی کو بہرحال علم ہے۔چنانچہ ہنری نے جینڈی کے ذریعے مجھے کال کیا اور میں نے جینڈی کو یہاں کال کر لیا ہے تاکہ یہ خدشہ ختم ہو جائے کہ وہ لوگ جینڈی کے ذریعے لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہ کر سکیں جبکہ ہنری کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی چیکنگ کو مزید سخت کر دے"...... باس نے کہا۔

"ٹوگیو میں سپر چیکنگ کے باوجود پاکیشیائی ایجنٹ ہارٹی تک کیسے پہنچ گئے باس"...... روجر نے کہا۔

"یہی خدشہ تو میرے ذہن میں ابھرا ہے کہ اس قدر سخت ترین چیکنگ کے باوجود وہ اس انداز میں کام کر رہے ہیں کہ جیسے ہر قسم کی چیکنگ سے بالاتر ہوں۔اس طرح تو وہ لیبارٹری تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور لیبارٹری تک ان کا پہنچنا تو ایک طرف اگر انہوں نے لیبارٹری کو ٹریس بھی کر لیا تو اے سیکشن نے ہمارے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دینے ہیں"...... باس نے کہا۔

"کیا سیکشن ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹوگیو پہنچ چکے ہیں"...... روجر نے کہا۔

"نہیں۔میں نے انہیں اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی ورنہ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے یہاں کوئی ٹیم بھیج دینی ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ ان ایجنٹوں کی لاشیں حاصل کر کے ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دوں"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ایسا ہونا بھی چاہئے۔لیکن باس۔اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کچھ کہنے کی جسارت کروں"...... روجر نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔تم میرے نمبر ٹو ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد فعال اور معروف ایجنٹ ہو اور ساتھ ساتھ انتہائی ذہین بھی ہو اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے۔تم کھل کر بات کرو"...... باس نے کہا۔

"باس۔جینڈی کو لیبارٹری میں کال کرنے کی بجائے فنش کرا دیں ورنہ یہاں کی لیبارٹری نہ بچ سکے گی"...... روجر نے کہا تو باس بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔کیا تم ہوش میں ہو"...... باس نے کہا۔

"اسی لئے میں بات نہ کر رہا تھا لیکن آپ نے خود ہی اجازت دی ہے کہ میں کھل کر بات کروں۔آپ میری بات سن لیں۔فیصلہ تو بہرحال آپ نے ہی کرنا ہے"...... روجر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کھل کر بات کرو روجر۔تم نے آخر کیا سوچ کر یہ بات کی

ہے"...... باس نے کہا۔

" باس۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس پارٹی تک پہنچ چکی ہے تو پھر ہنری اور جینڈی تک اس کا پہنچنا مشکل نہیں ہے اور جیسے ہی انہیں معلوم ہوا کہ جینڈی لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے تو انہوں نے اپنی کسی عورت کو جینڈی کے روپ میں یہاں بھیج دینا ہے۔ اس کے بعد آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر ہمارے خلاف کیا اقدام کر سکتا ہے"...... روجر نے کہا۔

" لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ پارٹی، ہنری کے بارے میں تو بتا سکتا ہے لیکن جینڈی کے بارے میں اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے اور پھر ہنری سے ہی میری بات ہوئی ہے اسی لئے میں نے جینڈی کو یہاں کال کیا ہے تاکہ خدشہ ختم ہو جائے"...... باس نے کہا۔

" آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو جانتے ہیں"...... روجر نے کہا۔

" اس کے بارے میں سنا تو بہت کچھ ہے۔ ذاتی طور پر نہیں جانتا"...... باس نے کہا۔

" جبکہ میں اس کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ یہ بے حد شاطر اور ذہین آدمی ہے اور کسی بھی لیبارٹری کو ٹریس کر لینے اور اس تک پہنچ جانا اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور آپ کو شاید معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ آوازیں بدل کر بولنے کا ماہر ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جینڈی یا ہنری نے آپ سے بات کی ہے وہ اصل نہ

ہوں بلکہ یہ بات چیت وہی عمران ہی کر رہا ہو"...... روجر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اس نے جینڈی سے پہلے ہی لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لیا ہے اور پھر مجھے کال کیا ہے۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ مجھ سے کیا جینڈی اور ہنری کی آوازیں نہ پہچانی گئی ہوں گی"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں باس۔ یہ ضروری نہیں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ درست ہو لیکن ہمیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہئے"...... روجر نے کہا تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جینڈی کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ جینڈی بول رہی ہوں"...... جینڈی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" کہاں موجود ہو تم اس وقت"...... باس نے کہا۔

" اپنے فلیٹ پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" لیکن میں نے تمہیں حکم دیا تھا"...... باس نے کہا۔

" لیکن وہاں تو میں رات کو ہی جا سکتی ہوں اور ابھی رات ہونے میں کافی وقت ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ تم فلیٹ پر ہی رہنا۔ میرا اسسٹنٹ روجر خود آکر تمہیں ساتھ لے جائے گا"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

" وہ سو فیصد جینڈی ہے ورنہ اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ لیبارٹری میں داخلے کے لئے رات کا وقت مقرر ہے "....... باس کلارک نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں چیکنگ کرا لوں "....... روجر نے کہا۔

" کیسے کراؤ گے "....... باس نے چونک کر کہا۔

" جس پلازہ میں جینڈی کا فلیٹ ہے اس پلازے کی مینجر میری دوست ہے ۔ میں اسے فون کر کے معلوم کرتا ہوں کہ جینڈی کب سے فلیٹ میں موجود ہے "....... روجر نے کہا تو باس نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ اسے ایسا کرنے کی اجازت دے رہا ہو۔ روجر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" گلیکسی پلازہ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" روبی سے بات کراؤ ۔ میں روجر بول رہا ہوں "....... روجر نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ روبی بول رہی ہوں "....... چند لمحوں بعد ہی ایک دوسری

نسوانی آواز سنائی دی ۔

" روجر بول رہا ہوں ہنی "....... روجر نے بڑے عاشقانہ سے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ ابھی تک میں تمہارے لئے ہنی ہوں ورنہ جتنے طویل عرصے سے تم غائب ہو میں تو سمجھی تھی کہ تم نے مجھے اپنی خصوصی لسٹ سے ہی نکال دیا ہے "....... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" تم تو ٹاپ آف لسٹ ہو۔ تم کیسے لسٹ سے نکل سکتی ہو۔ میری مصروفیات ہی ایسی ہیں کہ اب بھی نہیں آ سکتا۔ بہرحال جلد آ کر تمہارے تمام گلے شکوے دور کر دوں گا "....... روجر نے کہا۔

" ارے ۔ ابھی بھی کام باقی ہے۔ بہرحال بولو۔ کیوں کال کیا ہے "....... دوسری طرف سے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہارے پلازہ میں مس جینڈی رہتی ہیں "....... روجر نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں ۔ اس سے تمہارا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے "۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جو بات ہو رہی ہے یہ بھی کام کے سلسلے میں ہی ہے۔ تم یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ جینڈی کب سے اپنے فلیٹ میں موجود ہے ۔کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ہاں فلیٹس میں رہنے والوں کی آمدورفت کا باقاعدہ حساب اس طرح رکھا جاتا ہے جیسے سکول میں حاضری لگائی جاتی ہے "....... روجر نے کہا تو

دوسری طرف سے روبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" کوئی گڑبڑ ہو تو پولیس یہی بات پوچھتی ہے اس لئے مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال میں معلوم کرتی ہوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ میں ہولڈ کرتا ہوں "....... روجر نے کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو روجر ۔ کیا تم لائن پر ہو "....... تھوڑی دیر بعد ہی روبی کی آواز سنائی دی۔

" یس "....... روجر نے کہا۔

" مس جینڈی آج دس بجے فلیٹ سے نکل کر گئی ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی "....... دوسری طرف سے روبی کی آواز سنائی دی تو روجر اور باس دونوں بے اختیار اچھل پڑے ۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا یہ ریکارڈ نامکمل ہے "....... روجر نے کہا۔

" نہیں ۔ اس معاملے میں ہم بے حد محتاط رہتے ہیں ورنہ پولیس ہمارا کہاں کہنا مانتی ہے "....... روبی نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس جینڈی کے فلیٹ کی ماسٹر کی تو ہو گی "....... روجر نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم خود وہاں جاؤ اور فلیٹ کو کھول کر صرف اتنی چیکنگ کرو کہ

کیا واقعی جینڈی وہاں موجود ہے یا نہیں ۔ یہ انتہائی ضروری ہے "۔ روجر نے کہا۔

" اوکے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنی دیر میں ہو جائے گی یہ چیکنگ "....... روجر نے کہا۔

" دس منٹ لگیں گے "....... روبی نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گا "....... روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے روجر ۔ جینڈی یہ سپیشل فون فلیٹ سے باہر لے کر نہیں جاتی ۔ اس کال کا مطلب یہی ہے کہ وہ وہاں موجود ہے "....... باس نے کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا باس "....... روجر نے جواب دیا اور پھر دس منٹ بعد روجر نے ایک بار پھر روبی سے رابطہ قائم کیا۔

" کیا رپورٹ ہے روبی "....... روجر نے روبی سے پوچھا۔

" وہی جو میں نے پہلے بتایا ہے ۔ فلیٹ لاکڈ ہے ۔ ویسے میں نے تالا کھول کر اندر سے چیک بھی کر لیا ہے ۔ جینڈی فلیٹ میں نہیں ہے "....... روبی نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ شکریہ "....... روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ باس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ تو ممکن ہی نہیں

ہے"....... باس نے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ پارٹی کو کہاں ہلاک کیا گیا ہے"....... روجر نے کہا۔

"ایکس پوائنٹ پر۔ مگر کیوں"....... باس نے کہا۔

"کیا آپ کو اطلاع ہنری نے دی تھی"....... روجر نے کہا۔

"ہاں۔ اوہ۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو ایسی بات نہیں ہے۔ ہنری جینڈی کے فلیٹ پر نہیں اور پھر اس نے سپیشل فون پر مجھ سے بات کی ہے"....... باس نے کہا۔

"ہنری سے آپ کا رابطہ کس نمبر پر ہوتا ہے"....... روجر نے کہا تو باس نے نمبر بتا دیا۔ روجر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنری یار"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں روجر بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ"....... روجر نے کہا۔

"باس ہنری تو کئی گھنٹوں سے کہیں گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی نہیں ہوئی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ اکیلے گئے ہیں یا کوئی اور بھی ان کے ساتھ تھا"....... روجر نے کہا۔

"انہوں نے مس جینڈی کو کال کیا تھا اور پھر وہ مس جینڈی کے

ساتھ چلے گئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"....... روجر نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

"ایکس پوائنٹ کا نمبر کیا ہے باس"....... روجر نے کہا تو باس نے نمبر بتا دیا۔ روجر نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال رسیو ہی نہیں کی تو روجر نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رینڈل بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں رینڈل"....... روجر نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پارٹی کا ایکس پوائنٹ تمہارے قریب ہی ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہوا ہے"....... روجر نے کہا۔

"ہاں۔ میں وہاں کئی بار گیا ہوں۔ کیوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم وہاں جاؤ اور چیک کرو کہ وہاں کے حالات کیا ہیں۔ تم کتنی دیر میں وہاں پہنچ جاؤ گے"....... روجر نے کہا۔

"دس منٹ میں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہیں دس منٹ بعد فون کروں گا"....... روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ باس اب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

پھر دس منٹ بعد روجر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایکس پوائنٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پہلے تو جب اس نے کال کی تھی تو کسی نے فون ہی اٹنڈ نہیں کیا تھا لیکن اس بار فوراً رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بے حد محتاط ہے۔

"روجر بول رہا ہوں رینڈل"...... روجر نے کہا کیونکہ وہ رینڈل کی آواز پہچان گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ روجر۔ یہاں تو غضب ہو چکا ہے۔ ہنری، جینڈی اور ہارٹی تینوں کی لاشیں تہہ خانے میں پڑی ہوئی ہیں جبکہ یہاں موجود بلیک اور اس کا ایک ساتھی بھی لاشوں میں تبدیل ہو چکا ہے"۔ دوسری طرف سے رینڈل نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... روجر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں روجر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تم واپس چلے جاؤ"...... روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ کیسے ہو گیا ہے۔ ابھی تمہارے سامنے میری جینڈی سے بات ہوئی ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ باس نے کہا تو روجر بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کو میری بات بری لگی تھی باس۔ اب تو آپ کو یقین آ گیا کہ یہ سب کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے۔ جینڈی کی بجائے وہ عمران آپ سے بات کر رہا تھا اور اب رات کو زیرو گھاٹ پر آپ کو جینڈی کی بجائے اس کی ساتھی عورت ملے گی"...... روجر نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہنری بھی پہلے ہلاک ہو گیا تھا اور ہنری کی آواز میں وہی عمران ہی کال کر رہا تھا۔ پھر تو معاملہ انتہائی خطرناک ہے۔ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو فوری اطلاع دینی ہو گی"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ میرا بھی یہی مشورہ ہے ورنہ سیکشن ہیڈ کوارٹر آپ کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لے سکتا ہے"...... روجر نے کہا۔

"اوکے۔ میں بات کرتا ہوں۔ تم بیٹھو۔ تمہارے سامنے بات کرتا ہوں"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک کارڈلیس فون پیس باہر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔ کئی بار ایسا کرنے کے بعد اس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہو گیا اور اس کے بعد طویل کوڈ دوہرائے گئے۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی گئی ہے"...... چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

"چیف۔ انتہائی اہم اطلاعات ہیں"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کھل کر کام کر رہے ہیں اور تمہارا سپر چیکنگ نظام ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا۔ ویری بیڈ"۔ چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ کی بات درست ہے"...... باس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم لیبارٹری کو سیلڈ کر دو اور جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں تم نے لیبارٹری کو کسی صورت بھی اوپن نہیں کرنا۔ میں سپر ایجنٹ ٹوگیو بھیج دیتا ہوں۔ وہ ان سے خود ہی نمٹ لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... باس نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"لیبارٹری کو سیلڈ کر دو روجر اور ہر طرف ریڈ الرٹ کر دو"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن آپ نے بھی سوائے چیف کے اور کسی سے فون پر بات نہیں کرنی ورنہ وہ عمران کسی نہ کسی انداز میں آپ کو چکر دے جائے گا"...... روجر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مین کنکشن ہی آف کر دینا"...... باس نے کہا تو روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس نے ہنری کے خاتمے کے بعد ہنری کی آواز میں اس کے اسسٹنٹ مارٹن کو کال کر کے چیکنگ ختم کرا دی تھی اس لئے وہ اب پوری طرح مطمئن تھے۔ جینڈی کا سپیشل فون عمران کے پاس ہی تھا اور جینڈی کے نام کلارک کی آنے والی کال بھی اس نے اپنی اس رہائش گاہ پر ہی سنی تھی اور چونکہ کلارک نے کہا تھا کہ جینڈی فلیٹ میں ہی رہے۔ وہ اپنا آدمی بھیج رہا ہے اس لئے عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ جولیا کو جینڈی کی جگہ اس فلیٹ پر پہنچا دیا جائے تاکہ جولیا لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں اپنا کام کر سکے لیکن اس سے پہلے کہ وہاں تک بات پہنچتی اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بارٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ آپ کو اس عمارت کے بارے میں رپورٹ دینی تھی جس کی نگرانی کا آپ نے مجھے ٹاسک دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم پر ہم اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں اور اس کا فون بھی ہم چیک کر رہے ہیں ۔ جب سے ہم نے یہ کام شروع کیا ہے فون خاموش رہا اور کوئی آدمی وہاں نہیں گیا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجتی رہی لیکن اسے اٹنڈ نہیں کیا گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد ہی ایک آدمی وہاں پہنچا اور اندر چلا گیا۔ پھر فون کی گھنٹی بجی اور اس آدمی نے فون رسیو کیا۔ اس آدمی نے اپنا نام رینڈل بتایا۔ دوسری طرف بات کرنے والا راجر تھا۔ رینڈل نے اسے بتایا کہ تہہ خانے میں ہنری، مارٹی اور جینڈی کی لاشیں موجود ہیں جبکہ بلیک اور اس کے ایک آدمی کی لاشیں بھی موجود ہیں ۔ اس پر روجر نے اسے واپس جانے کا کہا اور وہ فون آف کر کے چلا گیا"۔ دوسری طرف سے تفصیل بتائی گئی۔

"کیا تم نے یہ گفتگو ٹیپ کی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ ٹیپ مجھے فون پر ہی سنوا دو"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں

کی خاموشی کے بعد ٹیپ چل پڑی اور عمران خاموش بیٹھا گفتگو سنتا رہا۔

"اوکے ۔ اب تم نگرانی ختم کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"یہی کہ تم جینڈی نہیں بن سکی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ساری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہم اس انداز میں وہاں نہیں جا سکتے۔ لیکن لیبارٹری کا تو ہمیں علم ہو چکا ہے۔ ہم اپنے طور پر تو کارروائی کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے آبدوز کی ضرورت پڑے گی اور آبدوز ہم کہیں سے بھی حاصل نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ان گوداموں کے ذریعے راستہ بنایا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یقیناً وہاں ریڈ بلاکس کی دیواریں ہوں گی ۔ اس بارے میں کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اب یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر یہاں اپنے ایجنٹ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے عمران صاحب کہ یہ سارا سیٹ اپ ہنری کے بعد سیکشن انچارج کلارک کا اپنا تھا لیکن اب اسے لازماً سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دینا پڑے گی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اسے لیبارٹری سیلڈ کرنے کا حکم دے دینا ہے اور اپنے ایجنٹ بھی فوری طور پر یہاں بھجوا دینے ہیں۔ اس کے علاوہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے پاس اور کوئی لائحہ عمل ہی نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہارا ذہن واقعی گہرائی میں سوچتا ہے۔ لیکن ہم ایجنٹوں کے انتظار میں یہاں تو نہیں بیٹھ سکتے۔ ہمیں اپنے طور پر کام کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم وی ایس ٹائپ غوطہ خوری کے لباس حاصل کر لیں۔ ان کے ذریعے ہم بغیر آبدوز کے بھی سمندر کی گہرائی میں پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اول تو یہ خصوصی لباس یہاں دستیاب نہیں ہوں گے۔ دوسری بات یہ کہ صرف وہاں تک پہنچ جانا ہی ہمارا مقصد نہیں بلکہ ہم ان کے ٹارگٹ میں آجائیں گے اور وہ بڑی آسانی سے ہمیں ہلاک کر دیں گے۔ اب ہمیں اس لیبارٹری کا کوئی اور خفیہ راستہ تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آخری حل یہی ہے کہ اس سیکشن انچارج کلارک کو چکر دیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی

جیب سے وہ سپیشل فون نکال لیا جو جینڈی کا تھا۔ اس نے اسے آن کیا لیکن باوجود شدید کوشش کے جب دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تو عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"انہوں نے رابطہ ہی آف کر دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی لیبارٹری سیلڈ کر دی گئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بارٹی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بارٹی کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک اور کام تمہارے ذمے لگانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بتائیں"...... بارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹوگیو جزیرے کے مشرقی علاقے میں اسلحہ کے بڑے بڑے گودام ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ گودام بارٹی گروپ کے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ سٹورز کب تعمیر ہوئے ہیں اور ان کے نقشہ جات کس نے تیار کئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن آپ کا اصل مقصد کیا ہے آپ وہ

بتائیں۔ہو سکتا ہے کہ آپ کا کام بہتر انداز میں ہو جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سٹورز کے نیچے ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔اس لیبارٹری میں ایک خفیہ تنظیم نے ہمارے ملک کے سائنس دان کو اغوا کر رکھا ہے۔ہم نے اس سائنس دان کو برآمد کرنا ہے"....... عمران نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری اور ان گوداموں کے نیچے۔یہ کیسے ممکن ہے مسٹر مائیکل۔آپ کو یقیناً غلط اطلاع دی گئی ہے"....... دوسری طرف سے بارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اطلاع حتمی ہے"....... عمران نے کہا تو کچھ دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"ٹھیک ہے مسٹر مائیکل۔میں پہلے آپ کی اطلاع کی چیکنگ کر لوں پھر بات ہو گی۔آپ نصف گھنٹہ انتظار کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ نصف گھنٹے میں کیسے معلومات حاصل کر لے گا"....... جولیا نے کہا۔

"یہ انتہائی باوسائل اور ہوشیار آدمی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ معلومات بھی حاصل کر لے گا اور چونکہ اس کی معلومات کو میں نے چیلنج کر دیا ہے اس لئے اب یہ ہمارے لئے زیادہ بہتر انداز میں

کام کرے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔یہ لیبارٹری بلیک تھنڈر کی ہے اور بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے لیکن یہاں ٹوگیو میں مجھے ایسے احساس ہو رہا ہے جیسے یہ لیبارٹری بلیک تھنڈر کی نہ ہو"....... صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری واقعی بلیک تھنڈر کی ہے اور اس کے اے سیکشن کے تحت ہے۔جہاں تک تمہارے احساس کا تعلق ہے تو اس کی وجہ دوسری ہے کیونکہ ابھی تک ہماری چیکنگ نہیں ہو سکی ورنہ یہاں ٹوگیو میں جس انداز میں چیکنگ کی جا رہی ہے اگر ہم مار کو جزیرے کے راستے اور اصل کاغذات کے ساتھ یہاں داخل نہ ہوتے تو شاید چند قدم بھی نہ اٹھا سکتے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نصف گھنٹے تک وہ بیٹھے اسی طرح باتیں کرتے رہے۔آدھے گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک ہاتھ سے رسیور اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"بارٹی بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے بارٹی کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔آپ کی اطلاع درست ثابت ہوئی

ہے۔ مجھے واقعی حیرت ہے کہ لیبارٹری یہاں ہے اور میرے آدمیوں کی نظروں سے کیسے اوجھل رہ گئی حالانکہ میرا ہمیشہ یہی دعویٰ رہا ہے کہ ٹوکیو میں اڑنے والی مکھی بھی میری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتی"...... بارٹی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ لیبارٹری ایسی تنظیم کی ہے بارٹی کہ اسے اوجھل ہی رہنا چاہئے تھا۔ اس میں تمہارے یا تمہارے آدمیوں کی کوئی کوتاہی نہیں ہے۔ بہرحال اب بتاؤ کہ تم نے نقشوں کے بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مقصد شاید ان گوداموں کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہونے کا ہے"...... بارٹی نے کہا۔

"نہیں ۔ ایسی لیبارٹریاں مخصوص میٹریل سے بنائی جاتی ہیں اس لئے ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسی لیبارٹریوں کے ایک سے زیادہ راستے رکھے جاتے ہیں۔ خاص طور پر لیبارٹری میں ہیوی مشینری پہنچانے یا تبدیل کرنے کے لئے ضرور کوئی راستہ ان گوداموں سے ہی رکھا گیا ہو گا۔ میں اس راستے کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں نقشے آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔ ایک گھنٹے کے اندر میرا آدمی نقشے آپ کو دے جائے گا۔ کوڈ میرا نام ہو گا"۔ بارٹی نے کہا۔

"ایک کام اور بھی تم نے کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... بارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"جس تنظیم کی یہ لیبارٹری ہے اس کا نام بلیک تھنڈر ہے۔ اس کے اے سیکشن کے تحت یہ لیبارٹری ہے اور یقیناً اب سیکشن ہیڈ کوارٹر اپنے ٹاپ سپر ایجنٹ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجے گا۔ کیا تمہارے آدمی انہیں ٹریس کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ان کے بارے میں معلومات کہاں سے ملیں گی"۔ بارٹی نے کہا۔

"معلومات فی الحال نہیں ہیں لیکن یہ تربیت یافتہ لوگ ہوں گے اور ایسے لوگ اپنی مخصوص حرکات و سکنات اور خصوصاً دوسروں کو دیکھنے کے انداز سے پہچانے جاتے ہیں۔ ایجنٹوں کی یہ عادت سی بن جاتی ہے کہ یہ ہر شخص کو اس انداز میں غور سے دیکھتے ہیں کہ جیسے یہ ان کا دشمن ہو۔ چاہے یہ دیکھنا ایک لمحے کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال ان کے دیکھنے کا انداز یہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیتا ہوں۔ مشکوک افراد کی وہ نگرانی کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں ٹریس کر لیں گے"...... بارٹی نے کہا۔

"اوکے ۔ مجھے رپورٹ ضرور دینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو صوفے پر بیٹھا ہوا نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیب کی طرف گیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کا ہاتھ اسی تیزی سے واپس اپنی جگہ پر پہنچ گیا کیونکہ کمرے میں ایک نوجوان سمارٹ اور خوبصورت لڑکی داخل ہو رہی تھی۔ اس کے بال مردانہ انداز میں کٹے ہوئے تھے۔ اس نے جینز کی چست پینٹ اور براؤن چمڑے کی انتہائی جدید انداز کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا جس نے اس کے چہرے کے خدوخال کو مزید نمایاں کر دیا تھا۔

" ارے جوزی تم اور اس انداز میں۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی عاشق پیچھے لگ گیا ہے "...... نوجوان نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہیں کال نہیں آئی۔ سپیشل کال "...... آنے والی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو نوجوان بے اختیار

اچھل پڑا۔

" سپیشل کال۔ نہیں۔ کیا مطلب۔ کیا تم سپیشل کال کی وجہ سے آئی ہو "...... نوجوان نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں کلب میں تھی کہ اچانک سپیشل کال آئی اور میں دوڑتی ہوئی یہاں پہنچ گئی "...... جوزی نے کہا اور صوفے پر نوجوان کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو نوجوان کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر کھڑا ہوا اور دوڑتا ہوا سامنے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے آلے کا رخ دیوار کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر تیز روشنی کا نقطہ سا نظر آیا جو چند لمحے گھومتا رہا پھر تیزی سے پھیل کر سکرین کے انداز میں بن گیا جبکہ جوزی نے اس دوران اٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے نہ صرف لاک کر دیا بلکہ اس نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر آکر وہ صوفے پر اس نوجوان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ نوجوان نے آلے کو آن کرنے کے بعد سامنے میز پر رکھ دیا تھا۔ دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک میزائل فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک نقاب پوش کا چہرہ

سکرین پر نظر آنے لگا جس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ موجود تھا۔

" اے ون کالنگ "...... نقاب پوش کے سرہلانے پر کمرے میں ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس چیف ۔ میں بیکال ہوں اور میرے ساتھ جوزی موجود ہے "...... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت ٹوکیو میں موجود ہے اور ان کا سربراہ علی عمران ہے۔ وہاں سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق وہاں سپر چیکنگ کا مکمل نظام قائم کیا گیا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے نہ صرف یہ نظام بے کار کر دیا ہے بلکہ وہاں موجود اس سے متعلق تمام اہم آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے "...... نقاب پوش نے سرد لہجے میں کہا۔

" ان کا مقصد چیف "...... بیکال نے کہا۔

" ہمارے سیکشن نے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے ٹوکیو میں موجود خفیہ لیبارٹری میں پہنچایا ہے۔ یہ لیبارٹری اس قدر خفیہ ہے کہ خود ٹوکیو میں مستقل رہنے والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور ٹوکیو پہنچ گئے ہیں۔ لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج کلارک نے اپنے طور پر ان کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا اس لئے میں نے لیبارٹری سیلڈ کرا دی ہے اور تمہیں کال کیا ہے کہ تم اے سیکشن کے سپر ٹاپ ایجنٹ ہو اور کسی صورت بھی تم ان لوگوں

سے کم نہیں ہو۔ تم فوری طور پر ٹوکیو پہنچو اور اس گروپ کا خاتمہ کر دو۔ کیا تم ان کے بارے میں تفصیل جانتے ہو "...... چیف نے کہا۔

" صرف سنی سنائی باتوں کا علم ہے چیف "...... اس بار بیکال نے کہا۔

" تم ایئر پورٹ پہنچو۔ تمہیں وہاں فائل مل جائے گی۔ راستے میں تم اس فائل کا مطالعہ کر سکتے ہو لیکن میری بات سن لو کہ انہیں کسی طرح بھی عام ایجنٹ نہ سمجھنا۔ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور خاص طور پر عمران جو بظاہر ایک معصوم سا آدمی دکھائی دیتا ہے لیکن وہ حد درجہ شاطر، تیز، ذہین اور مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ بے شمار بڑے بڑے ایجنٹ اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ بی ٹی ہیڈ کوارٹر نے اسے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے تاکہ جب بی ٹی پوری دنیا پر حکومت قائم کرے تو یہ شخص بی ٹی کا ایجنٹ بن سکے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سے پہلے بی ٹی کے دوسرے سیکشنوں کے بے شمار ٹاپ سپر اور گولڈن ایجنٹ اس سے ٹکرا کر ختم ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ اس نے ایک پورا سیکشن ہی تباہ کر دیا تھا۔ میں نے یہ ساری باتیں تمہیں صرف اس لئے بتائی ہیں کہ تمہیں ان لوگوں کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے ورنہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں ہر لحاظ سے اس کا خاتمہ کرنے کے اہل ہو اور آخری بات یہ بھی سن لو کہ تم نے وہاں جا کر وقت ضائع نہیں کرنا کیونکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

انتہائی برق رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم پلاننگ بناتے رہ جاؤ اور وہ لوگ لیبارٹری سے اپنا سائنس دان نکال کر لے جائیں"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہم آپ کی بات سمجھ گئے ہیں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ہم سے بچ کر نہ جا سکیں گے لیکن ایسی صورت میں ہمیں انہیں ٹریس کرنے کے لئے اساپر سسٹم کا استعمال کرنا پڑے گا"...... بیکال نے کہا۔

" اساپر سے یہ لوگ چیک نہیں ہو سکیں گے کیونکہ عمران میک اپ کا ایسا ماہر ہے کہ اس کا میک اپ دنیا کا کوئی میک اپ واشر چیک نہیں کر سکتا اور نہ ہی میک اپ چیک کرنے والے کیمرے اسے چیک کر سکتے ہیں اس لئے اساپر سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ البتہ میں نے انہیں ٹریس کرنے کے لئے ٹی ریز سسٹم سیٹلائٹ میں پہنچانے کا حکم دے دیا ہے۔ ان ریز کی مدد سے تم آسانی سے انہیں ٹریس کر لو گے کیونکہ ٹوکیو چھوٹا سا جزیرہ ہے اور وہاں ایشیائیوں کی تعداد بے حد کم ہو گی جبکہ یہ گروپ کی صورت میں وہاں موجود ہیں"...... چیف نے کہا۔

" لیکن ٹی ریز بھی تو میک اپ کے ذریعے ہی چیکنگ کرنے والا ریز ہیں چیف"...... بیکال نے کہا۔

" نہیں۔ یہ اس سے بہت آگے کی ایجاد ہے۔ اس کا صرف ایک استعمال تمہیں معلوم ہے۔ اس کا ماسٹر کمپیوٹر بے شمار انداز میں کام

کرتا ہے۔ میں نے اس ماسٹر کمپیوٹر میں وہ سیکشن آن کر دیا ہے جو اس ریز کو استعمال کرتا ہے جن سے صرف ایشیائی افراد چیک ہو سکتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

" صرف ایشیائی افراد۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف اور اگر انہوں نے مقامی میک اپ کر رکھا ہو تو پھر"...... بیکال نے کہا۔

" ایشیائی، یورپی اور ایکریمین افراد کے درمیان جسمانی کیمسٹری کے لحاظ سے انتہائی فرق ہوتا ہے کیونکہ ایشیا گرم علاقہ ہے جبکہ یورپ اور ایکریمیا نسبتاً سرد علاقے ہیں۔ بہرحال یہ کام سائنس دانوں کا ہے کہ انہوں نے کس طرح اس فرق کو چیک کرنے کے لئے خصوصی ڈیوائس پر کام کیا ہے۔ تم جب ٹی ریز کمپیوٹر کو آن کرو گے تو ٹی ریز پورے ٹوکیو پر پھیل جائیں گی اور پھر جہاں جہاں جتنے بھی ایشیائی افراد موجود ہوں گے ان کی نشاندہی ہو جائے گی۔ تم نے صرف گروپوں کی چیکنگ کرنی ہے اور گروپ میں جتنے لوگ بھی موجود ہوں گے ان سب کو بلا کسی توقف کے گولیوں سے اڑا دینا۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی"...... چیف نے کہا۔

" وہاں ٹوکیو میں ہم سے تعاون کون کرے گا"...... بیکال نے کہا۔

" وہاں فلیک کلب ہے۔ اس کا مالک فلیک ہے جس کا ٹوکیو میں انتہائی مضبوط گروپ ہے۔ فلیک تمہارے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر خود موجود ہو گا۔ اس تک تمہاری تصویریں پہنچا دی گئی

ہیں اس لئے وہ خود ہی تم سے مل لے گا۔ تمہارے لئے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحے کا انتظام وہ پہلے ہی کر چکا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کام کرے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام فوری ہو جائے گا"۔ بیکال نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں چند سوالات کرنا چاہتی ہوں"...... اچانک جوزی نے کہا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ آپ نے کہا ہے کہ اس عمران کو ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں تو ہم اسے ہلاک بھی نہیں کر سکتے"...... جوزی نے کہا تو ساتھ بیٹھا ہوا بیکال بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے اچھا سوال کیا ہے جوزی۔ ہیڈ کوارٹر نے اتنی گنجائش دے رکھی ہے کہ اگر عمران کسی سیکشن یا کسی اہم پراجیکٹ کے لئے یقینی خطرہ بن جائے تو اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یہ لیبارٹری ہمارے لئے انتہائی اہم ہے اور عمران نے صرف اپنا سائنس دان ہی واپس نہیں لے جانا بلکہ اس نے لیبارٹری بھی تباہ کر دینی ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے دی گئی گنجائش استعمال کی جا سکتی ہے"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف۔ آپ بے فکر رہیں"...... جوزی نے کہا۔

"اوکے۔ انتہائی تیزی سے کام کرنا اور انہیں معمولی سا موقع بھی نہ دینا"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین یکلخت سمٹ کر پہلے نقطہ بنی اور پھر روشنی کا یہ نقطہ بھی غائب ہو گیا تو بیکال نے سامنے پڑے ہوئے آلے کو اٹھا کر اسے آف کیا اور پھر اٹھ کر اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔

"چلو تیار ہو جاؤ۔ ہم نے ایئر پورٹ پہنچنا ہے"...... بیکال نے کہا تو جوزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ان کی کار ایئر پورٹ پہنچ چکی تھی۔ وہاں ایک آدمی ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ اس نے انہیں بتایا کہ چارٹرڈ طیارہ ٹوکیو جانے کے لئے تیار ہے اور وہ ان کے ساتھ جائے گا۔

"کیا وہ ٹی ریز آپریٹنگ مشین طیارے میں رکھ دی گئی ہے"۔ بیکال نے پوچھا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا تو بیکال اور جوزی دونوں اس کی رہنمائی میں طیارے کی طرف چل پڑے۔ طیارے میں انہیں دو فائلیں بھی اس آدمی نے جس کا نام راسکی تھا، دیں تو وہ دونوں ان فائلوں کے مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔

"حیرت ہے۔ یہ لوگ تو مافوق الفطرت لگتے ہیں"...... فائل پڑھ کر بند کرتے ہوئے جوزی نے کہا۔

"یہ ایشیائی لوگ پروپیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں"...... بیکال مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے فائل پڑھ کر اسے بند کر کے عقبی

سیٹ پر بیٹھے ہوئے راسکی کی طرف بڑھا دی۔

" نہیں بیکال۔ چیف نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد یہ پروپیگنڈہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو گا"...... جوزی نے کہا تو بیکال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آٹھ گھنٹوں کے طویل اور مسلسل سفر کے بعد وہ ٹوگیو ایئرپورٹ پر پہنچ گئے اور پھر جیسے ہی وہ باہر نکلے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک آدمی ان کی طرف بڑھا۔

" میرا نام فلیک ہے"...... اس آدمی نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں بیکال ہوں اور یہ میری ساتھی جوزی ہے۔ طیارے میں ٹی ریز آپریٹنگ مشین موجود ہے۔ وہ اتروا لو"...... بیکال نے کہا۔

" میرے آدمیوں نے اسے اتار لیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تفصیلی ہدایات مل چکی ہیں۔ آئیے میرے ساتھ"...... فلیک نے کہا اور پھر وہ دونوں اس آدمی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک گاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کار انہیں لے کر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فلیک تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر بیکال اور جوزی دونوں موجود تھے۔

" تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں"...... بیکال نے فلیک سے پوچھا۔

" سو کے قریب"...... فلیک نے جواب دیا۔

" اگر ہمیں وسیع پیمانے پر ٹوگیو میں فوری آپریشن کرنا پڑے تو

کیا تمہارا گروپ یہ کام کر لے گا"...... بیکال نے کہا۔

" جناب۔ میرا گروپ پورے ٹوگیو کے خلاف بھی کام کر سکتا ہے۔ چیف نے ویسے ہی مجھے اس کام کے لئے منتخب نہیں کیا"۔ فلیک نے جواب دیا تو بیکال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ فلیک نے کار روک کر مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا تو فلیک کار اندر لے گیا۔

" آئیے جناب"...... فلیک نے کار پورچ میں روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو بیکال اور جوزی بھی نیچے اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

" آپ تشریف رکھیں۔ میرا آدمی آپ کو شراب پیش کرے گا اور جب تک آپ شراب پیئیں گے ہم ٹی ریز آپریٹنگ مشین کو ایڈجسٹ کر لیں گے"...... فلیک نے کہا تو بیکال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فلیک کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں شراب کی ایک بوتل اور دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ٹرے ان دونوں کے سامنے میز پر رکھی اور واپس باہر چلا گیا۔ جوزی نے بوتل کھول کر شراب سے دونوں جام بھرے اور پھر وہ دونوں چسکیاں لے لے کر شراب پینے لگے۔ تھوڑی دیر بعد فلیک اندر داخل ہوا۔

"تشریف لائیں ۔ ٹی ریز ٹوگیو پر ایڈجسٹ کر دی گئی ہیں"۔ فلیک نے کہا تو بیکال اور جوزی دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر فلیک کی رہنمائی میں دوسری منزل پر موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے وہاں میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کی ایک تار کھڑکی سے نکل کر اوپر چھت کی طرف جا رہی تھی۔ مشین پر ایک چوڑی سی سکرین تھی۔ مشین کے سامنے تین کرسیاں موجود تھیں۔ فلیک نے بیکال اور جوزی کو بیٹھنے کا کہا اور پھر خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم پہلے بھی اسے آپریٹ کرتے رہے ہو"...... بیکال نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے اس کی خصوصی تربیت لی ہوئی ہے ۔ ہمارا پورا گروپ اس مشینری کی تربیت لے چکا ہے"...... فلیک نے کہا۔

"کیا تم اے سیکشن سے براہ راست متعلق ہو"...... جوزی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن ہمارا کام سیکشن ہیڈ کوارٹر کو مختلف نوعیت کی اطلاعات پہنچانا ہے اور ہیڈ کوارٹر کے حکم کی تعمیل کرنا ہے"۔ فلیک نے کہا۔

"یہ تار اوپر کہاں جا رہا ہے"...... بیکال نے پوچھا۔

"اس کا خصوصی ایریل اوپر چھت پر نصب کیا گیا ہے تاکہ ٹی ریز کو پھیلایا جا سکے"...... فلیک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں جیسے زندگی جاگ اٹھی۔ بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے ۔ اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر ٹوگیو کا تفصیلی نقشہ نظر آنے لگ گیا۔

"میں نے چار آدمیوں کے گروپ کو اس میں ایڈجسٹ کیا ہے۔ جہاں بھی چار یا چار سے زیادہ ایشیائی موجود ہوں گے سکرین پر ان کی نشاندہی ہو جائے گی"...... فلیک نے کہا۔

"تمہارا گروپ الرٹ ہے"...... بیکال نے کہا۔

"یس سر۔ وہ پوری طرح مسلح ہو کر مختلف پوائنٹس پر کاروں سمیت موجود ہیں۔ میں انہیں یہاں سے ٹرانسمیٹر پر احکامات دوں گا اور وہ فوری اس پر عمل کریں گے"...... فلیک نے کہا تو بیکال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر فلیک نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ مشین میں سے ہلکی سی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ کچھ دیر بعد سکرین کا رنگ ہلکا سا نیلا ہوتا چلا گیا۔

"ہلکا نیلا رنگ ٹی ریز کو ظاہر کر رہا ہے"...... فلیک نے کہا تو بیکال اور جوزی نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ چند لمحوں بعد جب پوری سکرین کا رنگ نیلا ہو گیا تو فلیک نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جگہ جگہ سرخ رنگ کے نقطے سے جلنے بجھنے لگے ۔

"یہ وہ مقامات ہیں جہاں ایشیائی گروپ موجود ہیں"...... فلیک

نے کہا۔

" ان کی تعداد تو کافی ہے۔ میرا خیال ہے کہ بیس کے قریب ہیں"...... فلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اب کیا حکم ہے"...... فلیک نے کہا۔

"اتنے سارے ٹارگٹ کیسے ہٹ ہوں گے اور ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہم مطلوبہ افراد کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں"...... بیکال نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ کے مطلوبہ افراد کا تعلق ایشیا کے کس ملک سے ہے"۔ فلیک نے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ کیوں۔ کیا اس بارے میں بھی معلوم ہو سکتا ہے"۔ بیکال نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" براعظم ایشیا بے حد وسیع علاقہ ہے۔ اس میں بے شمار ممالک آتے ہیں لیکن مختلف علاقوں میں مختلف قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ پاکیشیا اور کافرستان ایسے ممالک ہیں جو ان سب سے علیحدہ ہیں۔ ایسے ہی باچان اور دوسرے ممالک ہیں۔ وہ ان سے علیحدہ ہیں۔ ان میں ایسی تفریق موجود ہے کہ کافرستان اور پاکیشیا کے افراد کو علیحدہ چیک کیا جا سکتا ہے اور روسیاہ اور باچان میں رہنے والوں کو علیحدہ"۔ فلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ۔ یہ تو انتہائی جدید ترین ایجاد ہے"...... بیکال نے کہا تو فلیک نے اس مشین کے نیچے موجود ایک ناب کو آہستہ آہستہ

گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس ناب کے اوپر موجود ڈائل میں ہندسے سے بدلنے لگے۔ چند لمحوں بعد فلیک نے ہاتھ روکا اور ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے جھماکا سا ہوا اور پھر جب سکرین صاف ہوئی تو اب وہاں چار سرخ نقطے جل بجھ رہے تھے۔

" ان چار گروپس کا تعلق کافرستان اور پاکیشیا سے ہے جناب"...... فلیک نے کہا۔

" ہاں۔ ان کے خلاف آپریشن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان مقامات کا کیسے پتہ چلے گا جہاں یہ موجود ہیں"...... بیکال نے کہا تو فلیک نے ایک اور ناب کو گھمایا اور پھر ایک بٹن کو پریس کر دیا تو سکرین پر جھماکا ہوا اور سکرین میں ٹارگٹ پر چار مختلف پتے نظر آنے لگ گئے ان میں سے ایک ہوٹل گرانڈ تھا جبکہ باقی تین رہائشی کالونیوں کی کوٹھیوں کے ایڈریس تھے۔

" ہوٹل میں کافی لوگ ہوں گے۔ پھر"...... بیکال نے کہا۔

" اس کے بعد مزید کوئی ڈیوائس نہیں ہے"...... فلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہوٹل میں ہم خود آپریشن کریں گے۔ تم باقی تین کوٹھیوں کو میزائلوں سے اڑا دو"...... بیکال نے کہا تو فلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے اس نے ایک چھوٹا لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا اور رابطہ ہوتے ہی اس نے اپنے آدمی کو ایک

کوٹھی کا ایڈریس بتا کر پہلے اس کے اندر موجود افراد کی کارس ویوز کے ذریعے چیکنگ اور پھر اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑانے کا حکم دے دیا۔ اسی طرح اس نے باری باری تینوں کوٹھیوں کے ایڈریس بتا کر انہیں اڑانے کا حکم دے کر اس نے ٹرانسمیٹر ایک سائیڈ پر رکھ دیا اور مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔ سکرین پر ایک بار پھر ٹوکیو کا نقشہ اور اس پر جلتے بجھتے سرخ رنگ کے نقطے نظر آنے لگ گئے۔

" جیسے ہی ٹارگٹ ہٹ ہوگا نقطہ بجھ جائے گا"...... فلیک نے کہا تو بیکال اور جوزی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً بیس منٹ بعد اچانک ایک نقطہ بجھ گیا تو وہ تینوں چونک پڑے اور پھر ایک ڈیڑھ منٹ کے وقفے کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا نقطہ بھی غائب ہو گیا۔ اب صرف ایک نقطہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو فلیک نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ بریڈی کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ فلیک بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... فلیک نے کہا۔

" باس۔ ٹارگٹ کوٹھی میں چھ افراد موجود تھے جن میں تین عورتیں اور تین مرد تھے اور یہ چھ کے چھ ایشیائی تھے۔ کوٹھی کو

میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے اور یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ بریڈی نے کہا۔

" اوکے۔ اب تم واپس چلے جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... فلیک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر باری باری باقی دونوں ٹارگٹ کے بارے میں بھی رپورٹیں آ گئیں۔ دوسری کوٹھی میں دس افراد تھے اور یہ دس کے دس ایشیائی تھے جبکہ تیسری کوٹھی میں پانچ افراد تھے جن میں ایک عورت اور چار مرد تھے اور یہ ایکریمین تھے۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس تیسرے ٹارگٹ میں ہمارے مطلوبہ افراد تھے کیونکہ وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے"...... بیکال نے کہا۔

" یس سر"...... فلیک نے کہا۔

" اس کوٹھی کے بارے میں حتمی رپورٹ ملنی چاہئے۔ ہمیں خود وہاں جانا چاہئے"...... بیکال نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے آدمی معلوم کر سکتے ہیں"۔ فلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی کو ہدایت کر دی کہ اس کوٹھی پر جا کر رزلٹ معلوم کرے کہ وہاں موجود افراد ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں اور پھر ایک گھنٹے بعد رپورٹ آ گئی۔

" ٹونی بول رہا ہوں باس۔ اس کوٹھی سے پولیس کو کوئی لاش نہیں ملی۔ یہ کوٹھی خالی تھی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو

فلیک کے ساتھ ساتھ جوزی اور بیکال بھی یہ رپورٹ سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"لیکن فرینک نے تو رپورٹ دی تھی کہ کوٹھی میں پانچ افراد تھے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ پھر کوٹھی کیسے خالی ہو گئی۔ اوور"۔ فلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واپس جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... فلیک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیسے ہو گیا جناب۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔ فلیک نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد تھے اور وہ تمہارے آدمیوں کی چیکنگ کے بعد وہاں سے فوری طور پر نکل گئے"...... بیکال نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ میرے آدمیوں نے تو چیکنگ کے بعد فوری طور پر کوٹھی میزائلوں سے اڑا دی۔ پھر کیسے وہ نکل سکتے ہیں"...... فلیک نے کہا۔

"تم فرینک کو کال کر کے پوچھو کہ اس نے چیکنگ کے کتنی دیر بعد میزائل فائر کئے تھے"...... بیکال نے کہا تو فلیک نے ٹرانسمیٹر پر

فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ فلیک کالنگ۔ اوور"...... فلیک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ فرینک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرینک۔ تم نے ٹارگٹ کو چیک کرنے کے کتنی دیر بعد میزائل فائر کئے تھے۔ اوور"...... فلیک نے پوچھا۔

"دس منٹ بعد۔ کیوں باس۔ اوور"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی دیر کیوں لگ گئی تھی۔ اوور"...... فلیک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کارس ویوز کی وجہ سے ہم نے چار سو گز کے فاصلے سے چیکنگ کی تھی۔ وہاں سے ٹارگٹ تک پہنچنے اور پوزیشن لینے میں دس منٹ تو لگ ہی گئے تھے۔ لیکن کیا ہوا ہے باس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اوور"...... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی۔ اوور"...... فلیک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ وہاں پانچ افراد تھے۔ ایک عورت اور چار مرد اور وہ پانچوں ایک ہی کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اوور"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... فلیک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"دس منٹ تو بہت کم وقت ہے اور پھر انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کہاں اور کیسے غائب ہو گئے۔ ہمیں خود وہاں جانا ہو گا"...... بیکال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوزی بھی اٹھی جبکہ فلیک نے مشین آف کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیک کے ہمراہ اس کی کار میں مختلف سڑکوں سے گزر کر اس رہائشی کالونی میں پہنچ گئے جہاں کوٹھی کو تباہ کیا گیا تھا۔ وہاں پولیس نے گھیراؤ کیا ہوا تھا لیکن بیکال اور جوزی نے اپنے آپ کو پریس کا نمائندہ بتا کر آگے جانے کی اجازت حاصل کر لی اور پھر ایک بڑے افسر سے انہوں نے معلوم کر لیا کہ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ وہاں سے کوئی لاش نہیں ملی تو وہ ہونٹ چباتے ہوئے واپس آ گئے۔

"اب انہیں دوبارہ تلاش کرنا ہو گا"...... بیکال نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ جلتا بجھتا نقطہ تو بجھ گیا تھا۔ ریز چونکہ ان ایشیائیوں کو ہی چیک کر رہی تھی اس لئے اگر وہ زندہ ہوتے تو نقطہ تو نہ بجھتا اور اگر وہ وہاں سے نکل جاتے تو نقطہ بھی ساتھ ساتھ حرکت کرتا رہتا"...... جوزی نے کہا تو بیکال بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جوزی ویری گڈ پوائنٹ۔ فلیک تم بتاؤ یہ کیسے

ہوا"...... بیکال نے کہا۔

"مس جوزی کی بات درست ہے لیکن اس کے باوجود رزلٹ سامنے ہے"...... فلیک نے جواب دیا۔

"تو پھر دوبارہ کیوں نہ چیک کیا جائے۔ وہ ٹوگیو سے باہر تو نہیں جا سکتے"...... جوزی نے کہا تو اس بار بیکال اور فلیک دونوں نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائشی کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ بارٹی کے آدمی نے انہیں نقشے پہنچا دیئے تھے اور عمران ان نقشوں کو چیک کر چکا تھا لیکن نقشے اس کے لئے فضول ثابت ہوئے تھے کیونکہ ان گوداموں کے نقشوں میں کسی ایسے راستے کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی جسے عمران لیبارٹری کا خفیہ راستہ سمجھ لیتا اور اب وہ سب اس لیبارٹری میں داخل ہونے کے بارے میں مختلف پوائنٹس پر بحث کر رہے تھے کہ اچانک وہ سب ہی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ کمرے کی دونوں کھڑکیوں کے سفید شیشے چند لمحوں کے لئے یکلخت براؤن کلر کے ہوئے اور پھر سادہ ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کارس ویوز سے ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ جلدی نکلو یہاں سے۔ اٹھو جلدی فوراً"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر آئے اور پھر عمران درمیانی دیوار

پھلانگ کر ساتھ والی کوٹھی میں پہنچ گیا تو اس کے پیچھے باری باری اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی خالی تھی۔ وہ تیزی سے اس کا عقبی دروازہ کھول کر سڑک پر آئے اور آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر عقبی سڑک کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچے ہی تھے کہ یکلخت خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی وہ کوٹھی جس میں وہ موجود تھے میزائل برسنے لگے۔ میزائل سامنے کے رخ سے ہی برسائے جا رہے تھے اور چند لمحوں بعد ہی کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تو عمران اور اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے اس کوٹھی کو تباہ ہوتے دیکھتے رہے جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ موجود تھے۔

"علیحدہ علیحدہ ہو کر یہاں سے نکلو۔ ابھی پولیس نے گھیرا ڈال لینا ہے۔ تم لوگ ماؤنٹ گارڈن پہنچو لیکن وہاں بھی تم نے علیحدہ علیحدہ پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں کیونکہ اس بار یقیناً وہ موت کے منہ سے بال بال بچے تھے لیکن عمران کو یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ انہیں ٹریس کیسے کیا گیا۔ وہ گھوم کر ایک اور سڑک پر پہنچا جو تباہ ہونے والی کوٹھی کے سامنے سے گزرتی تھی۔ پولیس گاڑیوں کے سائرن دور سے سنائی دے رہے تھے۔ لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ عمران کچھ آگے جا کر ایک جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں۔

انہوں نے سڑک بند کر دی اور اپنی کارروائی شروع کر دی۔ عمران کے قریب اور افراد بھی کھڑے تھے۔ عمران کی تیز نظریں اس ساری کارروائی کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ کسی ایسے آدمی کو ٹریس کر رہا تھا جو تباہی کا رزلٹ معلوم کرنے کے لئے وہاں موجود ہو۔ لیکن ایسا کوئی آدمی اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے وہ لازماً اس کا نتیجہ بھی معلوم کریں گے اس لئے وہ خاموش کھڑا رہا۔ پھر کافی دیر بعد اچانک ایک کار ان کے قریب آ کر رکی اور ایک آدمی کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک پولیس آفیسر سے بات کی اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ عمران اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ آدمی اپنے انداز سے تربیت یافتہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران مڑ کر اس کی کار کے قریب جا کر ایک درخت کے موٹے تنے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آدمی واپس آ گیا۔ اس نے اپنی کار کے قریب رک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گیا۔ اس نے ڈیش بورڈ میں ہاتھ ڈال کر کچھ کیا۔

"ٹونی بول رہا ہوں باس۔ اس کوٹھی سے پولیس کو کوئی لاش نہیں ملی۔ یہ کوٹھی خالی تھی۔ اوور"...... عمران کے کانوں میں اس آدمی کی آواز پڑی۔ وہ ٹرانسمیٹر پر کال کر رہا تھا۔ چونکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز ہلکی تھی اس لئے وہ عمران تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد اس آدمی

نے کہا اور پھر اس کا ہاتھ ڈیش بورڈ سے باہر آ گیا اور اس نے کار سٹارٹ کرنا شروع کی ہی تھی کہ عمران بھی بجلی کی سی تیزی سے درخت کے تنے کی اوٹ سے باہر نکلا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"سپیشل پولیس۔ مجھے زیرو پوائنٹ پر ڈراپ کر دو۔ اٹ از پولیس سروس"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئیے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران گھوم کر دوسری سائیڈ پر آیا اور کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے کار موڑی اور پھر اسے آگے بڑھا دیا۔

"آپ صحافی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار رہائشی کالونی سے نکل کر ایک سڑک پر مڑ گئی۔

"کار روک دیں۔ میں نے یہیں اترنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر آپ نے تو زیرو پوائنٹ کا کہا تھا"...... اس آدمی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو یکلخت بجلی کی سی تیزی سے

حرکت میں آیا اور اس آدمی کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک
پوری قوت سے پڑا اور اوغ کی آواز نکالتا ہوا اس آدمی کا جسم یکلخت
ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران تیزی سے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا
اور اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ایک جھٹکے سے اس آدمی کو باہر کھینچ
کر اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اسے سیٹوں کے درمیان خالی
جگہ پر ڈال کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھ گیا۔ سڑک پر اکا دکا کاریں گزر رہی تھیں اور کسی نے اس کے
کام میں مداخلت نہ کی تھی۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور
پھر اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے لے جا کر ایک سائیڈ پر جاتی ہوئی
بائی روڈ پر موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے ایک جھنڈ میں پہنچ
گیا۔ اس نے کار اس جھنڈ کے اندر روکی اور نیچے اتر کر اس نے کار کا
عقبی دروازہ کھولا اور اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور
پھر اسے گھاس پر ڈال کر اس نے جھک کر اس کا ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ
ہٹائے اور سیدھا ہو کر اس نے پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ چند
لمحوں بعد وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس نے بے اختیار
جسم کو سمیٹ کر اٹھنا چاہا لیکن عمران نے گردن پر رکھے ہوئے پیر کو
آگے کی طرف موڑ دیا تو اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو
گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ٹونی۔ ٹونی۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہٹاؤ۔ یہ تو خوفناک عذاب
ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر اور تکلیف سے پر لہجے میں کہا۔
"کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ
ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔
"فلیک گروپ سے"...... ٹونی نے جواب دیا اور پھر چند سوالات
کے بعد عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے آگے موڑا تو ٹونی کا جسم زور
سے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔
عمران تیزی سے مڑا اور اس کار میں سوار ہو گیا۔ اس نے لاش کو
وہیں رہنے دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے فلیک کلب کی
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے کار کافی فاصلے پر چھوڑ دی اور
پیدل آگے بڑھتا چلا گیا۔ فلیک کلب ایک منزلہ عمارت پر مشتمل تھا
اور اس میں آنے جانے والے متوسط طبقے کے لوگ تھے۔ عمران ہال
میں داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک
نوجوان موجود تھا۔
"یس سر"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"فلیک سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔
"باس تو اپنے آفس میں موجود نہیں ہیں۔ آپ ماسٹر کینیڈی سے
مل لیں۔ وہ نمبر ٹو باس ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کہاں بیٹھتا ہے وہ"...... عمران نے کہا۔

" بائیں ہاتھ پر راہداری میں ان کا آفس ہے"...... نوجوان نے کہا تو عمران اس کا شکریہ ادا کر کے بائیں طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور میں نے فلیک سے ملنا ہے"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" باس تو موجود نہیں ہیں۔ آپ بتائیں کیا مسئلہ ہے"...... اس آدمی جس کا نام ماسٹر کینڈی تھا، نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسی سے بات کرنا تھی۔ کس وقت تک مل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

" ان کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ ہیں اور نجانے کب وہ واپس آئیں"...... ماسٹر کینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ ان سے فون پر رابطہ نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

" جی نہیں"...... ماسٹر کینڈی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" رات کو وہ اپنی رہائش گاہ پر تو مل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے جناب۔ رہائش گاہ پر تو جائیں گے"...... ماسٹر کینڈی نے جواب دیا۔

" رہائش گاہ کا فون نمبر بتا دیں۔ میں رات کو ان سے فون پر بات کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو ماسٹر کینڈی نے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ ہو سکتا ہے کہ کل آپ سے دوبارہ ملاقات ہو۔ پھر کھل کر باتیں ہوں گی"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ ماسٹر کینڈی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے رویے کی وجہ سے اس کے چہرے پر نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اچانک عمران کا بازو گھوما اور ماسٹر کینڈی چیختا ہوا کرسی پر گرا اور پھر کرسی کے گھوم جانے کی وجہ سے وہ گھومتا ہوا عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ نیچے اس انداز میں گرا تھا کہ اس کا جسم کرسی اور دیوار کے درمیان پھنس کر رہ گیا تھا جبکہ اس کی گردن عمران کی طرف تھی اور باقی جسم دوسری طرف۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔

" بولو کہاں ہے فلیک۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ مہمانوں کے ساتھ گیا ہے۔ مہمانوں کے ساتھ"۔ ماسٹر کینڈی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہو گیا تھا۔

" کون مہمان۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

" وہ۔ وہ۔ کارلو سے سیکشن ایجنٹ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ گئے ہیں"...... ماسٹر کینڈی نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کون ہیں یہ اور کہاں موجود ہیں۔ بولو ورنہ۔"
عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑ کر پھر پیچھے کرتے ہوئے غراکر کہا
تو ماسٹر کینڈی نے رک رک کر اور مختلف سوالات کے جواب میں جو
کچھ بتایا اس کے مطابق فلیک اور اس کا گروپ بی ٹی کے اے سیکشن
کے تحت کام کرتا ہے۔ کارلو سے دو ایجنٹ جن میں ایک مرد ہے
جس کا نام بیکال ہے اور دوسری عورت ہے جس کا نام جوزی ہے۔
پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے یہاں پہنچے ہیں اور فلیک نے
انہیں ایئرپورٹ سے رسیو کیا اور ان کا سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ
میں رہائش کا انتظام کیا ہے۔ فلیک ایئرپورٹ سے ہی ان کے ساتھ
ہے۔ اس کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی اور نہ ہی ماسٹر کینڈی کو یہ
معلوم تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ چنانچہ عمران نے جب
سمجھ لیا کہ ماسٹر کینڈی اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا تو اس نے پیر
کو مخصوص انداز میں موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ماسٹر کینڈی کے جسم
نے جھٹکا سا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے پیر ہٹایا اور تیز تیز
قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر
نکلا اور پھر وہ ہال میں پہنچا اور اطمینان سے کلب سے باہر آ گیا۔ کاؤنٹر
پر اس وقت وہ نوجوان موجود نہ تھا جس سے پہلے عمران کی ملاقات
ہوئی تھی۔ کلب سے باہر آ کر عمران پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک گلی کے سامنے سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ گلی
آگے جا کر بند ہو گئی تھی اور وہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود

تھے۔ عمران اس گلی میں داخل ہوا اور پھر ایک ڈرم کے پیچھے ہو کر اس
نے جیب سے ماسک میک اپ باکس نکالا۔ اس میں سے ایک
ماسک نکال کر اس نے اسے چہرے پر چڑھایا اور پھر دونوں ہاتھوں
سے اسے ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ مطمئن
ہو گیا کہ ماسک پوری طرح ایڈجسٹ ہو چکا ہے تو اس نے جیب میں
ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے مخصوص
لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز
سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ کال اٹنڈ کرنے والا صفدر ہے۔

"جیکب۔ اپنے ساتھیوں تک پیغام پہنچا دو کہ وہ سب علیحدہ
علیحدہ ہو کر سٹار کالونی پہنچیں۔ وہاں کوٹھی نمبر بارہ کے قریب رک
جائیں۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں لیکن وہاں بھی اکٹھے نہ ہوں بلکہ
علیحدہ علیحدہ رہیں۔ میں نے زیرو ماسک میک اپ کیا ہوا ہے۔ اوور
اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے
جیب میں ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ڈرم کی اوٹ سے نکل کر آگے
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فلیک، جوزی اور بیکال ایک بار پھر ٹی ریز مشین کے سامنے موجود تھے۔ فلیک مشین کو آپریٹ کر رہا تھا اور پھر سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر ایک نقطہ چمک رہا تھا۔

"یہ تو وہی ہوٹل والا پوائنٹ ہے"...... بیکال نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی ہے۔ باقی گروپ ختم ہو چکے ہیں"...... فلیک نے کہا۔

"لیکن کوٹھی تو خالی ہے۔ پھر یہ گروپ کیسے ختم ہو گیا"۔ بیکال نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"...... فلیک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں بتاتی ہوں۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گئی کہ سکرین انہیں کیوں شو نہیں کر رہی"...... اچانک جوزی نے چونک کر کہا۔

"کیا سمجھ گئی ہو"...... بیکال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کمپیوٹر میں گروپ چیکنگ کو فیڈ کیا گیا ہے اور یہ لوگ کوٹھی سے نکل کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہوں گے اس لئے چیکنگ ختم ہو گئی اور نقطہ غائب ہو گیا"...... جوزی نے کہا تو بیکال کے ساتھ ساتھ فلیک کے چہرے پر بھی جوزی کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو جوزی۔ تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں ورنہ میں تو مر جانے کی حد تک پاگل ہو رہا تھا کہ وہ لوگ زندہ بھی ہیں اور سکرین پر بھی نہیں آ رہے۔ اب مسئلہ حل ہوا۔ لیکن وہ کہیں نہ کہیں تو اکٹھے ہوں گے بلکہ اب تک اکٹھے ہو جانا چاہئے تھا انہیں"...... بیکال نے کہا۔

"ہاں۔ لازمی بات ہے اس لئے چیکنگ جاری رکھنی چاہئے"۔ جوزی نے کہا تو بیکال اور فلیک نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس ہوٹل والے گروپ کا کیا کیا جائے"...... چند لمحوں بعد فلیک نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ وہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہیں۔ ہمارے مطلوبہ لوگ یہی ہیں جو نکل گئے ہیں۔ ایک تو یہ میک اپ میں ہیں اور دوسرا ان کا اس طرح نکل جانا بتاتا ہے کہ یہ عام لوگ نہیں ہیں"...... بیکال نے جواب دیا تو فلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اچانک سکرین پر ایک نقطہ سا چمک اٹھا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

" ماؤنٹ گارڈن ۔ اوہ ۔ تو یہ لوگ وہاں سے نکل کر ماؤنٹ گارڈن آگئے ہیں"...... فلیک نے نقشے پر جگہ کا نام پڑھتے ہوئے کہا جہاں نقطہ چمک رہا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد نقطہ ایک بار پھر غائب ہو گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک بار پھر علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کہیں انہیں یہ اطلاع تو نہیں مل گئی کہ ہم گروپ چیک کر رہے ہیں"۔ بیکال نے کہا۔

" نہیں۔ انہیں اس بارے میں کیسے اطلاع مل سکتی ہے ۔ ہم ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں آئے ہیں۔ ویسے وہ ایجنٹ ہیں اس لئے محتاط ہیں۔ انہیں بہرحال یہ تو اندازہ ہے کہ ان کی تلاش کی جا رہی ہے اور تلاش کرنے والوں کے پاس گروپ کا ہی اشارہ موجود ہے"۔ جوزی نے جواب دیا تو بیکال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" وہ جلد ہی کسی رہائش گاہ پر اکٹھے ہو جائیں گے اور ایک بار پھر ان پر ریڈ کر دیا جائے گا"...... فلیک نے کہا۔

" ہاں ۔ تم اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ کسی بھی لمحے انہیں کال کیا جا سکتا ہے"...... بیکال نے کہا تو فلیک نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" فلیک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" فلیک بول رہا ہوں۔ ماسٹر کینڈی سے بات کراؤ"...... فلیک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ سر آپ کو تو پورے ٹوکیو میں تلاش کیا جا رہا ہے۔ ماسٹر کینڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے متوحش سے لہجے میں کہا گیا تو فلیک بے اختیار اچھل پڑا۔

" ماسٹر کینڈی ہلاک ہو گیا ہے ۔ کیا مطلب ۔ کیسے ۔ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے"...... فلیک نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" راجر سے بات کر لیں۔ انہیں تفصیل کا علم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو چیف ۔ میں راجر بول رہا ہوں۔ ماسٹر کینڈی کی لاش ان کے آفس سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ملی ہے۔ وہ میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر اور دیوار کے درمیان پھنسے ہوئے پڑے تھے۔ ان کی گردن کچلی گئی ہے اور ان کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ نظر آ رہا تھا"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا۔

" لیکن کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... فلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

" چیف جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ اس کے مطابق ایک ایکریمین کاؤنٹر پر آیا۔ اس نے کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے جس پر کاؤنٹر مین نے اسے بتایا کہ آپ موجود نہیں ہیں وہ ماسٹر کینڈی سے مل لیں۔ پھر وہ آدمی ماسٹر کینڈی کے آفس میں چلا گیا۔ اس کے بعد وہ آدمی نظر

نہیں آیا جبکہ ماسٹر کینڈی کو فون کیا گیا تو وہ فون اٹنڈ نہ کر رہے تھے اس لئے جب ان کے آفس میں آدمی بھیجا گیا تو ان کی لاش سامنے آئی۔ ہم آپ کو تلاش کر رہے تھے کہ آپ کا فون آ گیا اور جناب ایک اور بیڈ نیوز بھی ہے۔ ایکشن گروپ نمبر تھری کے ٹونی کی لاش تھری ایس وے کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ سے ملی ہے جبکہ اس کی کار ہمارے کلب سے کچھ فاصلے پر پارکنگ میں موجود ہے۔ ٹونی کی لاش کو پولیس نے دریافت کیا ہے۔ اس کی بھی گردن کچلی ہوئی ہے اور اس کا چہرہ بھی انتہائی مسخ شدہ حالت میں ہے"۔۔۔۔۔۔ روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دشمن ایجنٹوں کا یہ کام ہے۔ میں انہیں ٹریس کر کے ان سے انتقام لیتا ہوں۔ تم ماسٹر کینڈی کی جگہ لے لو۔ تمہاری جگہ راشیل لے گا اور پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اور سنو۔ ایکشن گروپ ایٹ کو الرٹ کر دو۔ میں کسی بھی وقت ریڈ کے لئے انہیں کال کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ فلیک نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیک نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ بیکال نے اس کے رسیور رکھتے ہی فوراً پوچھا کیونکہ لاؤڈر نہ ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز ان تک نہ پہنچ رہی تھی اور فلیک نے ساری تفصیل بتا دی۔

"یہ ٹونی وہی ہے جس نے کوٹھی کے بارے میں کنفرمیشن کی

تھی"۔۔۔۔۔۔ بیکال نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔۔ فلیک نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے آدمیوں کو معلوم ہے کہ تم یہاں ہو"۔۔۔۔۔۔ جوزی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے"۔۔۔۔۔۔ فلیک نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سب کیوں ہوا ہے۔ کون ایسا کر سکتا ہے۔ کیا کوئی مخالف گروپ ہے تمہارا یہاں"۔۔۔۔۔۔ بیکال نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا تو کوئی گروپ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ فلیک نے جواب دیا۔

"میں بتاتی ہوں کیا ہوا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ کوٹھی سے نکل گئے۔ اس کے بعد یقیناً باقی افراد علیحدہ علیحدہ ماؤنٹ گارڈن پہنچ گئے جبکہ ایک آدمی وہیں رکا رہا۔ اس نے کسی طرح ٹونی کو چیک کر لیا اور پھر اسے اغوا کر کے وہ درختوں کے جھنڈ میں لے گیا۔ وہاں اس کی گردن کچل کر اس نے اس سے پوچھ گچھ کی ہو گی۔ اسے فلیک کلب کا کلیو ملا ہو گا۔ وہ کار لے کر وہاں پہنچا۔ اس نے کار کلب سے پہلے پارکنگ میں اس لئے روک دی ہو گی کہ کہیں ٹونی کی کار کو وہاں کوئی پہچان نہ لے۔ پھر وہ آدمی کاؤنٹر پر پہنچا۔ فلیک وہاں موجود نہ تھا اس لئے وہ ماسٹر کینڈی تک پہنچ گیا اور اس نے ٹونی کی طرح اس کی گردن کچل کر اس سے فلیک کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہو گی

لیکن فلیک چونکہ ہمارے ساتھ ہے اور اپنے کسی اڈے پر نہیں ہے
اس لئے جب ماسٹر کینڈی کچھ نہ بتا سکا ہو گا تو اس نے اسے بھی ہلاک
کر دیا اور نکل گیا اور ہو سکتا ہے کہ ماؤنٹ گارڈن میں جب نقطہ چمکا
تو یہ آدمی وہاں پہنچا ہو اور وہ سب وہاں اکٹھے ہوئے اور پھر کسی اور
جگہ اکٹھے ہونے کے لئے بکھر گئے ہوں۔ بہرحال اب وہ فلیک کو ٹریس
کرنے کی کوشش کریں گے"...... جوزی نے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہو گا۔ گڈ شو"...... بیکال کے ساتھ ساتھ اس
بار فلیک نے بھی جوزی کی ذہانت کی بے ساختہ داد دی کیونکہ جوزی
نے واقعی انتہائی ذہانت سے پورا نقشہ اس طرح ترتیب دے دیا تھا
جیسے وہ اس آدمی کے ساتھ ساتھ رہی ہو۔

"فلیک۔ اب جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا تم نے کلب
نہیں جانا"...... بیکال نے کہا۔

"ظاہر ہے جناب۔ میں نے بہرحال اپنے آدمیوں کا ان سے
انتقام بھی لینا ہے"...... فلیک نے جواب دیا۔ پھر وہ مسلسل
سکرین چیک کرتے رہے لیکن سوائے اس ہوٹل والے نقطے کے او
کوئی نقطہ نہ چمکا۔

"کمال ہے۔ کتنی دیر ہو گئی ہے یہ لوگ کہیں اکٹھے ہی نہیں ہو
رہے"...... بیکال نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
اچانک بیکال کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی

رح گھومنے لگ گیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... بیکال نے یکلخت دونوں ہاتھوں سے
ا سر پکڑتے ہوئے کہا اور پھر فلیک اور جوزی دونوں کے منہ سے
ی ہی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی بیکال کا ذہن تاریک پڑتا
اگیا۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ بغیر کچھ کئے
منوں کے ہاتھوں ہٹ ہو گیا ہے۔

عمران ایک ٹیکسی کے ذریعے پہلے ایسی مارکیٹ پہنچا جہاں [illegible] مخصوص اسلحہ عام ملتا تھا۔ اس نے وہاں سے بے ہوش کر دینے والی [illegible] گیس کے مخصوص پسٹل اور کیپسولوں کے ساتھ ساتھ پانچ [illegible] پسٹل اور ان کے میگزین بھی خرید لئے۔ اس کے بعد وہ ٹیکسی [illegible] بیٹھ کر ستار کالونی کی ابتداء میں ہی ڈراپ ہو گیا۔ کوٹھی کا نمبر چونکہ بارہ تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کوٹھی یہاں سے قریب ہی ہو گی۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک [illegible] درخت کی اوٹ سے اسے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میں جیکب ہوں"۔۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران [illegible] کی طرف مڑ گیا۔

"صرف جیکٹ یا لیدر جیکٹ"۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے زیرو ماسک کا حوالہ دیا تھا اس لئے میں پہچان گیا ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ لو گیس پسٹل اور کوٹھی نمبر بارہ میں پورا میگزین فائر کر دو"۔۔۔۔ عمران نے جیب سے گیس پسٹل نکال کر صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ ہیں وہاں"۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ابھی نہیں معلوم اور اس وقت ہم سب ہائی رسک میں ہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گیس پسٹل جیب میں ڈال کر وہ درخت کی اوٹ سے نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا کوٹھی نمبر بارہ کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران وہیں [illegible] میں ہی رک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ باقی ساتھی بھی ادھر ادھر [illegible] ہوں گے۔ صفدر نے سڑک کراس کی اور پھر وہ سائیڈ گلی میں غائب ہو گیا۔ کافی دیر بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر [illegible] نظر آئی تو عمران اوٹ سے نکلا اور کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ [illegible] کے ساتھ ہی اس نے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا۔ یہ [illegible] کے لئے مخصوص اشارہ تھا کہ وہ اس کے پیچھے آ جائیں۔ جب عمران کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچا اس کے تمام ساتھی ادھر ادھر [illegible] کر کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے۔ آخر میں عمران کوٹھی کے اندر [illegible] ہوا۔

"عمران صاحب۔ اندر ایک کمرے میں ایک مشین موجود ہے

اور وہاں ایک عورت اور دو مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ یا
کوٹھی خالی ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم نے پہلے چیکنگ کی ہے اور پھر پھا
کھولا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یہ سب کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی بتاؤ"...... جولیا نے قریب آ
ہوئے کہا۔
"پہلے چیکنگ کر لیں۔ پھر بتاتا ہوں۔ چلو صفدر۔ کہاں ہے
کمرہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر کی رہنمائی میں ایک کم
میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی میز پر ایک مستطیل شکل کی مش
موجود تھی جس کے سامنے تین کرسیاں موجود تھیں جن پر
ایک کرسی پر ایک عورت اور دوسری دو کرسیوں پر دو مرد بے
پڑے ہوئے تھے۔
"انہیں یہاں سے اٹھا کر کسی کمرے میں لے جاؤ اور رسی
کر انہیں باندھ دو۔ میں اس مشین کو چیک کر لوں"...... عم
نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر اس کے حکم کی
شروع کر دی۔ عمران ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور غور سے
کو دیکھنے لگا۔ مشین پر موجود سکرین پر دو سرخ رنگ کے نقطے
بجھ رہے تھے جبکہ سکرین کا رنگ ہلکا نیلا تھا اور اس پر ٹوگیو کا
نقشہ موجود تھا۔ عمران نے غور سے ان جلتے بجھتے نقطے والی جگہ

دیکھنا شروع کر دیا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔
"سٹار کالونی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ہماری نشاندہی ہو رہی ہے۔ اوہ۔
ویری بیڈ"...... عمران نے چونک کر کہا جبکہ دوسرا نقطہ گرانڈ ہوٹل
پر چمک رہا تھا۔ عمران نے اب مشین پر موجود الفاظ پڑھنے شروع کر
دیئے۔
"ٹی ریز"...... عمران کے منہ سے یکلخت نکلا اور پھر وہ بے اختیار
اچھل پڑا۔ مشین پر ایک کونے میں ٹی ریز سسٹم کے الفاظ لکھے
ہوئے اس نے پڑھ لئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں
اس تحقیقاتی مقالے کی تفصیلات آگئیں جو اس نے کافی عرصہ پہلے
پڑھی تھیں۔ اس میں ٹی ریز نام کی جدید ریز کے متعلق اور استعمال
کے بارے میں تفصیلات کا ذکر کیا گیا تھا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تو اس طرح انہوں نے ہمیں وہاں کوٹھی میں چیک
کر لیا تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس میں میگزین
ڈال کر وہ اٹھا اور پیچھے ہٹ کر اس نے مشین پر فائر کھول دیا۔
دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی مشین کے پرزے اڑتے چلے
گئے۔
"کیا ہوا عمران صاحب"...... دوسرے لمحے صفدر دوڑتا ہوا اندر
داخل ہوا۔ وہ دھماکے کی آواز سن کر آیا تھا۔
"ہم اس بار واقعی قدرت کی مہربانی سے بچے ہیں ورنہ یقینی طور پر

مارے جاتے۔ یہ انتہائی جدید ترین ریز پر مبنی مشین ہے اور میں نے اسے اس لئے تباہ کر دیا ہے کہ آئندہ اسے ہمارے خلاف استعمال نہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی ریز"...... صفدر نے کہا۔

"ساتھیوں کے پاس چلو۔ وہاں چل کر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک اندرونی کمرے میں پہنچ گئے جہاں کرسیوں پر ایک عورت اور دو مرد رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔

"تم میں سے دو باہر کی نگرانی کرو"...... عمران نے ان بندھے ہوئے افراد کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا دوسری کرسی پر پہلے ہی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تنویر اور صفدر باہر چلے گئے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم نے ان کی پشت پر رہنا ہے۔ یہ مجھے تربیت یافتہ ایجنٹ دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رسیاں کھول لیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا کرسیوں کے عقب میں جا کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اس لئے کرسیوں سے کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا تھا کہ رسیاں دیکھتا رہے۔

"اس عورت کو ہوش میں لے آؤ پہلے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا اٹھی اور سیدھی اس عورت کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن قریب جا کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی جیسے اسے اچانک کسی بات کا خیال آ گیا ہو۔

"لیکن یہ تو گیس سے بے ہوش ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو باتھ روم سے پانی لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں لے آتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ جولیا واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ کون ہیں اور تم یہاں تک کیسے پہنچے ہو"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے اسے کوٹھی سے نکل کر ٹونی سے پوچھ گچھ اور پھر فلیک کلب میں ہونے والی بات چیت کے بعد یہاں تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔ اس دوران کیپٹن شکیل ایک ڈبے میں پانی بھر کر لے آیا تھا۔ چنانچہ جولیا اٹھی اور اس عورت کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اس کے دونوں جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا تو کیپٹن شکیل نے اس کے حلق میں پانی ڈال دیا۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ہاتھ واپس ہٹا لیا اور ڈبہ ایک طرف رکھ کر وہ دوبارہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ مشین کیا تھی جسے تم نے تباہ کیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں نے مشین تباہ کر دی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"صفدر بتا رہا تھا۔ ویسے میں نے آواز بھی سنی تھی"...... جولیا نے

کہا تو عمران نے اسے ٹی ریز کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" لیکن میں تو ساتھ نہیں رہی پھر مجھے کیسے چیک کیا گیا" ۔ جولیا نے تفصیل سن کر کہا۔

" انہوں نے لازماً کمپیوٹر میں گروپ چیکنگ کی فیڈنگ کی ہو گی کیونکہ فرداً فرداً کسی کو اس بڑے جزیرے میں چیک کرنا تقریباً ناممکن ہے اور یقیناً یہ گروپ چار کا بنایا گیا ہو گا۔ چار یا اس سے زیادہ اور ہم چونکہ تمہارے علاوہ چار تھے اس لئے مشین نے ہماری نشاندہی کر دی ہو گی۔ اس کے بعد انہوں نے کارسن ویوز کے ذریعے کوٹھی میں چیکنگ کی جس کی مخصوص چمک کی وجہ سے کھڑکیوں کے سفید شیشے ایک لمحے کے لئے براؤن ہو گئے۔ اس طرح ہمیں پتہ چل گیا اور ہم وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے " ...... عمران نے تجزیہ کے انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اسی لئے تم نے علیحدہ علیحدہ رہنے کی خاص طور پر تاکید کی تھی ۔ لیکن کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے" ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ میں نے تو صرف گروپ کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ رہنے کے لئے کہا تھا کیونکہ ان کے پاس صرف گروپ کا ہی کلیو ہوتا تھا" ...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اس عورت کی کراہ سنائی دی اور وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ وہ عورت اب آنکھیں پٹپٹا رہی تھی۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ سب کیا ہے" ...... کچھ دیر بعد اس نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام جوزی ہے اور تم اے سیکشن کی سپر ایجنٹ ہو۔ تمہارا ساتھی بیکال کون ہے" ...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم کون ہو ۔ یہ کیا ہے۔ تم نے یہ سب کیسے اور کیوں کیا ہے ۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو" ...... جوزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جنہیں تم ٹی ریز مشین کے ذریعے چیک کر رہے تھے اور جس کی خاطر تم نے کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر دیا" ...... عمران نے جواب دیا تو جوزی نے اس طرح جھٹکے کھانے شروع کر دیئے جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزرنے لگ گیا ہو۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم ۔ مگر ۔ مگر ۔ کیا تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب ۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ ہم تو ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں آئے تھے" ...... جوزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ جس طرح دو جمع دو چار ہوتے ہیں ۔ اسی طرح فلیک کے نمبر ٹو کی گردن پر پیر رکھ کر میں نے بھی معلوم کر لیا۔ اسے معلوم تھا کہ فلیک نے کارلو سے

آنے والے بی ٹی کے اے سیکشن کے دو سپر ایجنٹوں جن میں سے ایک کا نام بیکال ہے اور ایک کا نام جوزی ہے۔ کو ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچا دیا اور تب سے وہ واپس نہیں آیا۔ چنانچہ ہم یہاں پہنچ گئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری نشاندہی نہیں ہو سکی۔ کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ تمہاری چیکنگ ٹی ریز سے کی جا رہی ہے"...... جوزی نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ چونکہ ہماری چیکنگ کسی نہ کسی انداز میں ہو رہی تھی اور چیکنگ کرنے والوں کے پاس ہمارے بارے میں ایک ہی ٹیپ تھا کہ ہم گروپ کی صورت میں ہیں اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ہم علیحدہ علیحدہ رہے۔ یہ تو یہاں آکر معلوم ہوا کہ تم لوگ ٹی ریز کی مدد سے ہماری چیکنگ کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی انتہائی خوش قسمت ہو"...... جوزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ کہ بیکال کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے دائیں طرف بیکال اور بائیں طرف فلیک ہے"۔ جوزی نے جواب دیا۔

"تمہارا رابطہ لیبارٹری سے ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے ذمے ٹاسک لگایا گیا تھا کہ ہم باہر تمہیں ٹریس

کر کے ہلاک کر دیں اور اس کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ٹی ریز مشین بھیجی تھی۔ یہ انتہائی جدید ترین ایجاد ہے۔ یہ ایشیائی اور یورپی افراد کو نہ صرف علیحدہ علیحدہ چیک کر لیتی ہے بلکہ کافرستان اور پاکیشیا کے افراد کو بھی علیحدہ اور دوسرے ایشیائی ممالک کے افراد کو علیحدہ چیک کر لیتی ہے"...... جوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیکال کا رابطہ یقیناً ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ واقعی نہیں"...... جوزی نے جواب دیا۔

"گراہم اس بیکال کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر پانی کا ڈبہ اٹھایا اور اس نے عقبی طرف سے ایک ہاتھ بیکال کی ٹھوڑی پر رکھ کر انگلیوں اور انگوٹھے کی مدد سے اس کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور پانی اس کے حلق میں ڈال دیا۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹائے اور ڈبہ واپس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بیکال بھی ہوش میں آ گیا اور پھر ہوش میں آتے ہی اس کا ردعمل بھی وہی تھا جو اس سے پہلے جوزی کا تھا۔

"اب تم بتاؤ گے بیکال کہ لیبارٹری سے تمہارا رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے"...... عمران نے ابتدائی باتوں کے بعد بیکال سے کہا۔

"میرا وہاں سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... بیکال نے جواب دیا۔

"اور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں سے بھی میرا براہ راست کوئی رابطہ نہیں ہے۔ چیف جب بات کرنا چاہتا ہے تو خود ہی سپیشل فون کر لیتا ہے"...... بیکال

نے جواب دیا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بیکال کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

" سنو۔ پہلی بار صرف وارننگ دے رہا ہوں۔ اب اگر تم نے گانٹھ کھولنے کی کوشش کی تو گردن توڑ دوں گا"...... کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر پیچھے ہٹ گیا۔ بیکال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ اس کے عقب میں کوئی آدمی موجود ہے۔

" ہمیں لاشوں میں تبدیل کر کے تو بہر حال ہیڈ کوارٹر اطلاع دیتے "...... عمران نے کہا۔

" ہم لاشیں فلیک کے حوالے کر کے واپس چلے جاتے اور پھر وہاں سے سپیشل فون کے ذریعے اطلاع دیتے "...... بیکال نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو۔ جولیا ان دونوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ ہمیں کچھ نہ کہو"۔ یکلخت جوزی نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہم بھی تمہیں واپس بھیج رہے ہیں۔ وہاں جہاں سے تم اس دنیا میں آئے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جوزی اور بیکال کے منہ سے یکے بعد دیگرے چیخیں نکلیں اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ دونوں ساکت

ہو گئے۔ کیپٹن شکیل ان کے عقب سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" اب اس فلیک کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر ڈبہ اٹھایا اور پانی فلیک کے منہ میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد فلیک ہوش میں آگیا۔

" دونوں سپر ایجنٹ جس حالت کو پہنچ چکے ہیں فلیک پہلے وہ دیکھ لو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو فلیک نے گردن موڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہے۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ کیا تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... فلیک نے کہا۔

" ہاں۔ اور سنو۔ یہ تو سپر ایجنٹ تھے اس کے باوجود ہلاک کر دیئے گئے۔ تمہاری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری ہلاکت ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں بنے گی"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

" مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ میں مجبور تھا"...... فلیک نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" تم یہاں رہتے ہو اور تمہارا تعلق بھی بی ٹی کے اے سیکشن سے ہے اس لئے لازماً تمہارا تعلق لیبارٹری سے ہو گا اور تم اسے سپلائی کرتے رہتے ہو گے اس لئے اگر تم نے انکار کیا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے جبکہ میرا وعدہ کہ اگر تم ہم سے تعاون کرو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری۔ کیسی لیبارٹری۔ مجھے تو کسی لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے"...... فلیک نے اپنی طرف سے بڑی کامیاب اداکاری کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عمران جیسے آدمی کی نظروں سے ایسی اداکاری چھپی نہ رہ سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم بھی ان کے ساتھ جاؤ"...... عمران نے دوسری جیب سے ایک اور مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"...... فلیک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کو ہم تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم صرف اپنا سائنس دان واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن لیبارٹری تو سیلڈ کر دی گئی ہے۔ اب کلارک سے بھی رابطہ نہیں ہو سکتا"...... فلیک نے کہا۔

"کلارک کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج ہے"...... فلیک نے جواب دیا۔

"ہمیں رابطے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم سپلائی کیسے کرتے رہے ہو اس لیبارٹری کو"...... عمران نے کہا۔

"سپلائی ہم گھاٹ پر پہنچا دیتے تھے۔ آبدوز باہر آتی تھی اور سامان لے جاتی تھی"...... فلیک نے کہا۔

"فلیک مشینری تو آبدوز کے ذریعے نہیں جا سکتی۔ پھر"۔ عمران

نے کہا۔

"میرے سامنے تو مشینری نہیں گئی اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے"...... فلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مشین پسٹل والا ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ رک جاؤ"...... فلیک نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"مشینری کے لئے ایک علیحدہ راستہ موجود ہے۔ یہ راستہ اسلحے کے گوداموں کے قریب موجود تھری ایس کلب سے جاتا ہے لیکن اب طویل عرصے سے اسے سیلڈ کر دیا گیا ہے"...... فلیک نے کہا۔

"راستے کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو فلیک نے تفصیل بتا دی۔

"تھری ایس کلب کا مینجر یا مالک کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اصل مالک فالکن ہے لیکن بظاہر میں مالک ہوں جبکہ انتھونی وہاں مینجر ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی ہے"...... فلیک نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو فلیک نے فون

نمبر بتا دیا۔

"اسے فون کر کے کنفرم کراؤ کہ تم بظاہر مالک ہو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کھول دو۔ میں اسے فون کرتا ہوں"...... فلیک نے کہا۔

"گراہم فون اٹھا کر اس کے قریب لے جاؤ اور نمبر پریس کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دو اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل عقبی طرف سے نکل کر سامنے آیا اور اس نے عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"اگر تم نے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نہیں کروں گا"...... فلیک نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"فلیک بول رہا ہوں انتھونی"...... فلیک نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹوکیو میں موجود ہیں"۔

فلیک نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے لیکن میرا ان سے کیا تعلق"...... انتھونی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ اطلاع بھی مل چکی ہو کہ تمہارے کلب سے کوئی خفیہ راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے اس لئے تم نے انتہائی ہوشیار اور محتاط رہنا ہے"...... فلیک نے کہا۔

"راستہ۔ کون سا راستہ۔ جو راستہ تھا وہ تو اب اندر سے سیلڈ ہو چکا ہے۔ اب تو یہاں کوئی راستہ نہیں ہے"...... انتھونی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں اس لئے تم نے محتاط رہنا ہے۔ یہ میرا حکم ہے"...... فلیک نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں محتاط رہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیک نے سر سے ایسا اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ فون ہٹا دو تو کیپٹن شکیل نے کریڈل دبا کر رسیور اس کے کان سے ہٹا لیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے فون اٹھایا اور عمران کے قریب لا کر رکھ دیا۔

"تم نے اسے مخصوص کوڈ میں کہا ہے کہ کسی بھی لمحے اس کے کلب پر حملہ ہو سکتا ہے اور یقیناً وہ اب زیادہ ہوشیار ہو جائے گا۔ کیوں"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ میرا یہ مقصد نہ تھا"...... فلیک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ راستہ کہاں سے جاتا ہے اور کس انداز کا ہے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کلب میں جس جگہ اب ڈائیننگ ہال بنایا گیا ہے اس کی سائیڈ پر ایک بڑا سا کمرہ ہے جس کی پوری دیواریں زمین میں غائب ہو جاتی ہیں اسے کلب میں ریڈ روم کہا جاتا ہے اور اسے مستقل طور پر بند رکھا جاتا ہے۔ راستہ اس کے فرش سے جاتا ہے۔ لیکن اب وہ سیڈ ہے اور کسی طرح بھی نہیں کھل سکتا"...... فلیک نے جواب دیا۔

"کیا کھل جا سم سم کہنے سے بھی نہیں کھلے گا"...... عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... فلیک نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے کھل جا سم سم کے الفاظ کی کیا سمجھ آنی تھی۔

"اسے آف کر دو جولیا۔ اس کی وجہ سے ہم مرتے مرتے بچے ہیں"..... عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ جولیا نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کو بجلی کی سی تیزی سے سیدھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی فلیک کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور اسی بندھی ہوئی حالت میں چند لمحے تڑپنے کے بعد فلیک ساکت ہو گیا۔

"تم جس پھرتی، سفاکی اور شوق سے انسان کو ہلاک کرتی ہو مجھے

لگتا ہے کہ تمہارے اندر وحشت اور بربریت کے جذبات بڑھتے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم بچ کر رہنا۔ کسی روز تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مشورہ اچھا ہے۔ تنویر تک پہنچا دوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً اس تھری ایس کلب پر کام کرنا چاہئے ۔ جتنی دیر ہم کریں گے اتنے ہی معاملات ہمارے خلاف ہوتے جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ گیا۔

کلارک لیبارٹری میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور روجر اندر داخل ہوا تو کلاک اس کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... کلارک نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ صورت حال ہر لحہ گھمبیر سے گھمبیر تر ہوتی جا رہی ہے"۔ روجر نے قدرے متوحش سے لہجے میں کہا تو کلارک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بھیجے ہوئے دونوں سپر ایجنٹ ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... روجر نے کہا تو کلارک کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے روجر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے معلوم ہو گیا"۔ کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم تو ہے کہ فلیک کلب کا چیف سپروائزر روتھم میرا دوست رہا ہے اور میرا اس سے سپیشل وے پر رابطہ رہتا ہے اور وہ فلیک اور ماسٹر کینڈی کے بے حد قریب رہتا ہے۔ اسے فلیک اور اس کے آدمیوں کی سرگرمیوں کا پوری طرح علم رہتا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جو ایجنٹ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے بھیجے گا ان کے ساتھ مل کر یہاں فلیک اور اس کا گروپ کام کرے گا اس لئے میں نے روتھم کو خصوصی طور پر کہہ دیا تھا کہ وہ ان معاملات سے باخبر رہے اور ساتھ ساتھ مجھے بتاتا رہے۔ ابھی سپیشل وے پر اس کی کال آئی ہے کہ فلیک اور اس کے ساتھ دونوں سپر ایجنٹوں کی لاشیں اس کوٹھی سے ملی ہیں جہاں ان ایجنٹوں کو ٹھہرایا گیا تھا جبکہ فلیک کلب میں ماسٹر کینڈی کو بھی اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"...... کلارک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ہمیں روک دیا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر اپنے دو سپر ایجنٹ کارلو سے یہاں بھیجے تھے۔ یہاں ان سے تعاون فلیک اور اس کے گروپ نے کرنا تھا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے فلیک کو بریف کیا کہ دونوں ایجنٹ جن میں ایک مرد تھا جس کا نام بیکال تھا اور ایک عورت جس کا نام جوزی

تھا ٹوکیو پہنچ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹر نے ایک خصوصی مشین بھیجی جسے ٹی ریز سسٹم کہا جاتا ہے۔ روتھم نے بتایا کہ فلیک نے سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ان سپر ایجنٹوں کی رہائش کا انتظام کیا اور پھر وہ ایئر پورٹ چلا گیا۔ ایئر پورٹ سے وہ ان سپر ایجنٹوں کو ساتھ لے کر سیدھا کوٹھی پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی فلیک نے فون کر کے اپنے چار سیکشن گروپ تیار کئے۔ پھر تین گروپوں نے کارروائی کی اور ٹوکیو کے مختلف علاقوں میں انہوں نے تین کوٹھیوں کو میزائلوں سے تباہ کر دیا۔ اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی اور پھر اچانک پتہ چلا کہ فلیک کے نائب ماسٹر کینڈی کی لاش اس کے آفس میں پڑی ہے۔ فلیک کی کال آئی تو اسے بھی اس بارے میں بتا دیا گیا۔ پھر ایک اور آدمی کی لاش مل گئی جو ایک تباہ شدہ کوٹھی میں مرنے والوں کے بارے میں کنفرمیشن کرنے گیا تھا۔ اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی تو فلیک کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی اور سب سے پہلے سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کو چیک کرایا گیا تو پتہ چلا کہ وہاں ایک مشین بھی تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ تین سپر ایجنٹ بیکال اور جوزی کے ساتھ ساتھ فلیک کی لاش بھی اس حالت میں ملی کہ وہ تینوں کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور انہیں سینے میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ کمرے میں لاشوں کی سچوئیشن ایسی تھی کہ جیسے ان سے بھی باقاعدہ پوچھ گچھ کی گئی ہو۔ روتھم نے یہ ساری تفصیل مجھے بتائی ہے"...... روجر

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں اطمینان سے دندناتی پھر رہی ہے۔ ایسی صورت میں تو لیبارٹری خطرناک رسک میں داخل ہو چکی ہے"۔ کلارک نے کہا۔

"یس باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع کر دیں"...... روجر نے کہا۔

"اب ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... کلارک نے کہا اور اٹھ کر اس نے ایک طرف موجود الماری کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر کے اس نے مختلف نمبر پریس کر دیئے۔ اس طرح کئی بار فون کالیں کرنے کے بعد آخرکار سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہو گیا۔

"کلارک بول رہا ہوں چیف۔ ٹوکیو لیبارٹری سے"...... کلارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کال کرنے کی وجہ"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو کلارک نے روجر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"روجر موجود ہے"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"یس چیف۔ میں روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے مؤدبانہ لہجہ میں کہا۔

"روجر۔ تم ایکریمیا کی ایجنسیوں میں کام کرتے رہے ہو۔ کیا تم

پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ آسانی سے"...... روجر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب اور کوئی صورت نہیں رہی کیونکہ اب اتنا وقت نہیں رہا کہ کسی اور جگہ سے وہاں ایجنٹ بھیجے جائیں۔ ویسے بیکال اور جوزی انتہائی کامیاب اور تیز ایجنٹ تھے لیکن چونکہ میرے حکم پر وہ ٹی ریز کی چیکنگ کی حد تک محدود ہو گئے تھے اس لئے آسانی سے چیک بھی کر لئے گئے اور مارے بھی گئے اس لئے اب تمہیں فری ہینڈ دیا جاتا ہے۔ تم جس طرح بھی چاہو ان کے خلاف کام کرو۔ مجھے ان ایجنٹوں کی لاشیں چاہئیں"۔ چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... روجر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلیک گروپ چونکہ ان لوگوں کی نظروں میں آ چکا ہے اس لئے اب تم نے اس گروپ کو کسی بھی طرح استعمال نہیں کرنا۔ البتہ تھری ایس کلب سیکشن کا خصوصی اڈا ہے اور اس کے جنرل مینجر انتھونی کے پاس انتہائی طاقتور گروپ بھی ہے۔ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ اب تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا"...... چیف نے کہا۔

"کیا یہ وہی تھری ایس کلب ہے چیف جہاں سے ایک خفیہ راستہ لیبارٹری کو آتا ہے"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن اب اس راستے کو سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے اب اسے کسی صورت استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے

چیف نے کہا۔

"یس سر"۔ روجر نے ایک بار پھر مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ مجھے اب کامیابی کی رپورٹ ملنی چاہئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کلارک نے فون آف کر دیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے الماری میں رکھا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مبارک ہو روجر۔ تمہیں اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کا موقع مل گیا ہے اور اگر تم نے کامیابی حاصل کر لی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر تمہیں اپنا سپر ایجنٹ قرار دے سکتا ہے"...... کلارک نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے اس کامیابی کے لئے بے پناہ جدوجہد کرنا پڑے گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ آسان نہیں ہے"...... روجر نے اٹھتے ہوئے کہا تو کلارک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ بیرونی راستہ کھول دیں تاکہ میں لیبارٹری سے باہر جا سکوں"...... روجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں راستہ کھول دیتا ہوں اور آبدوز کے کیپٹن کو بھی احکامات دے دیتا ہوں"...... کلارک نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا تو روجر شکریہ ادا کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک دوسری رہائش گاہ میں موجود تھا۔ ان کی پہلی رہائش گاہ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا تھا اس لئے عمران نے ایک پراپرٹی ڈیلر کی مدد سے یہ دوسری رہائش گاہ حاصل کی تھی اور وہ سٹار کالونی کی اس کوٹھی سے جہاں انہوں نے کارروائی کی تھی اس رہائش گاہ پر آگئے تھے۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے تھری ایس کلب کا راستہ استعمال کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" لیکن کیا تمہارا پروگرام اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے یا اس میں سے صرف پاکیشیائی سائنس دان کو واپس حاصل کرنا ہے"۔ جولیا

نے کہا۔

" فی الحال تو یہی مشن ہے کہ اس سائنس دان کو واپس حاصل کیا جائے۔ آگے حالات کیا شکل اختیار کرتے ہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس راستے کو کھولنے کے لئے کیا پلان بنایا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" راستہ اندر سے ہی کھل سکتا ہے باہر سے نہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ راستہ ریڈ بلاکس سے سیلڈ کیا گیا ہو گا اس لئے باہر سے تو کسی طرح بھی یہ راستہ نہیں کھولا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر وہاں جانے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے کہا۔

"یہی تو سوچ رہا ہوں کہ فائدہ ہو گا یا نقصان"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ ممکن ہے آپ کا اندازہ غلط ہو۔ راستے کو ریڈ بلاکس سے سیلڈ نہ کیا گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

" غلط بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اندازہ تو بہرحال اندازہ ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس کے رسیور اٹھانے کی وجہ سے جولیا جو کچھ کہنا چاہتی تھی یکلخت خاموش ہو گئی۔ عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انتھونی کی آواز سنائی دی۔ عمران کے سامنے چونکہ فلیک نے انتھونی سے فون پر بات کی تھی اس لئے وہ انتھونی کی آواز پہچانتا تھا اور فلیک نے ہی انتھونی کا یہ خاص نمبر بتایا تھا اس لئے عمران کو انکوائری سے اس بارے میں معلوم نہ کرنا پڑا تھا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر سپر ایجنٹ بیکال بول رہا ہوں"...... عمران نے بیکال کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ زندہ ہیں جبکہ جناب روجر نے بتایا ہے کہ آپ کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"روجر۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب روجر پہلے لیبارٹری میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر تھے لیکن اب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ وہ اس وقت کہیں گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ دو سپر ایجنٹ جو کارلو سے بھجوائے گئے تھے فلیک سمیت ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... انتھونی نے خود ہی ساری تفصیل بتا دی۔

"نہیں۔ میں ہلاک نہیں ہوا اور نہ ہی میری ساتھی جوزی ہلاک ہوئی ہے۔ البتہ فلیک ہلاک ہو گیا ہے اور ٹی ریز مشین بھی تباہ ہو گئی ہے۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے بریف کیا گیا تھا کہ ایمرجنسی کی صورت

میں تم سے تعاون لیا جا سکتا ہے۔ فلیک چونکہ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"روجر کب واپس آئے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں جناب۔ وہ یہاں آئے اور پھر یہاں انہوں نے اس راستے کا معائنہ کیا جسے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اب یہاں ان کے رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ انہیں باہر فیلڈ میں کام کرنا ہو گا۔ البتہ ضرورت کے وقت وہ مجھے کال کر لیں گے۔ اس کے بعد وہ چلے گئے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں اور جوزی تمہارے کلب آ رہے ہیں۔ تم سے ایک خصوصی پلاننگ پر ڈسکس کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو۔ فی الحال اور کوئی صورت نہیں ہے کہ وہاں جا کر ہم بھی روجر کی طرح اس راستے کو چیک کر لیں۔ شاید کام بن جائے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن ہمارے پاس ایسا راستہ کھولنے کے لئے خصوصی اسلحہ تو نہیں ہے اور شاید وہ یہاں سے ملے بھی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہاں پہنچ کر پہلے صورت حال دیکھ لیں۔ پھر اس کا بھی فیصلہ کر

لیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں سوار اس کوٹھی سے باہر آئے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ وہ سب اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے۔ عمران نے ٹوگیو کا نقشہ بغور چیک کر لیا تھا اس لئے اب کسی سے راستہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے کے مشرقی علاقے میں واقع تھری ایس کلب میں پہنچ چکے تھے۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کی طرف بڑھنے لگے۔

"آپ اور جولیا تو سر ایجنٹ بن گئے۔ ہم کیا ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہم نقلی سر ایجنٹ ہیں۔ تم تو بہرحال اصلی ہو"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی کلب کے مین ہال میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر کھڑی ہوئی لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بیکال ہے اور یہ میری ساتھی جوزی ہے جبکہ یہ تینوں ہمارے گروپ کے آدمی ہیں۔ انتھونی کو بتا دو تاکہ وہ ہمارا شایان شان طریقے سے استقبال کر سکے"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا

رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں۔ پانچ افراد کا گروپ کاؤنٹر پر موجود ہے۔ مسٹر بیکال اور مس جوزی ہیں اور ان کے گروپ میں مزید تین افراد ہیں"...... میگی نے کہا۔

"یس سر"...... میگی نے دوسری طرف سے بات سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"انہیں جنرل مینجر صاحب کے آفس میں لے جاؤ"...... میگی نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

"اوکے۔ آئیے جناب"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب اس کی رہنمائی میں چلتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر واقع ایک آفس کے سامنے پہنچ گئے جس کے باہر انتھونی کا نام اور جنرل مینجر کے الفاظ درج تھے۔ دروازے کے باہر ایک مسلح دربان موجود تھا۔

"آئیے جناب۔ مینجر صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... اس دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک ہاتھ سے دروازہ کھول دیا جبکہ انہیں لے آنے والا واپس چلا گیا۔ عمران آفس میں داخل ہوا تو اس کے پیچھے جولیا اور ان دونوں کے پیچھے ان کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا اور وسیع آفس تھا۔ سامنے ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میرا نام انتھونی ہے جناب "...... اس نوجوان نے میز کی سائیڈ
سے نکل کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" مجھے بیکال کہتے ہیں اور یہ میری ساتھی جوزی ہے۔ یہ ہمارے
گروپ کے آدمی ہیں "...... عمران نے بیکال کے لہجے اور آواز میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

" تشریف رکھیں "...... انتھونی نے عمران سے مصافحہ کرنے کے
بعد باقیوں کو سر جھکا کر سلام کیا اور انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس
کے لہجے میں ان کے لئے بے پناہ احترام موجود تھا۔ عمران اپنے
ساتھیوں سمیت صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ انتھونی واپس میز کے پیچھے جا
کر بیٹھنے کی بجائے ان سے کچھ فاصلے پر موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز
میں بیٹھ گیا۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب "...... انتھونی نے کہا۔

" لائم جوس منگوا لیں "...... عمران نے کہا تو انتھونی سر ہلاتا ہوا
اٹھا اور میز کے پیچھے جا کر اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کئے اور کسی کو پانچ
گلاس لائم جوس کے لانے کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے
ہاتھ واپس کھینچا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن
دوسرے لمحے چٹ کی آواز چھت سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت سن ہو گیا ہو۔ اس
نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن
انتہائی تیز رفتاری سے تاریک پڑتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے
ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ ڈاج کھا چکے ہیں۔

روجر ایک کمرے میں موجود تھا۔ اس کے انداز سے بے چینی نمایاں تھی۔ وہ بار بار میز پر موجود فون کی طرف دیکھتا اور پھر اس طرح ہونٹ بھینچ لیتا جیسے اسے فون پر غصہ آ رہا ہو کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے ایک لمحے کی دیر بھی قیامت برپا کر دے گی۔

"یس۔ روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ جلدی بتاؤ"...... روجر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وکٹری جناب۔ وہ پانچوں اس وقت سپیشل روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... انتھونی نے جواب دیا تو روجر نے بے اختیار

اطمینان بھرا سانس لیا۔

"کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... روجر نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے چونکہ مجھے پہلے بریف کر دیا تھا کہ بیگال اور جوزی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ آخری لمحے تک سب کام نارمل انداز میں ہونا چاہئے تاکہ انہیں شک نہ پڑ سکے اس لئے میں نے تمام انتظامات نارمل انداز میں کئے تھے۔ پھر پانچ افراد کا گروپ آ گیا۔ وہ کاؤنٹر پر پہنچا اور کاؤنٹر گرل نے مجھ سے بات کی تو میں نے انہیں آفس میں بلا لیا۔ آفس میں بھی میں نے ان سے ایسے ہی ڈیل کیا جیسے وہ واقعی بیگال اور جوزی ہوں۔ پھر اچانک میں نے سٹام ریز فائر کر دیں اور ان سب کے جسم یکلخت ایک لمحے کے لئے بے حس و حرکت ہوئے اور پھر وہ بے ہوش ہو گئے اور اب انہیں اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک انہیں اینٹی گیس نہ سونگھائی جائے۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اب ان کا کیا کرنا ہے۔ انہیں گولی سے اڑا دوں یا آپ ان سے بات چیت کریں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"جہاں یہ موجود ہیں وہاں کوئی آدمی موجود ہے"...... روجر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میرے دو آدمی وہاں مستقل طور پر موجود ہیں اور ایسا

بھی میں نے آپ کے حکم پر کیا ہے ورنہ بے ہوش افراد سے کسی قسم کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم انہیں نہیں جانتے ۔ بہرحال میں آرہا ہوں پھر مزید بات ہو گی"...... روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے تھری ایس کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے دل میں بے پناہ مسرت کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں کیونکہ اس نے واقعی دنیا کی خطرناک ترین سروس کو قابو میں کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جب سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملے گی تو اسے یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کا سپر ایجنٹ قرار دے دیا جائے گا اور اس کے بعد اس کی زندگی کا سب سے سنہری دور شروع ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تھری ایس کلب میں داخل ہوئی۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انتھونی کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ انتھونی اس کو دیکھ کر احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے انتھونی اس لئے بے فکر رہو۔ تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ مراعات اور انعامات ملیں گے"۔ روجر نے آگے بڑھ کر ہاتھ سے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب ۔ البتہ ایک درخواست بھی ہے"...... انتھونی نے

کہا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسی درخواست ۔ کھل کر بات کرو"...... روجر نے کہا۔

" اس گروپ میں ایک لڑکی بھی ہے جو میرے معیار پر ہر طرح سے پوری اترتی ہے۔ اگر آپ اسے فوری طور پر گولی نہ ماریں اور مجھے بخش دیں تو میں آپ کا مشکور رہوں گا"...... انتھونی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اصل آدمی عمران ہے۔ وہ ہلاک ہو جائے تو باقی لوگوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ روجر نے کہا۔

" تھینک یو جناب"...... انتھونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آؤ چلو میرے ساتھ ۔ کہاں ہے وہ۔ میں فوری طور پر انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں"...... روجر نے کہا۔

" یس سر۔ آئیے"...... انتھونی نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روجر اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے تہہ خانوں میں سے ایک تہہ خانے میں داخل ہوئے تو وہاں فرش پر پانچ افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے اور وہاں دو آدمی بھی موجود تھے۔

" ان میں سے عمران کون ہو سکتا ہے"...... روجر نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کوئی بھی ہو آپ انہیں گولیوں سے اڑا دیں۔ جو بھی ہو گا ان میں ہی ہو گا"...... انتھونی نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ مجھے بہرحال عمران کی لاش کی شناخت کرنا ہو گی ورنہ

سیکشن ہیڈ کوارٹر میری بات پر یقین ہی نہیں کرے گا کہ میں نے عمران کا خاتمہ کر دیا ہے"...... روجر نے کہا۔

"کیا آپ اسے چہرے سے پہچانتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایک بار ایک فائل میں اس کا فوٹو دیکھا تھا اس لئے میں پہچان جاؤں گا۔ تم ان کے میک اپ چیک کراؤ"...... روجر نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو انتھونی نے وہاں موجود اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر وہ روجر کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس لڑکی کو یہاں سے اپنے کمرے میں بھجوا دوں"...... انتھونی نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اتنا بے چین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے مجھے انہیں ہلاک کرنے دو"...... روجر نے اس بار قدرے ناپسندیدہ سے لہجے میں کہا تو انتھونی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جدید میک اپ واشر لایا گیا اور پھر ایک آدمی کا میک اپ واش کیا گیا لیکن جب کنٹوپ ہٹایا گیا تو روجر کے ساتھ ساتھ انتھونی بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ آدمی اسی چہرے میں تھا جس میں پہلے تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ اس کا میک اپ واش کیوں نہیں ہوا"۔ روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر جدید میک اپ واشر بھی ناکام رہا ہے۔

یقیناً انہوں نے کسی خاص ٹائپ کا میک اپ کیا ہوا ہے"۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ انتہائی شاطر اور ذہین لوگ ہیں لیکن اب کیا کیا جائے۔ اگر ان کا میک اپ واش نہ ہوا تو سیکشن ہیڈ کوارٹر تو کسی طرح بھی یقین نہ کرے گا کہ ہم نے اصل آدمیوں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... روجر نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر میں یقیناً ایسے جدید ترین میک اپ واشر ہوں گے جو انہیں چیک کر لیں گے اس لئے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہاں بھجوا دی جائیں"...... انتھونی نے کہا۔

"اور اگر وہاں بھی ان کے میک اپ واش نہ ہوئے تو جانتے ہو کیا ہو گا۔ ہم دونوں کو ناکام اور نکمے قرار دے کر ہمارے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے"...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ جیسا کہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"مجھے تو یقین ہے کہ یہی اصل آدمی ہیں لیکن اسے ثابت کیسے کیا جائے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"...... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کریں اور ان کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیں۔ پھر وہ جیسے کہیں ویسے کریں"...... انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے مجھے واپس اپنے کمرے میں جانا ہو گا اور اگر انہیں اس دوران ہوش آ گیا تو یہ لوگ سچوئیشن

بدل دیں گے "...... روجر نے کہا۔

" تو انہیں گولیوں سے اڑا دیتے ہیں۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا "...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں تمہاری یہ تجویز بالکل درست ہے۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ ختم ہو جائے گا "...... روجر نے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے مشین پسٹل نکال لیا۔

" ایک منٹ "...... اچانک انتھونی نے کہا۔

" کیا ہوا "...... روجر نے چونک کر کہا۔

" یہ عورت ان کے درمیان میں پڑی ہے اس طرح اسے بھی گولی لگ سکتی ہے یا یہ زخمی ہو سکتی ہے۔ پہلے میں اسے اٹھوا کر کمرے میں پہنچا دوں "...... انتھونی نے کہا۔

" کیا بات ہے۔ تم بہت زیادہ بے چین ہو رہے ہو "...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سر۔ آپ اسے میری مخصوص نفسیاتی کیفیت کہہ لیں اور میں کیا کہہ سکتا ہوں "...... انتھونی نے ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اٹھوالو "...... روجر نے کہا تو انتھونی نے اپنے آدمی کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر ایک آدمی نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی عورت کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو روجر نے مشین پسٹل کا رخ فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے بے ہوش افراد کی طرف

کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں باری باری ان چاروں کے جسموں میں گھستی چلی گئیں۔

" اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ آؤ "...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم دروازہ بند کر کے باہر نکل جاؤ "...... انتھونی نے اپنے دوسرے آدمی کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر روجر کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ کمرے میں موجود دوسرا آدمی بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا اور باہر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جبکہ روجر اور انتھونی دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

درد کی ایک تیز لہر جولیا کے جسم میں دوڑتی چلی گئی تو اس کا تاریک پڑا ہوا ذہن بے اختیار روشن ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز پڑی۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ مس تاکہ بھرپور انداز میں جشن منایا جا سکے"...... بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ ہوس کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور شاید یہ اس آدمی کی آواز میں موجود ہوس تھی کہ جولیا کے ذہن کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل کر بیٹھ گئی کہ وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے بیڈ روم میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ وہ انتھونی جس سے وہ ملنے اس کے آفس میں گئے تھے کوٹ اتار کر الماری میں رکھ رہا تھا۔ اس کی سائیڈ جولیا کو نظر آ رہی تھی۔ جولیا کے ذہن میں یکلخت بے

ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر گھوم گئے۔

"میرے ساتھی کہاں ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ تمہیں بھی میں نے اس لئے ہلاکت سے بچا لیا ہے کہ تم مجھے پسند آ گئی ہو اس لئے اس طرح زندہ بچ جانے پر میرا شکریہ ادا کرو"...... انتھونی نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی شرٹ اتارنی شروع کر دی تو جولیا بے اختیار اچھل کر بیڈ سے نیچے اتر آئی۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھی رہو۔ بے فکر رہو۔ میں تمہیں خوش کر دوں گا"...... انتھونی نے شرٹ اتار کر اسے الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ایسا اطمینان تھا جیسے سب کچھ نارمل ہو جبکہ جولیا کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس لئے نہیں کہ اسے اس انتھونی سے کوئی خطرہ ہو بلکہ اس لئے کہ کیا یہ انتھونی درست کہہ رہا ہے۔ کیا واقعی عمران اور دوسرے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی میرے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرے سامنے باس روجر نے مشین پسٹل سے ان پر گولیاں برسائی تھیں اور وہ ہلاک ہو گئے"...... انتھونی نے اب مڑتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو ان لاشوں کو۔ جشن کی بات کرو"...... انتھونی نے بڑے ہوس بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر بیڈ پر جا گرا۔ جولیا کا بازو پوری قوت سے گھوما تھا۔ بیڈ پر اس کا آدھا جسم گرا تھا جبکہ باقی آدھا جسم بیڈ سے نیچے تھا اس لئے وہ لٹک سا گیا تھا۔ اس نے جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا پر تو درندگی سوار ہو گئی تھی۔ اس کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اٹھتا ہوا انتھونی چیختا ہوا اس بار فرش پر جا گرا۔ اس نے ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار جولیا کی لات پوری قوت سے گھومی اور کمرہ انتھونی کی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ساتھ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"بتاؤ کیا ہوا۔ کہاں ہیں میرے ساتھی۔ بتاؤ"...... جولیا نے درندگی سے بھرپور لہجے میں غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات ایک بار پھر گھوم گئی۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔ انتھونی نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ جلدی ورنہ"...... جولیا نے ایک بار پھر اس کے سینے پر لات مارتے ہوئے کہا اور اس بار انتھونی کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ وہ اس کمرے کے بارے میں بتا رہا تھا جہاں اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں۔ جولیا نے اس سے تمام تفصیل پوچھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے اچھل کر اس کے

سینے پر جمپ لگایا اور پھر نیچے اتر کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس انداز کی ضرب کے بعد یقیناً انتھونی کا دل پھٹ گیا ہو گا اور وہ چند لمحوں بعد لازماً ہلاک ہو جائے گا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ باہر آئی اور پھر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی وہ ایک راہداری مڑی اچانک ایک مسلح آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"تم۔ تم یہاں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آدمی کہاں ہیں جنہیں ہلاک کیا گیا ہے"...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ادھر۔ اس کمرے میں۔ مگر تم تو"...... اس آدمی نے مڑ کر اشارے سے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے جا گرا جبکہ جولیا دوڑتی ہوئی راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی جدھر سے وہ آدمی نکل کر باہر آیا تھا۔ اس کا ذہن واقعی بگولوں کی زد میں تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس نے پوری قوت سے دروازے کو دھکا دیا اور اچھل کر اندر داخل ہوئی تو دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کا فیوز یکلخت اڑ گیا ہو کیونکہ وہاں فرش پر واقعی ٹیڑھے میڑھے انداز میں عمران اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ خون سب کے جسموں سے نکل کر نیچے فرش پر

پھیلا ہوا تھا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اپنے حلق میں موجود سانس پتھر میں تبدیل ہو گیا ہو کہ اچانک اس کے ذہن کو جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے اچھل کر آگے بڑھی۔ اس نے عمران اور دوسرے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت دیکھ لی تھی لیکن یہ حرکت بے حد سست تھی۔ جولیا دوڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھی اور اس نے یکے بعد دیگرے عمران سمیت سب ساتھیوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی"...... اچانک عمران کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ باتھ روم کا دروازہ تھا اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہاں ایک جگ بھی موجود تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جگ میں پانی بھرا اور واپس آکر اس نے باری باری پانی عمران اور دوسرے ساتھیوں کے حلق میں ڈالا اور پھر باقی پانی اس نے ان کے زخموں پر انڈیل دیا۔ پانی حلق میں اترتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے کراہنا شروع کر دیا اور پھر عمران نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تو جولیا نے یکلخت اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم سب شدید زخمی ہو۔ شدید زخمی۔ تمہیں گولیاں ماری گئی ہیں۔ تمہارے جسموں سے کافی خون نکلا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا کیا جائے"...... جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اسے شاید اپنے آپ پر بھی کنٹرول نہ رہا تھا۔

"میڈیکل باکس تلاش کرو۔ تنویر اور صفدر دونوں مر رہے ہیں۔ جلدی کرو"...... یکلخت عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ گو وہ اپنی طرف سے چیخا تھا لیکن اس کی آواز میں بے پناہ نقاہت تھی۔

"میڈیکل باکس کہاں ہو گا۔ کہاں ہو گا"...... جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ اس کے پیروں میں جیسے پنکھے سے لگ گئے تھے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی وہاں پہنچی جہاں وہ آدمی پڑا ہوا تھا جسے اس نے ضرب لگا کر گرا دیا تھا۔ جولیا نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا تھا اس لئے اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ یہ تو مر گیا ہے"...... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر دوڑتی ہوئی اس طرف کو بڑھتی چلی گئی جہاں بیڈ روم میں انتھونی کی لاش تھی۔ اسے معلوم تھا کہ انتھونی ہلاک ہو چکا ہو گا لیکن پھر بھی وہ ادھر ہی دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ جب وہ بیڈ روم میں داخل ہوئی تو واقعی انتھونی کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ اس کے منہ اور ناک سے خون نکل کر ادھر ادھر پھیلا ہوا تھا۔ جولیا نے بیڈ روم میں موجود ایک الماری کے پٹ کھولے اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ الماری کے نچلے خانے میں واقعی ایک میڈیکل باکس موجود تھا۔ نجانے یہ میڈیکل باکس بیڈ روم کی الماری میں کیوں رکھا ہوا تھا لیکن اس بات کو سوچنے کا اسے ہوش ہی نہ تھا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور پہلے سے زیادہ تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس

اس کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو ۔ میرا بازو حرکت نہیں کر رہا۔ تم خود انہیں انجکشن لگاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے میڈیکل باکس کھول کر اسے فرش پر پلٹ دیا۔ عمران کا ایک بازو بالکل بے حس سا ہو رہا تھا۔ اس میں دو گولیاں لگی تھیں جبکہ باقی گولیاں اس کی پسلیوں میں لگی تھیں۔ عمران نے دوسرے ہاتھ سے انجکشنوں کی ایک ڈبیہ کی طرف اشارہ کیا تو جولیا نے انتہائی پھرتی سے ایک سرنج اٹھائی اور پھر اس میں انجکشن بھر کر اس نے سب سے پہلے تنویر کے بازو میں انجکشن لگا دیا اور اس کے بعد اس نے دوسرا انجکشن صفدر کے بازو میں لگا دیا۔

" ان کے جسموں سے گولیاں نکالنا پڑیں گی۔ کیپٹن شکیل کی حالت زیادہ خراب نہیں ہے۔ اس کی ٹانگوں اور کولہے میں گولیاں لگی ہیں۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اسے جھنجھوڑو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کو بری طرح جھنجھوڑ دیا تو کیپٹن شکیل جو کچھ کچھ ہوش میں تھا یکلخت اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔

" کیپٹن شکیل جولیا کا ہاتھ بٹاؤ ۔ سب کے جسموں سے گولیاں نکالو"...... عمران نے اپنی طرف سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی لہرا کر واپس فرش پر گر گیا تو جولیا بے اختیار چیخنے

لگ گئی۔ اس کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

" مس جولیا ۔ خاموش رہو"...... اچانک کیپٹن شکیل کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو چیختی ہوئی جولیا یکلخت اس طرح خاموش ہو گئی جیسے چابی بھرا کھلونا چابی ختم ہونے پر بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھ نہ پا رہا تھا جبکہ عمران، صفدر اور تنویر تینوں کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔

ختم شد

کیا ہوا ہو اور شاید اب تو اسے بھی بھول گیا ہو گا کہ اس نے کس
سبجیکٹ میں سپیشلائز کیا تھا کیونکہ عمران نے علم کے حصول کو طالب
علمی کے زمانے تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ مسلسل مطالعے اور طلب
علم میں مصروف رہتا ہے۔ جہاں تک فلموں کی بات ہے تو عمران اور
اس کے ساتھی جس انداز میں کام کرتے ہیں اس انداز کو فلمانا شاید
ناممکن ہو۔ اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ ناول پڑھنے کے بعد
جب اس پر بنی ہوئی فلم دیکھیں تو آپ خود ہی اپنے آئیڈیئے کو واپس
لینے پر مجبور ہو جائیں۔ ویسے بھی شاید عمران کے پاس اتنا وقت نہ ہو
کہ وہ فلموں کے چکر میں پڑ سکے۔ اس لئے فی الحال تو اس کے کارناموں
کو پڑھنے پر ہی اکتفا کیجئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

آخر میں ان سب قارئین کا میں دلی طور پر مشکور ہوں جو مسلسل
میرے بیٹے محمد فیصل جان کی جوان مرگی پر تعزیت کے خطوط ارسال
کر رہے ہیں۔ ان کے خطوط میرے لئے حوصلے اور تقویت کا باعث بنتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل چاروں کو بے ہوشی کے
دوران گولیاں ماری گئی تھیں اور اپنی طرف سے وہ لوگ انہیں
ہلاک کر چکے تھے۔ لیکن جب جولیا وہاں پہنچی تو اس نے ان کے
جسموں میں حرکت کے تاثرات دیکھے اور پھر اس کی کوششوں سے
عمران کو ہوش آگیا لیکن صفدر اور تنویر کی حالت انتہائی خراب ہو
چکی تھی۔ چنانچہ جولیا نے عمران کے کہنے پر انتھونی کے بیڈ روم سے
میڈیکل باکس لا کر تنویر اور صفدر دونوں کو انجکشن لگائے۔ اسی لمحے
عمران کی حالت خراب ہو گئی اور وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔
جولیا کے جھنجھوڑنے پر کیپٹن شکیل پہلے ہی ہوش میں آگیا تھا لیکن
عمران کی حالت خراب تھی۔ جولیا نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا تھا
جس پر کیپٹن شکیل نے سختی سے اسے خاموش رہنے کا کہا اور جولیا
یکلخت خاموش ہو گئی لیکن کیپٹن شکیل باوجود کوشش کے اٹھ نہ پا

رہا تھا اور عمران، صفدر اور تنویر تینوں کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"اب مجھے ہی خود کچھ کرنا پڑے گا"...... جولیا نے یکلخت ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس لاش کے قریب پہنچ گئی جس کے پاس ابھی تک مشین گن پڑی ہوئی تھی۔ اس نے مشین گن اٹھائی اور ایک بار پھر دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں انتھونی کی لاش پڑی ہوئی تھی اور جہاں الماری میں میڈیکل باکس رکھا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو دوسرے لمحے بے اختیار ٹھٹھک کر رہ گئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان عورت انتھونی کی لاش پر جھکی ہوئی تھی۔ پھر شاید وہ جولیا کے دوڑ کر آنے کی آہٹ سن کر ایک جھٹکے سے سیدھی کھڑی ہو گئی تھی۔

"تم نے اسے مارا ہے۔ بہت اچھا کیا ہے۔ یہ تو شیطان تھا شیطان، بے شمار عورتیں یہاں تہہ خانوں میں پڑی سسک رہی ہیں"۔ اچانک اس عورت نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم کون ہو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔ مجھے بھی تہہ خانوں سے باہر جانے کی اجازت نہیں۔ میں خود اس شیطان کے ہاتھوں بے حد ذلیل ہو رہی تھی لیکن تم نے اسے مار کر ہم سب پر احسان کیا ہے۔ ہم

اب آزاد ہو جائیں گی"...... اس لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے جولیا نے انتھونی کو مار کر اس پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"کیا تم میری مدد کر سکتی ہو"...... جولیا نے کہا تو وہ لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیسی مدد۔ کیا تم یہاں سے نکلنا چاہتی ہو۔ آؤ میرے ساتھ۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے لیکن وہاں دو مسلح آدمی تعینات ہیں۔ انہیں تمہیں ہلاک کرنا ہو گا پھر تم سمیت ہم سب نکل جائیں گی"۔ اس لڑکی نے کہا۔

"میرے چار مرد ساتھی ادھر کمرے میں انتہائی شدید زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ میں انہیں فوری طور پر کسی ہسپتال میں پہنچانا چاہتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ"...... لڑکی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ادھر کمرے میں۔ لیکن کیا ہو سکتا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ان کی حالت بے حد خراب ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ان دربانوں کو ہلاک کر دو گی"...... لڑکی نے کہا۔

"تم دو دربانوں کی بات کر رہی ہے۔ میں اس وقت پورے ٹوگیو کو ہلاک کر سکتی ہوں۔ میرے ساتھیوں کی زندگیاں بچنی چاہئیں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر آؤ میرے ساتھ۔ ابھی انتظام ہو جاتا ہے"...... اس لڑکی

نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" جلدی کرو۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے انہیں ہسپتال پہنچاؤ"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو اس لڑکی نے سرہلایا اور اس کے قدم تیز ہو گئے۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچیں جہاں آٹھ عورتیں موجود تھیں۔ یہ سب صوفوں پر بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھیں۔ وہ اس لڑکی اور جولیا کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

" یہ کون ہے مارگی "...... ایک لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس لڑکی جس کا نام مارگی تھا، نے جلدی جلدی اسے ساری صورت حال بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ شیطان ہلاک ہو چکا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تھینک گاڈ"...... تمام لڑکیوں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کے ساتھی شدید زخمی ہیں اور اس نے ہم پر جو احسان کیا ہے اس کے اتارنے کا یہی طریقہ ہے کہ ہم ان زخمیوں کو فوری ہسپتال پہنچا دیں۔ تم اس کے ساتھ جاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر زیرو پوائنٹ پر پہنچاؤ۔ میں اس دوران بڑی ویگن منگوانے کا انتظام کرتی ہوں"...... مارگی نے کہا۔

" لیکن وہ مسلح دربان "...... ایک لڑکی نے کہا۔

" ان کی فکر مت کرو۔ آؤ میرے ساتھ "...... جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ آٹھ لڑکیاں اس

کے پیچھے تھیں اور پھر جولیا خود بھی ایک لحاظ سے دوڑتی ہوئی اور ان لڑکیوں کو بھی دوڑاتی ہوئی اس کمرے میں پہنچی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہوش میں تو تھے لیکن تیز حرکت نہ کر سکتے تھے۔

" انہیں اٹھاؤ اور لے چلو "...... جولیا نے کہا۔

" کیا۔ کیا یہ عورتیں ہمیں اٹھائیں گی "...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جلدی کرو۔ وقت مت ضائع کرو"۔ جولیا نے یکلخت چیخ کر کہا تو دو دو لڑکیوں نے مل کر ایک ایک آدمی کو اٹھا لیا جبکہ عمران کو اٹھانے پر دو لڑکیوں کو خاصی مشکل پیش آ رہی تھی اس لئے جولیا بھی ساتھ شامل ہو گئی۔

" یا اللہ یہ وقت بھی دکھانا تھا"...... عمران نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو "...... جولیا نے ڈانٹ کر کہا۔ وہ اس وقت واقعی ڈکٹیٹر کے سے انداز میں بول رہی تھی اور پھر لڑکیاں ہانپتی کانپتی کسی نہ کسی طرح انہیں اٹھائے ہوئے ایک بڑے سے گیراج میں پہنچ گئیں۔ وہاں ایک خاصی بڑی ویگن موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس ویگن کی سیٹوں پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آٹھ لڑکیاں بھی ویگن میں سوار ہو گئیں۔

" اب ان دربانوں کو ہلاک کرنا ہو گا لیکن وہ بے حد ظالم لوگ ہیں"...... مارگی نے جولیا سے کہا۔

" کہاں ہیں وہ دونوں۔ جلدی بتاؤ۔ وقت مت ضائع کرو"۔ جولیا نے کہا تو مارگی ایک سائیڈ پر موجود پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ پھاٹک بند تھا اور اس کا اندر کا کنڈا کھلا ہوا تھا۔

" دونوں دربان باہر موجود ہیں۔ پھاٹک کے بعد ایک اور راہداری ہے۔ اس کے بعد ایک اور پھاٹک ہے جو سڑک پر کھلتا ہے"...... مارگی نے کہا۔

" کیا باہر صرف دو افراد ہیں یا زیادہ ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

" دو ہی ہیں"...... مارگی نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب یہ پھاٹک کیسے کھولو گی"...... جولیا نے کہا تو مارگی نے آگے بڑھ کر پھاٹک کو زور سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔

" کون ہے"...... باہر سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں مارگی ہوں۔ پھاٹک کھولو۔ باس کا ضروری پیغام دینا ہے"...... مارگی نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ چند لمحوں بعد ہی باہر سے کنڈا کھولنے کی آواز سنائی دی اور پھر سائیڈ پر موجود چھوٹا پھاٹک کھل گیا تو مارگی تیزی سے آگے بڑھی اور اس چھوٹے پھاٹک سے دوسری طرف نکل گئی۔ جولیا اس کے پیچھے تیزی سے دوسری طرف آئی۔ یہ ایک بند راہداری تھی۔ وہاں دونوں دربان سائیڈ پر موجود تھے۔ مشین گنیں

ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں اور وہ مارگی کی طرف متوجہ تھے کہ وہ جولیا کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں دربانوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دھماکے سے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ جولیا نے جھک کر ان میں سے ایک کی ٹانگ پکڑی اور ایک جھٹکے سے سائیڈ پر اچھال دیا۔ اس کے بعد اس نے دوسرے کا بھی یہی حشر کیا جبکہ اس دوران مارگی نے پھاٹک کا بڑا کنڈا ہٹا کر پھاٹک کھول دیا تھا۔

" آؤ۔ جلدی آؤ"...... مارگی نے واپس دوڑتے ہوئے کہا۔

" تم ویگن لے آؤ۔ میں دوسرا پھاٹک کھولتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور دوسرے پھاٹک کی طرف دوڑ پڑی۔ اس نے پھاٹک کا کنڈا کھولا اور چند لمحوں بعد ویگن تیزی سے دوڑتی ہوئی اس پھاٹک کے قریب آئی تو جولیا نے پھاٹک کھول دیا اور ویگن باہر نکل کر رک گئی۔ جولیا نے جلدی سے پھاٹک بند کر دیا اور پھر اچھل کر وہ ویگن میں سوار ہو گئی۔ مارگی ڈرائیونگ سیٹ پر تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے ویگن آگے بڑھا دی۔

روجر اپنے آفس میں موجود تھا۔ وہ ایک خصوصی کارڈلیس فون پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش میں مصروف تھا لیکن رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ روجر کو چونکہ یہ آفس، فون اور دیگر تفصیلات کے بارے میں اب آگاہ کیا گیا تھا اس لئے اس کو رابطہ کرنا خاصا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ رابطے کا طریقہ کار اور اس کا انداز خاصا طویل تھا اس لئے وہ ہر بار کہیں نہ کہیں بھول کر غلطی کر جاتا تھا اور رابطہ نہ ہوتا تھا۔

"اگر میں نے جذباتی ہو کر ایسا کیا تو رابطہ نہ ہو سکے گا۔ مجھے کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہئے"...... روجر نے کہا اور اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود ریک میں سے اس نے ایک شراب کی بوتل اور نچلے خانے میں موجود ایک جام اٹھا کر اس نے دونوں چیزیں میز پر رکھ دیں اور پھر بوتل کھول کر اس نے شراب جام میں ڈال دی۔

"میں خواہ مخواہ جذباتی ہو رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر کس بات کا خدشہ"...... روجر نے شراب کا گھونٹ لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس خیال کے ساتھ ہی واقعی وہ خاصا پرسکون ہو گیا تھا۔ کافی دیر تک وہ شراب نوشی کرتا رہا۔ پھر اس نے شراب کی بوتل اور جام اٹھا کر ایک طرف رکھے اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس بار واقعی رابطہ قائم ہو گیا تھا۔

"روجر بول رہا ہوں ٹوگیو سے۔ چیف سے بات کرائیں"۔ تمام کوڈ دوہرانے کے بعد روجر نے کہا۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد سی آواز سنائی دی تو روجر نے عمران کے بیکال کی آواز اور لہجے میں انتھونی سے بات کرنے اور پھر انتھونی کا اس سے یہاں آفس میں رابطہ کرنے سے لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"ان کے میک اپ صاف ہونے چاہئیں ورنہ کس طرح تصدیق ہو گی کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ہم نے ایسا کیا تھا۔ لیکن جو میک اپ واشر انتھونی کے پاس ہے وہ کام نہیں کر رہا۔ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں نے خصوصی ٹائپ کا میک اپ کیا ہوا ہے۔ اب آپ جیسے کہیں"...... روجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے خود انہیں ہلاک کیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان پر گولیاں برسائی ہیں"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے انہیں ہوش دلایا تھا"...... چیف نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ میں نے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دیا تھا"...... روجر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے ورنہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تمہاری آواز میں عمران ہی بات نہ کر رہا ہو کیونکہ تمہاری آواز ابھی وائس چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ نہیں ہوئی۔

"بہرحال تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں انتھونی کے کلب سے نکال کر سٹار کلب کے مارٹی تک پہنچا دو۔ مارٹی کے پاس جدید ترین میک اپ واشر موجود ہیں اور ویسے مارٹی خود بھی میک اپ کے فن کا ماہر ہے اس لئے وہ جدید ترین میک اپ واشر سے ان کے میک اپ واش کر لے گا اور اگر اس سے ایسا نہ ہو سکا تو وہ اپنے کسی طریقے سے میک اپ واش کر لے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ اسے میرے بارے میں کہہ دیں"...... روجر نے کہا۔

"تمہارے بارے میں اطلاعات ٹوگیو میں سیکشن کے تحت کام کرنے والے سب افراد تک پہنچ چکی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روجر نے کریڈل دبایا اور

پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تھری ایس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"انتھونی سے بات کراؤ۔ میں روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد دوبارہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... روجر نے کہا۔

"باس انتھونی تو ابھی تک انڈر گراؤنڈ رومز میں ہیں۔ آپ ان کے اسسٹنٹ رابرٹ سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے انتھونی کی عمران کی ساتھی لڑکی کے بارے میں بے چینی یاد آ گئی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے باہر نہ آنے کی وجہ لازماً وہی لڑکی ہو گی۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... رابرٹ نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"انتھونی کہاں ہے"...... روجر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"وہ تہہ خانوں میں موجود اپنے سپیشل بیڈ روم میں ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہاں اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا"...... روجر نے کہا۔

"نو سر۔ وہاں فون نہیں ہے۔ باس انتھونی ڈسٹربنس پسند نہیں کرتے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم فوراً وہاں آدمی بھیجو اور اسے بلاؤ۔ میں نے اس سے فوری بات کرنی ہے ورنہ نہ تم رہو گے اور نہ انتھونی"...... روجر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے حقیقتاً رابرٹ کی بات سن کر غصہ آ گیا تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

میں پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا"...... روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس"...... روجر نے کہا اور ایک بار پھر بوتل اٹھا کر اس نے اس میں باقی ماندہ شراب جام میں انڈیلی اور پھر شراب سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ پندرہ منٹ بعد جب اس کا جام خالی ہو گیا تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"تھری ایس کلب"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں۔ انتھونی سے بات کراؤ"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ سر۔ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ رابرٹ سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں۔ انتھونی کہاں ہے"...... روجر نے کہا۔

"جناب۔ باس انتھونی کو سپیشل بیڈ روم میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہاں موجود ان کے ملازموں کی بھی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہاں کے بیرونی راستے کے دربانوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہاں موجود عورتیں بھی غائب ہیں"...... رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"عورتیں۔ کیا مطلب"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ باس انتھونی عورتوں کے بے حد شوقین تھے۔ انہوں نے نیچے تہہ خانوں میں آٹھ عورتیں مستقل طور پر رکھی ہوئی تھیں اس لئے وہاں کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ اب آپ کے حکم پر ہمیں وہاں جانا پڑا تو یہ سب کچھ معلوم ہوا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہ چار آدمیوں کی لاشیں تو بلیک روم میں موجود ہوں گی۔ چار ایکریمین مردوں کی لاشیں اور ہاں ایک عورت کو انتھونی نے بے ہوشی کے عالم میں اٹھوا کر بھجوایا تھا۔ وہ عورت کہاں ہے"...... روجر

نے کہا۔

"جناب۔ وہاں سوائے باس انتھونی اور ان کے ملازمین اور بیرونی گیٹ کے دربانوں کی لاشوں کے اور کوئی موجود نہیں ہے اور باس کی عورتیں بھی غائب ہیں۔ وہاں کوئی عورت موجود نہیں ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ وہ لاشیں کہاں چلی گئیں"...... روجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جن عورتوں کے بارے میں تم نے بتایا ہے وہ کہاں گئی ہوں گی"...... روجر نے پوچھا۔

"ایک بڑی ویگن بھی غائب ہے۔ میرے آدمی اسے ٹریس کر رہے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ان عورتوں میں سے کسی کو بھی ٹریس کراؤ تاکہ اس سے اصل صورت حال معلوم ہو سکے اور پھر مجھے فون کرو میرے آفس میں"۔ روجر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ لاشیں کہاں گئیں۔ کیسے گئیں اور کیوں گئیں"...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اب اسے انتھونی پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس کی حماقت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا۔ اب وہ چیف کو کیا

جواب دے گا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا رہا اور پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روجر نے صرف ایک لفظ کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں تھری ایس کلب سے چیف روجر سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"روجر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... روجر نے کہا۔

"جناب۔ ویگن تو نہیں مل سکی البتہ ایک عورت کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ باقی عورتوں کے ساتھ مخصوص تہہ خانوں میں موجود تھی کہ اچانک باس انتھونی کی پرسنل سیکرٹری مارگی ایک ایکریمین عورت کے ساتھ وہاں داخل ہوئی اور مارگی نے بتایا کہ اس ایکریمین عورت نے باس انتھونی کو بیڈ روم میں ہلاک کر دیا ہے۔ یہ عورتیں چونکہ وہاں قید کی گئی تھیں اس لئے وہ سب خوش ہو گئیں۔ پھر مارگی کے حکم پر سب عورتیں ایک کمرے میں گئیں۔ وہاں چار ایکریمین مرد شدید زخمی حالت میں موجود تھے اور"۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ شدید زخمی حالت میں۔ کیا مطلب۔ کیا وہ زندہ تھے"...... روجر نے یکلخت اس کی بات کاٹ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اس عورت نے جو کچھ بتایا ہے وہی میں بتا رہا ہوں۔ اس عورت نے بتایا ہے کہ دو دو عورتوں نے مل کر ایک

ایک زخمی کو اٹھایا اور باہر لا کر ایک ویگن میں بٹھایا اور پھر وہ خود بھی اس ویگن میں سوار ہو گئیں۔ پھر مارگی اور وہ ایکریمین عورت دربانوں کی طرف چلی گئیں۔ پھر اکیلی مارگی واپس آئی اور اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ویگن چلائی۔ ایکریمین عورت بیرونی پھاٹک کے قریب موجود تھی۔ اس نے پھاٹک کھولا اور ویگن پھاٹک سے باہر آکر رک گئی۔ اس ایکریمین عورت نے پھاٹک بند کیا اور ویگن میں سوار ہو گئی۔ پھر مارگی نے انہیں مرکزی چوک پر ڈراپ کر دیا اور ویگن لے کر چلی گئی اور وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہسپتال وغیرہ چیک کئے ہیں۔ اگر وہ شدید زخمی تھے اور زندہ تھے تو لازماً کسی ہسپتال میں ہوں گے"...... روجر نے کہا۔

"اوہ۔ نو چیف۔ مجھے تو اس کا خیال نہیں آیا تھا۔ میں چیک کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً چیک کراؤ۔ ہم نے ہر صورت میں ان زخمیوں کو زندہ یا مردہ حالت میں واپس حاصل کرنا ہے"...... روجر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر نے رسیور رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اس کا ذہن واقعی یہ سن کر گھومنے لگا تھا کہ ایکریمین شدید زخمی تھے اور زندہ تھے حالانکہ وہ خود مشین پسٹل سے انہیں گولیاں مار کر آیا تھا۔

"آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی گولیاں لگنے کے باوجود وہ زندہ رہ

جائیں۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... روجر نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے اس کے سوال کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد رابرٹ کا فون دوبارہ آگیا۔

"یس۔ کیا ہوا ہے۔ ملی وہ لاشیں۔ جلدی بتاؤ"...... روجر نے کہا۔

"چیف۔ وہ ویگن کراؤن مارکیٹ کے قریب پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہے اور اس لڑکی مارگی کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس ایکریمین لڑکی نے اسے لارڈ روڈ پر ڈراپ کر دیا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی اور مارگی وہاں سے بس میں بیٹھ کر اپنے فلیٹ پر چلی گئی تھی"...... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے مارگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے وہ لاشیں چاہئیں۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو یا میں کوئی اور بندوبست کروں"...... روجر نے کہا۔

"میں کیسے انہیں ٹریس کر سکتا ہوں۔ جب مارگی بھی نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہیں"...... رابرٹ نے کہا تو روجر نے مزید کوئی بات کئے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اب کیا کیا جائے۔ اب اگر چیف کو سب کچھ بتایا گیا تو ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے جائیں"...... روجر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روجر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روجر نے کہا۔

"سٹار کلب سے مارٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔ اسے چیف کی ہدایت یاد آ گئی تھی۔

"یس۔ روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے کہا۔

"باس۔ چیف نے مجھے کال کر کے کہا تھا کہ آپ پانچ ایکریمین کی لاشیں میرے پاس بھجوائیں گے۔ میں نے ان کے میک اپ واش کرنے ہیں۔ میں تب سے ان لاشوں کا انتظار کر رہا ہوں لیکن نہ آپ نے رابطہ کیا اور نہ ہی لاشیں آئی ہیں اس لئے مجبوراً میں نے فون کال کی ہے"...... مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک عجیب بات ہو گئی ہے۔ میں ابھی چیف سے بات کرنے ہی جا رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی"...... روجر نے کہا۔

"کون سی بات باس"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں نے خود اپنے ہاتھوں سے چار آدمیوں کو مشین پسٹل سے گولیاں مار کر ہلاک کیا لیکن اب رپورٹ ملی ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ شدید زخمی تھے اور پھر وہ ایک ویگن میں سوار ہو کر غائب ہو گئے ہیں"...... روجر نے کہا۔

"آپ نے کہاں انہیں گولیاں ماری تھیں"...... مارٹی نے پوچھا۔

"تھری ایس کلب کے نیچے تہہ خانوں میں۔ انتھونی بھی میرے

ساتھ تھا۔ چونکہ ان کے میک اپ چیک نہیں ہوئے تھے اس لئے میں لاشیں وہاں چھوڑ کر یہاں آفس میں آ گیا تاکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کر کے ان سے مزید ہدایات لے سکوں۔ اب اطلاع ملی ہے کہ انتھونی ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاشیں زندہ تھیں اور وہ ویگن میں نکل گئے ہیں اور پھر ویگن کراؤن مارکیٹ کے قریب پارکنگ میں کھڑی مل گئی"...... روجر نے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا تھے باس۔ مجھے بتائیں۔ میں لازماً انہیں ٹریس کر لوں گا"...... مارٹی نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس ایسے وسائل ہیں کیونکہ یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں"۔ روجر نے کہا۔

"یس سر۔ میرا یہاں سب سے بڑا گروپ ہے۔ آپ صرف حلیئے بتا دیں۔ باقی کام ہم کر لیں گے"...... مارٹی نے کہا تو روجر نے حلیئے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں ٹریس کرا لوں گا اور ہلاک بھی کرا دوں گا اور پھر آپ کو اطلاع دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کر سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا تھا اور نیچے اس پراپرٹی ڈیلر کا نام و پتہ موجود تھا اس لئے عمران نے اس کوٹھی میں رہنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ کسی بھی ہسپتال میں گئے تو وہاں بی ٹی کے ایجنٹ لازماً پہنچ جائیں گے اور وہ زخمی ہونے کی وجہ سے دفاع نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ جب مارگی کو ڈراپ کر کے جولیا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو عمران نے اسے کسی رہائشی کالونی کا چکر لگانے کا کہہ دیا تھا اور پھر اس کالونی کی کوٹھی کے باہر بورڈ دیکھ کر عمران نے یہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ باقی کارروائی ان کے لئے آسان تھی۔ جولیا نے باہر لگا ہوا تالا آسانی سے کھول لیا تھا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی تو یہاں ڈراپ ہو گئے جبکہ جولیا ویگن لے کر واپس چلی گئی تاکہ ویگن کو کہیں اور چھوڑ

آئے۔ البتہ عمران نے اسے میڈیسن کی ایک لسٹ اور میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلیں لانے کا کہہ دیا تھا۔ چنانچہ جب جولیا واپس آئی تو وہ شاپنگ کر کے آئی تھی۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل اور جولیا نے مل کر وہاں باقاعدہ تین بستروں کا ہسپتال بنا لیا اور عمران ساتھ ساتھ ماہر ڈاکٹروں کی طرح ہدایات دے رہا تھا اس لئے ان سب کے جسموں سے گولیاں نکال لی گئیں اور بینڈیج کرنے کے بعد ضروری انجکشن بھی ان کو لگا دیئے گئے تھے اس لئے وہ خاصے سکون میں تھے جبکہ جولیا ان کی خوراک کا بندوبست کرنے گئی تھی۔ البتہ عمران نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ اس پراپرٹی ڈیلر کے آفس جا کر یہ کوٹھی اس سے باقاعدہ کرائے پر حاصل کر لے اور اب وہ جولیا کے انتظار میں بستروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ معجزہ نہیں یا اس کی بھی کوئی سائنسی وضاحت آپ کریں گے کہ بے ہوشی کے عالم میں ہم پر مشین پسٹل کی فائرنگ کی گئی اس کے باوجود ہم ہلاک نہیں ہوئے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو یقین ہے کہ یہ قدرت کا معجزہ تھا ورنہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس میں خیال کی کیا بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچانا تھا بس بچالیا"...... تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے اس پر خاصا سوچا ہے لیکن کوئی توجیہہ واقعی میری سمجھ میں تو نہیں آسکی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب کا بچ جانا عجیب بات ہے۔ صفدر صاحب اور تنویر صاحب دونوں کو جس انداز میں گولیاں لگی تھیں ان کا بچ جانا واقعی معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے تو آپریشن کر کے ان کی گولیاں نکالی ہیں۔ تم نے چیک نہیں کیا کہ گولیاں جسم میں داخل ضرور ہوئی ہیں لیکن وہ آگے نہیں بڑھیں ورنہ جس انداز میں گولیاں ماری گئی تھیں وہ سیدھی ان دونوں کے دلوں کو پھاڑ کر رکھ دیتیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی میں نے اس بات کا تو خیال ہی نہیں کیا تھا لیکن کیوں ایسا ہوا ہے جبکہ زخموں کی نوعیت بتا رہی ہے کہ گولیاں نزدیک سے چلائی گئی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اصل بات تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہے اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے تو یہ بات بھی درست ہے لیکن اس کی باقاعدہ سائنسی توجیہہ بھی ہے۔ تمہیں بے ہوش ہونے سے پہلے احساس ہوا ہو گا کہ تمہارے جسم یکلخت سن ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے

کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم پر سٹام ریز فائر کی گئی تھیں اور ان کی خاصیت ہے کہ پہلے جسم مفلوج ہوتا ہے پھر دماغ پر ان کا اثر ہوتا ہے اور ان ریز کی یہ بھی خاصیت ہے کہ یہ جسم کے گوشت کو سخت کر دیتی ہیں اور کوئی بیرونی چیز چاہے وہ کتنی بھی رفتار سے کیوں نہ جسم میں داخل کی جائے وہ زیادہ دور تک اندر نہیں جا سکتی حتیٰ کہ اگر پوری قوت سے خنجر بھی مارا جائے تو ایک چوتھائی خنجر ہی اندر جا سکے گا اور یہی ہمارے بچاؤ کا سبب بن گیا ہے۔ گولیاں ضرور ماری گئی تھیں اور وہ ہمارے جسموں میں داخل بھی ہو گئیں لیکن مزید آگے نہ بڑھ سکیں اور سٹام ریز کی خصوصیت کی وجہ سے وہ اپنی حد تک نہ جا سکیں اور پیچھے رہ گئیں۔ اس طرح سٹام ریز کے شکار ہمارے جسموں سے خون بھی زیادہ مقدار میں نہ بہہ سکا ورنہ تو شاید ہم زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ قدرت بچانے کے لئے کیا کیا کام دکھاتی ہے۔ اصل بات واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ورنہ یہ ضروری تو نہیں کہ وہ سٹام ریز ہی فائر کرتے"...... صفدر نے کہا۔

"اور یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ ہمیں گولیاں مارنے والا بغیر تصدیق کے واپس چلا جاتا۔ وہ براہ راست دل پر گن کی نال رکھ کر بھی فائر کھول سکتا تھا اور کھوپڑی میں بھی گولیاں مار سکتا تھا"۔

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔ اسی لمحے باہر کھٹکا ہوا اور سب بے اختیار چونک پڑے لیکن دوسرے لمحے جولیا کمرے میں داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں دو بڑے شاپنگ بیگ موجود تھے ۔

" ارے ۔ تم تو باقاعدہ شادی کی شاپنگ کر کے آئی ہو " ۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اس حالت میں پہنچ گئے ہو ۔ پھر بھی بکواس کرنے سے باز نہیں آتے ۔ تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ جب میں نے تمہیں دیکھا تو میری کیا حالت ہوئی تھی ۔ نجانے کیوں میرا دل بند نہیں ہو گیا تھا " ...... جولیا نے شاپنگ بیگز فرش پر رکھتے ہوئے کہا ۔

" دل ہوتا تو بند ہوتا " ...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا ۔ اس نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا ۔

" مس جولیا ۔ کیا لائی ہیں آپ " ...... صفدر نے کہا ۔

" اپنے لئے اور تم سب کے لئے نئے لباس ، میک اپ کا سامان اور کھانے کا سامان " ...... جولیا نے نارمل ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کوٹھی کا کیا کیا " ...... عمران نے پوچھا ۔

" کوٹھی میں نے باقاعدہ حاصل کر لی ہے " ...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" لیکن انہوں نے اپنا آدمی ساتھ بھیجا ہو گا تالا کھولنے کے لئے " ۔ عمران نے کہا ۔

" وہ بھیج رہے تھے لیکن میں نے منع کر دیا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ میرے ساتھی چند روز بعد آنے والے ہیں پھر کوٹھی کھولوں گی اس لئے فی الحال مجھے صرف چابی دے دی جائے اور انہوں نے مجھے چابی دے دی " ...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ چونکہ ان کے لباس واقعی خون آلود تھے اس لئے جولیا تو سامان لے کر کھانا بنانے چلی گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے واش روم میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیا اور ماسک میک اپ بھی کر لیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ انتھونی کی ہلاکت کے بعد لازماً انہیں تلاش کیا جائے گا اور مارگی اور دوسری عورتوں سے انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ بچ گئے ہیں ۔

" عمران صاحب ۔ اصل مشن تو ویسے ہی رہ گیا اور ہم اس حالت میں پہنچ گئے " ...... صفدر نے کہا ۔

" یہ مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے صفدر اس لئے ظاہر ہے کہ اس کو مکمل کرنا خاصا دشوار ہو گا " ...... عمران نے جواب دیا ۔

" ہاں ۔ اب آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے " ...... صفدر نے کہا ۔

" ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ پہلے ہم پوری طرح فٹ ہو جائیں پھر دیکھیں گے " ...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد جولیا نے کھانا لگایا اور ان سب نے کھانا کھا کر آخر میں کافی پی ۔ جولیا ڈسپوزایبل برتن ساتھ لے آئی تھی اس لئے انہیں

برتنوں کی وجہ سے پریشانی نہ اٹھانا پڑی تھی۔ وہ کافی پینے کے ساتھ ساتھ باتوں میں مصروف تھے کہ اچانک جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"میں آ رہی ہوں"...... جولیا نے کافی میز پر رکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی وزنی چیز زمین پر گری ہو تو وہ سب بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے لیکن تھوڑی دیر بعد جولیا واپس اندر داخل ہوئی تو اس کے کاندھوں پر ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں لدا ہوا تھا۔

"میں نے ایسی آواز سنی تھی جیسے کوئی عقبی طرف سے اندر کودا ہو۔ میں نے اسے راہداری میں ہی چھاپ لیا"...... جولیا نے اندر آتے ہوئے کہا اور اس آدمی کو فرش پر ڈال دیا۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔ اس کی گردن میں بل دے کر اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔

"اس کے ساتھی بھی باہر ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں دیکھتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے باہر چلی گئی تو عمران اٹھا اور اس نے جھک کر پہلے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا اور پھر اس نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھا اور پیر کو مروڑ دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کے جسم

کو یکلخت جھٹکے سے لگنے لگے اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"رچرڈ۔ رچرڈ۔ میرا نام رچرڈ ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مارٹی گروپ سے۔ پیر ہٹا لو۔ یہ انتہائی خوفناک تکلیف ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کیوں داخل ہوئے۔ کس طرح پہنچے اور کیا کرنا چاہتے تھے۔ کتنے ساتھی ہیں تمہارے ساتھ۔ تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے مسلسل سوالات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو ایک جھٹکے سے آگے کر کے اس نے اسی طرح واپس کر لیا لیکن اس ایک جھٹکے کے نتیجے میں ہی رچرڈ کا جسم کافی دیر تک مسلسل اس طرح کانپتا رہا جیسے وہ رعشے کا مریض ہو۔

"میں اکیلا تھا۔ میں تمہیں تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ میں نے ایک عورت کو ٹیکسی سے چوک پر اتر کر یہاں آتے ہوئے دیکھا۔ مجھے شک پڑ گیا۔ یہ عورت تمہاری ساتھی ہے کیونکہ مجھے اس کے چہرے پر میک اپ کا شک ہوا تھا۔ یہ عورت اس کوٹھی میں داخل ہو گئی تو میں نے سوچا کہ میں پہلے اندر داخل ہو کر چیک کر لوں پھر کوئی

کارروائی کروں۔ چنانچہ میں عقبی طرف سے اندر کود گیا اور پھر میں راہداری میں محتاط انداز میں آرہا تھا کہ اچانک وہی عورت سامنے آئی اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا اس عورت کا بازو میں نے گھومتے دیکھا۔ اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہیں رہا"...... رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سچ سچ بتاؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم ایک راہ چلتی عورت کے پیچھے لگ کر اس طرح کوٹھی میں داخل ہو جاؤ۔ سچ بتاؤ ورنہ"۔ عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو رچرڈ کے منہ سے یکلخت خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں کہ عمران نے نہ صرف پیر کو پیچھے کر دیا بلکہ اس کا دباؤ بھی کم کر دیا اور اس آدمی کی حالت تیزی سے لیول پر آنا شروع ہو گئی۔

"سب کچھ بتا دو ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رچرڈ نے پہلے رک رک کر اور پھر تیزی سے بولنا شروع کر دیا۔ عمران نے اس سے مختلف سوالات کئے اور آخر کار اس نے پیر کو ایک تیز جھٹکا دیا تو رچرڈ کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"اور کوئی نہیں ہے۔ میں نے مکمل چیکنگ کی ہے۔ اس نے کیا بتایا ہے"...... جولیا نے ایک نظر رچرڈ کی لاش پر ڈالتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہاں مارٹی کلب ہے جس کا مالک مارٹی ہے۔ وہ اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی ہے۔ اس کا یہاں بے حد طاقتور گروپ ہے اور باوسائل بھی۔ اسے اطلاع مل چکی ہے کہ تھری ایس کلب سے لاشیں زندہ ہو کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے پورے گروپ کو ٹوگیو میں پھیلا دیا ہے۔ انہوں نے تمام ہسپتال اور کلینک وغیرہ چیک کئے جبکہ رہائشی کالونیوں کو بھی چیک کیا جا رہا ہے۔ یہ آدمی رچرڈ اس کالونی کو چیک کر رہا تھا کہ تم اسے پیدل آتے ہوئے دکھائی دی۔ تم شاید نگرانی سے بچنے کے لئے کالونی کے آغاز میں ٹیکسی سے ڈراپ ہو گئی تھی لیکن تم نے یہ نہ سوچا کہ یہاں عورتیں اس طرح شاپنگ بیگز اٹھا کر پیدل نہیں چلا کرتیں۔ یہ یہاں کی معاشرت کے خلاف ہے اس لئے اس آدمی کو تم پر شک پڑ گیا۔ پھر یہ اندر اس لئے آیا تھا کہ چیکنگ کر کے رپورٹ کر سکے کہ تم نے اس کے کودنے کا کھٹکا سن لیا اور پھر اسے یہاں لے آئی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا یہاں آجائے گا"۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"اس نے ایک اہم بات بتائی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ مارٹی ہر ہفتے خفیہ طور پر سپیشل سپلائی بھجواتا ہے جو دو ٹرکوں پر مشتمل ہوتی ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ سپلائی کہاں جاتی ہے لیکن

میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ سپلائی لیبارٹری کو بھیجی جاتی ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مارٹی کا تعلق لیبارٹری سے براہ راست ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ لیکن اب تو لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اصل مسئلہ اس کا محل وقوع نہیں ہے بلکہ اس میں داخل ہونا رہ گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس مارٹی کا تعلق یقیناً لیبارٹری کے کسی بڑے سائنس دان یا سکیورٹی چیف یا کسی بھی انچارج سے ہو گا۔ اگر مارٹی کو کور کر لیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ مل سکتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب فی الحال تیز حرکت نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"تم نہیں کر سکتے میں تو کر سکتی ہوں۔ میں اس مارٹی کو کور کر سکتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"تم اکیلی کیا کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"وہی جو تم اکیلے کر سکتے ہو بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ کر گزروں"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری صلاحیتوں کو چیلنج نہیں کر رہا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن یہاں مسئلہ صرف لیبارٹری میں داخل ہونا یا اسے تباہ کرنے کا نہیں بلکہ ہم نے وہاں سے ایکیشیائی سائنس دان کو زندہ سلامت واپس حاصل کرنا ہے اور یہ

کام تم اکیلی نہیں کر سکتی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا ہم یہاں بے کار بیٹھے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اور عمران صاحب ۔ اس رچرڈ کی گمشدگی کا علم جلد ہی مارٹی کو ہو جائے گا اور چونکہ اس کی ڈیوٹی اس کالونی میں تھی اس لئے لامحالہ اس پورے گروپ نے یہاں پہنچ کر چیکنگ شروع کر دینی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی جدید ترین آلہ استعمال کر کے ہمیں چیک کر لیں اور ہماری حالت یہ ہے"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس مارٹی کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں ۔ اس مارٹی کے ذریعے تو ہم نے لیبارٹری کو لنک کرنا ہے۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو یہ لنک نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم ہی بتاؤ کہ کیا کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ میں اسے چیک کر لوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور پھر انکوائری سے اس نے مارٹی کلب کا نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا دیا۔ ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارٹی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"رچرڈ بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تم براہ راست کیوں چیف سے بات کرنا چاہتے ہو۔ نکسن سے بات کرو۔ وہ تمہارا انچارج ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے چیف سے ایک اہم ہدایت لینی ہے۔ فوری ان سے بات کراؤ"...... عمران نے رچرڈ کے لہجے میں ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور کھردری سی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"نائن زیرو رچرڈ بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں مجھے براہ راست کال کیا ہے"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"چیف میں رین بو کالونی کے ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو چیک کیا ہے۔ وہ عورت میک اپ میں ہے اور یہاں کی ایک کوٹھی میں داخل ہوئی ہے۔ میں نے عقبی طرف سے اس کوٹھی میں کود کر چیکنگ کی ہے تو کوٹھی میں

چار زخمی مرد موجود ہیں اور وہ عورت بھی وہاں موجود ہے۔ یہ سب ایکریمین ہیں لیکن میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنی تو ان کی باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ اصل گروپ نہیں ہے بلکہ یہ سیکنڈ گروپ ہے۔ اصل گروپ کسی لیبارٹری کے خلاف کام کر رہا ہے اور وہ لوگ لیبارٹری کے کسی انچارج سے فون پر رابطہ کر چکے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ انہوں نے جو چکر چلایا ہے اس کے مطابق ان کا اصل گروپ لازماً لیبارٹری میں داخل ہو جائے گا۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس لیبارٹری کے بارے میں بات کر رہے ہیں لیکن وہ بے حد مطمئن ہیں اور یقیناً کسی بڑے ٹارگٹ پر کام کر رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ باس نکسن کی بجائے آپ سے بات کروں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں ہلاک کر دوں یا صرف بے ہوش کروں تاکہ آپ نے اگر ان سے کچھ پوچھنا ہو، اس گروپ کے بارے میں یا لیبارٹری کے بارے میں تو پوچھ لیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں"۔ عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ چکر ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر ولسن سے رابطہ کر لیا ہے۔ ویری بیڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اندر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دو۔ میں نکسن کے ساتھ خود وہاں آ رہا ہوں۔ کیا نمبر ہے کوٹھی کا"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آٹھ نمبر ہے چیف"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ میں پہنچ رہا ہوں نکسن کے ساتھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اب کون رچرڈ بن کر سامنے جائے گا اور رچرڈ انہیں نہ ملا تو وہ اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم تو کلب میں جا کر کام کرنے کے لئے تیار تھیں اب وہ آ رہا ہے تو کیا تم یہاں اسے کور نہیں کر سکتیں۔ وہ لامحالہ اس کوٹھی کے قریب رک کر پہلے رچرڈ کو تلاش کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ٹھیک ہے۔ میں لے آتی ہوں انہیں"...... جولیا نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"ارے ۔ ارے ۔ اسلحہ تو تمہارے پاس نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں خود ہی کر لوں گی اس کا انتظام"...... جولیا نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے سے باہر جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"عمران صاحب ۔ مس جولیا"...... صفدر نے کہا۔

"خاموش رہو۔ وہ ہم سب سے زیادہ باصلاحیت ہے ۔ البتہ کیپٹن شکیل پھاٹک پر جا کر رک جائے ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت جولیا کو پڑ جائے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روجر نے کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارٹی کی آواز سنائی دی تو روجر چونک پڑا۔

"یس۔ روجر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا۔ کیا وہ زخمی مل گئے ہیں"۔ روجر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ ٹریس کر لئے گئے ہیں لیکن وہ تو سیکنڈ گروپ ہے۔ اصل گروپ دوسرا ہے اور وہ لیبارٹری کے خلاف مسلسل حرکت میں ہے اور اس نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ولسن سے رابطہ کر ر ہے"...... مارٹی نے کہا تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ڈاکٹر ولسن سے۔ وہ کیسے۔ ڈاکٹر ولسن سے تو براہ راست رابط نہیں ہو سکتا۔ اس سے رابطہ تو سیکورٹی چیف کلارک کے ذریعے

ہو سکتا ہے"...... روجر نے کہا کیونکہ وہ لیبارٹری میں کلارک کا ماتحت رہا تھا اس لئے اسے ساری صورت حال کا علم تھا۔

"تو پھر آپ کو اور کلارک دونوں کو معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ولسن کا ایک سپیشل نمبر بھی ہے۔ میرا بھی ان سے اسی نمبر پر رابطہ رہتا ہے۔ وہ ایک خصوصی کاک ٹیل شراب پینے کا عادی ہے اور میں یہ شراب اس کے آرڈر کے مطابق سپلائی میں شامل کر دیتا ہوں"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن انہیں اس نمبر کا کیسے علم ہو سکتا ہے جس کا علم نہ مجھے ہے اور نہ ہی کلارک کو"...... روجر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ کیا آپ ان لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے میرے ساتھ جانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ میں بھی یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں اور انہیں یقیناً اس اصل گروپ کا بھی علم ہو گا"...... مارٹی نے کہا۔

"کہاں ہیں یہ لوگ اور کس حال میں ہیں"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"انہیں میرے آدمی نے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے بے ہوش کر دیا ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"اوہ۔ پھر انہیں اٹھا کر یہاں لے آؤ تاکہ اطمینان سے ان سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... روجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ آپ بہرحال چیف ہیں"۔ دوسری

طرف سے مارٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر تمہیں درست اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ سیکنڈ گروپ ہے تب بھی تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ باوجود گولیاں کھانے کے یہ لوگ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ وہ تھری ایس کلب سے نکل جانے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے ایسے لوگوں سے پوچھ گچھ عام حالات میں کی ہی نہیں جا سکتی "...... روجر نے کہا۔

" بات آپ کی ٹھیک ہے لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ انہیں میں اپنے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دوں کیونکہ آپ کے آفس میں تو ظاہر ہے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی اس لئے انہیں تھری ایکس کلب میں ہی پہنچایا جا سکتا ہے کیونکہ سپیشل پوائنٹ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور وہاں سارے کام انتہائی اطمینان سے کئے جا سکتے ہیں اور آپ بھی وہیں آ جائیں "...... مارٹی نے کہا۔

" یہ ٹھیک رہے گا۔ کہاں ہے تمہارا سپیشل پوائنٹ "...... روجر نے کہا تو مارٹی نے اسے تفصیل بتا دی۔

" اوکے۔ تم وہاں پہنچ کر مجھے کال کر لینا۔ میں پہنچ جاؤں گا "۔ روجر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روجر نے رسیور رکھ دیا۔

" اس مارٹی سے بھی نمٹنا پڑے گا ورنہ یہ تمام کریڈٹ خود لینا چاہتا ہے اور مجھے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا چاہتا ہے "۔ روجر

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر الماری کھولی اور اس کا ایک خفیہ لاک کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ اس کی نال چھوٹی سی تھی اور چپٹی بھی۔ اس نے پسٹل جیب میں ڈال لیا۔ یہ ریز پسٹل تھا جو ایک لمحے میں ٹارگٹ کو جلا کر راکھ کر دیتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... روجر نے اپنی عادت کے مطابق صرف ایک لفظ ہی بولا تھا۔

" مارٹی بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے مارٹی کی جوش بھری آواز سنائی دی۔

" روجر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا "...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

" آپ فوراً میرے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جائیں۔ ایڈریس میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ وہ چاروں زخمی ہیں اور وہ عورت بھی یہاں موجود ہے۔ وہ سب بے ہوش ہیں "...... مارٹی نے کہا۔

" اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں لیکن تم نے میرے آنے تک انہیں ہوش میں نہیں لانا "...... روجر نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ٹوکیو کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا اور

پھر اس نے کوٹھی نمبر اٹھارہ کے پھاٹک کے سامنے جا کر کار روک دی اور تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح نوجوان باہر آ گیا۔

"میرا نام روجر ہے"...... روجر نے کہا۔

" اوہ ۔ یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں "...... اس نوجوان نے کہا اور واپس اس چھوٹے پھاٹک میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور روجر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک بڑی سی ویگن موجود تھی۔ روجر نے کار روکی اور پھر نیچے اترا اور اندر سے مارٹی باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا روجر کی طرف بڑھنے لگا۔

"آئیں ۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا"...... مارٹی نے قریب آ کر کہا۔

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... روجر نے پوچھا۔

" ارے نہیں ۔ کیسا پرابلم ۔ میرے وہاں پہنچنے سے پہلے میرے آدمی نے وہاں اندر گیس فائر کر دی تھی اس لئے یہ لوگ بے ہوش پڑے تھے اور ویگن میں انہیں اٹھوا لایا"...... مارٹی نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں فرش پر چار مرد اور ایک عورت بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے جسموں پر بینڈیج واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ کمرے میں ایک آدمی پہلے سے موجود تھا۔

"ہاں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں میں نے ہلاک کر دیا تھا لیکن یہ پھر زندہ رہ گئے تھے ۔ گڈ شو"...... روجر نے کہا۔

" اب انہیں ہوش میں لے آؤں"...... مارٹی نے کہا۔

" یہ زخمی ہونے کے باوجود خطرناک لوگ ہیں اس لئے پہلے انہیں باندھ دو"...... روجر نے کہا۔

" اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ زخمی ہیں اور صرف یہ عورت صحیح سلامت ہے۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے"...... مارٹی نے کہا۔

" تمہارے یہاں اس سپیشل پوائنٹ پر کتنے آدمی ہیں"...... روجر نے کہا۔

" دو آدمی رہتے ہیں ۔ ایک یہاں موجود ہے اور دوسرا وہ جس نے پھاٹک کھولا تھا"...... مارٹی نے جواب دیا۔

" اس دوسرے آدمی کو بھی یہاں بلا لو تاکہ اگر یہ کوئی حرکت کریں بھی سہی تو انہیں کور کیا جا سکے"...... روجر نے کہا۔

" ٹروجن ۔ جاؤ ہنری کو یہاں بلا لاؤ"...... مارٹی نے کہا تو وہاں پہلے سے موجود آدمی سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ وہ آدمی بھی تھا جس نے پھاٹک کھولا تھا۔

" تم دونوں یہاں دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور پوری طرح محتاط رہنا"...... روجر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... ان دونوں نے کہا اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔

" اب انہیں ہوش میں لے آؤ۔ کون سی گیس استعمال کی تھی تم نے"...... روجر نے کہا تو مارٹی نے جیب سے ایک لمبی گردن

والی بوتل نکالی اور کرسی سے اٹھ کر فرش پر بے ہوش پڑے افراد کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ روجر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریز پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا رخ مارٹی کی پشت کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور پسٹل میں سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر مارٹی پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی مارٹی بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ روجر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے پسٹل سے نکلنے والی سرخ شعاعیں دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے ٹروجن اور ہنری سے ٹکرائیں اور وہ دونوں بھی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ ان کے جسموں میں یکلخت اس طرح آگ بھڑک اٹھی تھی جیسے کسی نے ان کے جسموں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی ہو۔ وہ تیزی سے مڑا تو اس نے مارٹی کے جسم کو بھی شعلے میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ وہ ان زخمیوں کے قریب فرش پر گرا ہوا تھا۔

"تم کریڈٹ لے رہے تھے مارٹی۔ تمہارا یہی حشر ہونا چاہئے تھا"...... روجر نے ایک طویل سانس لیتے اور پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ مارٹی کے ہاتھ میں تو اینٹی گیس کی بوتل تھی جو اب نیچے گر کر ٹوٹ چکی تھی۔

"اب کیا کیا جائے۔ انہیں کیسے ہوش میں لایا جائے"...... روجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن سے واقعی یہ بوتل نکل

گئی تھی ورنہ وہ اسے بچانے کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی ضرور کرتا۔ وہ کچھ دیر تک سوچتا رہا جبکہ اس دوران آگ بجھ گئی اور کمرے میں مارٹی اور اس کے آدمیوں کی راکھ میں تبدیل شدہ لاشیں پڑی تھیں کہ اچانک ایک طرف پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روجر نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گروفن بول رہا ہوں۔ باس مارٹی سے بات کرائیں"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں روجر بول رہا ہوں۔ مارٹی انتہائی اہم کام میں مصروف ہے تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... روجر نے کہا۔

"میں آپ کو جانتا ہوں سر۔ لیکن آپ کی آفس کی بجائے یہاں سپیشل پوائنٹ پر موجودگی بتا رہی ہے کہ کوئی خاص معاملہ درپیش ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ مارٹی اہم کام میں مصروف ہے"...... روجر نے کہا۔

"میں نے باس مارٹی کو سپلائی کے بارے میں اطلاع دینی تھی کیونکہ ڈاکٹر ولسن نے سپیشل سپلائی کال کی ہے"...... گروفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو بھجوا دو سپلائی۔ اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے"...... روجر

نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ڈاکٹر ولسن کے لئے جو خصوصی کاک ٹیل شراب بھیجی جاتی ہے وہ باس مارٹی خود تیار کرتے ہیں اس لئے میں پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کب اسے تیار کر دیں گے کیونکہ وہ سپلائی آج رات کو جانی ہے"...... گروفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارٹی ایک اہم الجھن میں پھنسا ہوا ہے۔ دشمن ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کیا گیا ہے لیکن وہ اب ہوش میں نہیں آ رہے حالانکہ انہیں اینٹی گیس بھی سونگھائی گئی ہے اور ان کا ہوش میں آنا ضروری ہے"...... روجر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس کو کہہ دیں کہ پریشان نہ ہوں جو گیس ہم استعمال کرتے ہیں اس کا ایک اینٹی سادہ پانی بھی ہے۔ ان کے حلق میں سادہ پانی ڈالا جائے تو وہ ہوش میں آ جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"...... روجر نے پوچھا۔

"کلب سے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا۔ اپنا خصوصی نمبر بتا دو"...... روجر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو روجر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ گروفن کو کہہ دیا جائے کہ مارٹی اور اس کے ساتھیوں کو دشمن ایجنٹوں نے جلا دیا ہے

اور اس گروفن کو ہی مارٹی کی جگہ دے دی جائے گی"...... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف موجود دروازے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل اور دوسرے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا کیونکہ اب جبکہ وہ اکیلا تھا اس لئے وہ کسی قسم کا رسک نہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے پانی کی بوتل ایک طرف رکھی اور رسی کی مدد سے اس نے ان پانچوں افراد کے دونوں ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ اس نے خصوصی طور پر گانٹھ لگائی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ گانٹھ یہ لوگ کسی صورت نہ کھول سکیں گے اور ویسے بھی اس نے فیصلہ کیا ہوا تھا کہ دوسرے اصل گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہ ان کو بھی پسٹل ریز سے جلا کر راکھ کر دے گا۔ پھر یہ لوگ زخمی بھی تھے اس لئے وہ مطمئن تھا۔ ایک ہی رسی کے بنڈل سے اس نے ان پانچوں کے ہاتھ باندھے اور پھر پانی کی بوتل اٹھا کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور آگے بڑھ کر اس نے باری باری ان کے جبڑے بھینچ کر منہ کھولے اور پانی کے دو تین گھونٹ ان سب کے حلق میں اتار دیئے۔ اس کے بعد اس نے پانی کی بوتل بند کر کے ایک طرف رکھ دی اور خود وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

عمران کے تاریک ذہن پر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں اطراف میں رسی میں کھنچاؤ موجود تھا۔ عمران کی تیز نظروں نے ایک لمحے کے لئے جائزہ لے لیا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا ہے جبکہ اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے دوچار نظر آ رہے تھے اور اب دونوں طرف سے کھنچاؤ کی وجہ سے اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ ایک ہی رسی سے سب کے ہاتھ باندھے گئے تھے اس لئے عمران کے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ جانے کی وجہ سے رسی دونوں اطراف میں کھنچ گئی تھی۔ سامنے کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا

ہوا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک ریز پسٹل بھی نظر آ رہا تھا۔ ان کے سامنے ایک راکھ شدہ لاش پڑی تھی جبکہ دو اور راکھ شدہ لاشیں اس آدمی کی کرسی کے عقب میں دیوار کے ساتھ پڑی نظر آ رہی تھیں اور عمران انہیں ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان کی یہ حالت اس ریز پسٹل کی فائرنگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر اس کے ذہن میں گھوم گیا تھا۔ اس نے خود ہی فون کر کے مارٹی کو اس کوٹھی پر کال کیا تھا اور پھر جولیا باہر چلی گئی تھی کہ وہ اپنے طور پر ان کو کور کر کے لے آئے گی لیکن پھر جولیا کے آنے کی بجائے اچانک سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت تاریک پڑ گیا تھا جبکہ اب اس نے دیکھا تھا کہ جولیا بھی ان کے ساتھ ہی رسی میں بندھی ہوئی موجود تھی۔

"کیا تم مارٹی ہو"...... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا جو بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے بچے کسی دلچسپ کھیل کو بڑے مگن ہو کر دیکھتے ہیں۔ عمران کے بات کرنے پر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"مارٹی کی لاش تمہارے سامنے راکھ کی صورت میں پڑی ہوئی ہے اور میرا نام روجر ہے۔ تم بتاؤ کہ اصل عمران اور اس کا گروپ کہاں ہے اور سنو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا حشر بھی وہی ہو گا جو مارٹی اور اس کے ساتھیوں کا ہوا ہے"...... روجر نے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق بی ٹی کی بجائے کسی اور گروپ سے ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ میں یہاں اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا مین ایجنٹ ہوں۔ مارٹی میرا ماتحت تھا لیکن مجھے چکر دے کر تمہارا اور تمہارے دوسرے گروپ کو شکار کرنے کا کریڈٹ خود لینا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ تھری ایس کلب کے تہہ خانے میں جب تم بے ہوش تھے تو میں نے تمہیں مشین پسٹل کی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ البتہ یہ عورت اس انتھونی کو پسند آ گئی تھی اس لئے وہ اسے زندہ اپنے بیڈ روم میں لے گیا۔ پھر معلوم ہوا کہ انتھونی کو اس کے بیڈ روم میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور تم ہلاک نہیں ہوئے تھے البتہ شدید زخمی ضرور تھے اور یہ عورت وہاں موجود دوسری عورتوں کی مدد سے تمہیں وہاں سے اٹھا کر لے گئی ہے۔ اس کے بعد مارٹی کے آدمی نے تمہیں ٹریس کر لیا۔ مارٹی نے مجھے اطلاع دی اور بتایا کہ اس کے آدمی نے تمہاری رہائش گاہ میں داخل ہو کر خفیہ طور پر تمہاری بات چیت سنی تو یہ بات سامنے آئی کہ تم نمبر ٹو گروپ ہو اور اصل گروپ لیبارٹری کے ڈاکٹر ولسن سے رابطہ کر چکا ہے جس پر مارٹی کو میں نے کہا کہ وہ تمہیں بے ہوش کر کے اور بے ہوشی کے عالم میں یہاں اپنے سپیشل پوائنٹ پر لے آئے اور پھر پوچھ گچھ میں خود کروں گا اور وہ تمہیں یہاں لے آیا۔ میں یہاں آیا تو مارٹی نے کھل کر یہ بات کر دی کہ کریڈٹ وہ خود لینا چاہتا ہے جس پر میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا"...... روجر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

وہ خود ہی سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ مارٹی نے اس روجر کو واقعی چکر دیا ہے۔ اس کے آدمی کو تو عمران نے ہلاک کر دیا تھا اور پھر مارٹی کو خود ہی اس نے فون کر کے وہاں کال کیا تھا۔ اس کے بعد جولیا باہر انہیں خود لینے گئی تھی لیکن اس کے بعد کیا ہوا۔

"تم نے اچھا کیا کہ خود ہی سب کچھ پہلے بتا دیا ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ خصوصی رعایت کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"میں نے یہ سب کچھ اس لئے تمہیں بتا دیا ہے کہ تم نے بہرحال جل کر راکھ تو ہو ہی جانا ہے"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے مین ایجنٹ ہو"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جس انداز میں روجر کام کر رہا تھا اور جس انداز میں انہیں باندھا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی تربیت یافتہ مین ایجنٹ نہیں ہو سکتا۔

"میں نے ایکریمیا کی ایک ایجنسی رائز سٹار میں کچھ عرصہ کام کیا ہے۔ پھر مجھے یہاں لیبارٹری میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر بنا کر بلوا لیا گیا اور اب تمہارے اور تمہارے اصل گروپ کے خاتمے کے بعد یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر مجھے مین ایجنٹ بنا دے گا"...... روجر نے جواب

دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے سارے سا اب اس کی طرح اٹھ کر بیٹھ چکے تھے اس لئے اب عمران کے بند ہوئے ہاتھوں کے دونوں اطراف میں پڑنے والا دباؤ ختم ہو گیا تھا ا عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے کام لینا شروع کر تھا۔ روجر نے خود ہی اس کے نقطہ نظر سے اہم بات بتا دی تھی کہ لیبارٹری میں اسسٹنٹ سکیورٹی آفیسر رہ چکا ہے۔ ظاہر ہے وہ اس لئے انتہائی اہم آدمی تھا۔ اس سے لیبارٹری کے اندرونی نقشے ساتھ ساتھ اس کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی با ہوتی اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روجر چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روجر نے کہا۔

"گروفن بول رہا ہوں۔ باس مارٹی سے بات کرائیں"۔ دوسر طرف سے کہا گیا۔ دوسری طرف کی آواز صرف روجر سن رہا تھا۔ لاؤ آن نہ ہونے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کانوں تک یہ آواز نہ پہنچ رہی تھی۔

"روجر بول رہا ہوں۔ تمہارا باس مارٹی ہلاک ہو چکا ہے"۔ رو نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسر طرف سے گروفن کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مارٹی نے تمہارے کہنے پر ان بے ہوش افراد کو پانی پلا کر ہوش دلایا۔ وہ زخمی تھے اس لئے مارٹی نے انہیں باندھنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی لیکن ان لوگوں نے ہوش میں آتے ہی جیب سے ریز پسٹل نکالا اور مارٹی اور اس کے دونوں ساتھیوں پر فائر کھول دیا اور وہ تینوں اچانک ریز فائرنگ کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گئے۔ میرے پاس اسلحہ نہیں تھا کیونکہ مجھے مارٹی پر مکمل بھروسہ تھا۔ میرے پاس ایمرجنسی کے لئے دوسروں کو بے ہوش کرنے کا ایک چھوٹا سا کیپسول موجود تھا۔ میں نے فوراً اسے فائر کر دیا۔ اس طرح یہ لوگ دوبارہ بے ہوش ہو گئے ہیں اور سنو۔ اب میں مارٹی کی جگہ تمہیں دے دوں گا"...... روجر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ سر۔ لیکن سر اب سپیشل سپلائی کا کیا ہو گا"۔ گروفن نے کہا۔

"کیا تمہیں یہ کاک ٹیل شراب بنانی نہیں آتی"...... روجر نے کہا۔

"آتی تو ہے چیف لیکن اس پر وقت بہت لگ جائے گا جبکہ مارٹی اس کام میں اتنا ماہر ہو چکا تھا کہ وہ بہت جلد یہ شراب تیار کر لیتا تھا۔ ٹھیک ہے میں ڈاکٹر ولسن کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ اب سپلائی انہیں کل مل سکے گی"...... گروفن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... روجر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔ کیا میری وہاں سپیشل پوائنٹ پر ضرورت ہے یا میں کلب سے کچھ آدمی بھجوا دوں"....... گروفن نے کہا۔

"فی الحال نہیں۔ میں ان لوگوں کو باندھ کر اب انہیں دوبارہ ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ پھر انہیں ہلاک کر کے تمہیں کلب فون کر کے کہہ دوں گا۔ تم یہاں کا چارج سنبھال لینا"۔ روجر نے کہا۔

"یس چیف"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے خواہ مخواہ اس آدمی کے سامنے جھوٹ بولا کہ ہم نے مارٹن کو ہلاک کیا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ہمارے اپنے معاملات ہیں اور سنو۔ اب بہت باتیں ہو گئیں۔ اب سب کچھ خود ہی بتا دو۔ میں صرف تین تک گنوں گا اس کے بعد میں تمہاری اس عورت کو جلا کر راکھ کر دوں گا اور پھر اسی طرح باری باری تمہارے سب ساتھیوں کا یہی حشر ہو گا"....... روجر نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریز پسٹل کا رخ جولیا کی طرف کر کے گنتی گننا شروع کر دی۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"تمہارا وہ اصل گروپ کہاں ہے۔ اس کی نشاندہی کرو"۔ روجر

نے بات کرنے کے لئے جولیا کی طرف سے توجہ ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اس طرح اپنی جگہ سے اچھلا جیسے اچانک سپرنگ کھلتا ہے اور دوسرے لمحے سامنے بیٹھا ہوا روجر چیختا ہوا کرسی سمیت الٹ کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ عمران نے لات مار کر کرسی ایک طرف کی اور دوسری لات گھومتے ہوئے روجر کے سر پر پڑی۔ روجر نے عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن عمران تو واقعی بجلی بنا ہوا تھا اس لئے روجر کی تو کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی البتہ روجر تیسری ضرب کھا کر بے ہوش ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے جولیا کے عقب میں جا کر رسی کی گانٹھ کھول دی۔

"میں باہر چیکنگ کر آؤں۔ تم اپنے ساتھیوں کو کھولو اور اس روجر کو بھی اٹھا کر کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دو"....... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر مڑ کر اس نے فرش پر پڑا ہوا ریز پسٹل اٹھایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن پوری کوٹھی گھوم لینے کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ کوئی آدمی یہاں موجود نہیں ہے تو وہ واپس اس کمرے میں آ گیا۔ یہاں اس کی ہدایت کی تعمیل ہو چکی تھی۔ ایک کرسی کو دیوار کے ساتھ رکھ کر اس پر بے ہوش روجر کو رسیوں کی مدد سے باندھ دیا گیا تھا جبکہ اس کے باقی ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"جولیا اور کیپٹن شکیل تم دونوں باہر نگرانی کرو گے۔ اسلحہ بھی یہاں ایک کمرے میں موجود ہے جبکہ تنویر اور صفدر دونوں باہر ویسے ہی بیٹھ کر آرام کریں گے۔ میں نے اس روجر سے تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں یہاں رہوں گی۔ مجھ سے نگرانی کا کام نہیں ہوتا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سے تو اب کوئی کام ہی نہیں ہوتا"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے مارٹی کو خود فون کر کے کال کیا تھا اور تم گئی تھیں انہیں کور کرنے۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا کہ ہم بے ہوش ہو کر یہاں پہنچ گئے۔ یہ تو روجر احمق آدمی تھا ورنہ تو ہماری اب تک قل خوانی بھی ہو چکی ہوتی۔ نجانے مارٹی نے اسے کیوں یہ چکر دیا کہ ہم نمبر ٹو گروپ ہیں اور اصل گروپ اور ہے جس کی وجہ سے یہ ہمیں ہوش میں لے آیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں چکر اور ہی چل گیا تھا۔ میں باہر درخت کی اوٹ میں موجود تھی اور کاروں کو چیک کر رہی تھی کہ اچانک ایک کار قریب ایک پارکنگ میں آکر رکی۔ اس میں چونکہ ایک ہی آدمی تھا اس لئے

میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ مجھے دو آدمیوں کا انتظار تھا لیکن یہ کار بھی کوٹھی کے سامنے کی بجائے پارکنگ میں رکی تھی۔ وہ آدمی کار سے نکل کر سڑک کراس کر کے ایک گلی میں چلا گیا تو میں مطمئن ہو گئی لیکن پھر اچانک مجھے اپنے عقب میں کھٹکا سنائی دیا میں تیزی سے مڑی لیکن دوسرے لمحے میرے سر پر چوٹ لگی اور میں بے ہوش ہو گئی اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... جولیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس نے کیسے پہچان لیا کہ تم ہماری ساتھی ہو کیونکہ مارٹی نے تو ہمیں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے اس روجر سے بات کی ہو جس نے اسے بتایا ہو کہ اس نے ہم پر گولیاں برسائی ہیں اور چونکہ یہ ساری کارروائی جولیا نے کی ہے اس لئے جولیا کے بارے میں بتا دیا گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم ماسک میک اپ کئے ہوئے تھے اور جولیا کا بھی وہ والا حلیہ نہیں تھا۔ شاید اس کی نظر اچانک پڑ گئی ہو گی اور جولیا انہوں نے مشکوک سمجھ لیا ہو گا۔ بہرحال یہ معاملہ واقعی گھمبیر تھا اللہ تعالیٰ نے ہم پر خصوصی مہربانی کی ہے۔ ٹھیک ہے جولیا یہاں رہے گی تم تینوں باہر جاؤ اور نگرانی کرو"...... عمران نے کہا تو وہ تینوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے مڑ کر کرسیوں سے بندھے ہوئے روجر کی ناک اور منہ دونوں

ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"جولیا۔ یہاں سے کوئی خنجر یا چھری وغیرہ تلاش کرو۔ یہ آد
آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جو
سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ چند لمحوں بعد جب ر
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمر
نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... روجر نے ہو
میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس
بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھا رہا۔

"تم۔ تم تو بندھے ہوئے تھے اور میں نے گانٹھ ایسی باند
تھی جسے تم کسی صورت کھول ہی نہ سکتے تھے پھر تم کیسے اچانک آ
ہو گئے"...... اس بار روجر نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ
حیرت کے ابتدائی جھٹکے سے باہر آ گیا تھا۔

"میرے ناخنوں میں فولادی بلیڈ لگے ہوئے ہیں اس لئے رس
ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہوتیں"...... عمران نے جواب د
روجر کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے
اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی سی لیکن تیز دھار
موجود تھی۔

"یہ کچن سے ملی ہے۔ خنجر نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کافی ہے۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد

میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی جیسے وہ کسی جیتے جاگتے انسان
کی آنکھ نکالنے کی بجائے سبزی کاٹنے جا رہی ہو۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ رک جاؤ"...... جولیا
کے چہرے پر ابھر آنے والی سفاکی دیکھ کر روجر نے یکلخت چیختے ہوئے
کہا لیکن نہ عمران نے کوئی جواب دیا اور نہ ہی جولیا رکی۔ دوسرے
لمحے روجر کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے کمرہ گونج
اٹھا۔ جولیا نے ایک ہی وار میں روجر کی بائیں آنکھ نکال کر باہر
پھینک دی تھی اور روجر اب اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے
اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو۔ تکلیف کی شدت سے
اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔

"بس اتنا شور کافی ہے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے ورنہ
دوسری آنکھ بھی ختم کر دی جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا تو روجر نے نہ صرف سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے بلکہ اس
نے اپنے آپ پر بھی قابو پا لیا۔ لیکن اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ مسخ ہو
گیا تھا۔ اکلوتی آنکھ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہی تھی جبکہ ضائع شدہ
آنکھ سے نکلنے والا خون آلود مواد اس کی گال سے ہوتا ہوا اس کی
گردن تک پہنچ گیا تھا۔

"سنو روجر۔ اگر تم اپنی دوسری آنکھ اور اپنے جسم کی تمام ہڈیاں
ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو کھل کر ہمیں سب کچھ بتا دو ورنہ ہم نے
معلوم تو بہرحال کر ہی لینا ہے لیکن تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو

گا۔ دوسری صورت میں چونکہ تم ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے اس لئے ہم تمہیں زندہ بھی چھوڑ سکتے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... روجر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہاری موت میرے ہاتھوں نہیں آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"...... روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی ہماری موجودگی میں جو فون آیا تھا وہ کس کا تھا اور کیا باتیں ہوئی تھیں"...... عمران نے کہا تو روجر نے گروفن کے پہلے فون سے لے کر دوبارہ فون آنے کی تفصیل بتا دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے کیونکہ جو کچھ روجر فون پر بات کرتا رہا تھا وہ عمران سن چکا تھا۔

"یہ سپلائی کیسے جاتی ہے اور کون وصول کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سپلائی مارٹی کلب سے دو ٹرکوں پر لوڈ ہو کر مشرقی ساحل پر ایک ویران علاقے کارمو پہنچائی جاتی ہے۔ وہاں ایک عمارت میں یہ سپلائی رکھ دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ٹرک واپس آ جاتے ہیں اور یہ سپلائی وہاں سے حاصل کر لی جاتی ہے"...... روجر نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اس عمارت سے ایک خفیہ سرنگ لیبارٹری کو جاتی ہے جو براہ راست لیبارٹری کے اندر جا نکلتی ہے لیکن اسے اندر سے صرف ڈاکٹر ولسن اوپن کر سکتا ہے کیونکہ یہ کمپیوٹرائزڈ ہے۔ وہ پہلے چیک کرتا ہے۔ اس عمارت کے باہر تقریباً سو گز کا علاقہ وہ اندر سے چیک کرتا ہے پھر جب وہاں کوئی آدمی موجود نہ ہو تو پھر وہ سرنگ کھولتا ہے ورنہ نہیں"...... روجر نے جواب دیا۔

"سیکورٹی ونگ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ راستہ صرف لیبارٹری کے لئے سپیشل سپلائی کے لئے رکھا گیا ہے اور چونکہ یہ کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے اور ڈاکٹر ولسن انتہائی ذمہ آدمی ہے اس لئے اسے اس انداز میں رکھا گیا ہے"...... روجر نے کہا۔

"کون آ کر سپلائی لے جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری سے کوئی بھی آ سکتا ہے"...... روجر نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا ڈاکٹر ولسن سے رابطہ رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن لیبارٹری کے اندر فون پر۔ باہر سے نہیں"۔ روجر نے کہا اور پھر عمران نے اس سے مسلسل سوالات کر کے اپنے مطلب کی تمام معلومات حاصل کر لیں۔

"جولیا اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے جیب سے

مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ روجر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور پھر چیخیں ختم ہو گئیں۔ اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو چکی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مارٹی کلب کا نمبر دیں "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

" مارٹی کلب "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" گروفن سے بات کراؤ۔ میں چیف روجر بول رہا ہوں "۔ عمران نے روجر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" گروفن بول رہا ہوں باس "...... چند لمحوں بعد ہی گروفن کی آواز سنائی دی۔

" روجر بول رہا ہوں۔ سپلائی کا کیا کیا تم نے "...... عمران نے روجر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" میں نے ڈاکٹر ولسن سے فون پر بات کی تھی اور انہیں کہا تھا کہ چونکہ باس مارٹی ہلاک ہو گئے ہیں اس لئے آج سپلائی نہیں ہو سکتی

لیکن انہوں نے سخت اصرار کیا کہ انہیں آج ہر صورت میں سپلائی چاہئے۔ چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ رات کے پچھلے پہر سپلائی پہنچا دی جائے گی اور اب میں کاک ٹیل شراب تیار کر رہا ہوں "...... گروفن نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اب سپیشل پوائنٹ سے واپس لیبارٹری جا رہا ہوں کیونکہ ان ایجنٹوں کا بھی خاتمہ ہو چکا ہے اور میں نے ریز پسٹل سے انہیں جلا کر راکھ کر دیا ہے اور راکھ کو بھی برقی بھٹی میں ڈال دیا ہے اس لئے اب میرے باہر رہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اب تم خود ہی مارٹی کلب کو سنبھالو گے۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دیتے ہوئے خصوصی طور پر تمہاری تعریف کروں گا "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ چیف۔ میں ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا "...... دوسری طرف سے گروفن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر ولسن کا خصوصی رابطہ نمبر کیا ہے جس پر تمہاری بات ہوئی ہے "...... عمران نے سرسری سے انداز میں پوچھا تو گروفن نے فوراً ہی نمبر بتا دیا۔

" اوکے۔ بائی بائی "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آؤ "...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم جولیا کے ساتھ مل کر اس روجر کی لاش کو بھی راکھ میں تبدیل کر دو اور پھر کمرے میں موجود تمام راکھ کو اکٹھی کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو کیونکہ لیبارٹری کا مشن مکمل ہونے تک میں نہیں چاہتا کہ روجر کی موت کے بارے میں کسی کو علم ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا روجر نے سب کچھ بتا دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم رات کو اس عمارت میں چھپ جائیں گے۔ جب سپلائی کے لئے اس راستے کو کھولا جائے گا تو ہم اندر جا کر اپنے سائنس دان کو باہر نکالیں گے اور پھر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ چیکنگ۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہم سلیمانی ٹوپیاں پہن لیں گے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کلارک اپنے آفس میں موجود تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے لا کر اس نے میز پر رکھ دیا۔ تیز سیٹی کی آواز اس میں سے نکل رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے فون پیس کا ایک بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کال تھی۔ پھر طویل کوڈ دوہرانے کے بعد اس کا رابطہ سیکشن چیف سے ہو گیا۔

"کلارک بول رہا ہوں چیف"...... کلارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"روجر کہاں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا

گیا۔

" روجر تو آپ کے حکم پر لیبارٹری سے باہر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے گیا ہوا ہے چیف "...... کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو کیا وہ واپس لیبارٹری نہیں آیا "...... چیف کے لہجے میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

" نہیں چیف۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں "...... کلارک سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

" روجر سے میں نے رابطہ کیا تاکہ اس سے رپورٹ لی جا سکے لیکن روجر سے رابطہ نہیں ہوا تو میں نے تھری ایس کلب کے انتھونی کو فون کیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پھر جو تفصیل سامنے آئی اس کے مطابق انتھونی نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا تھا اور روجر اور انتھونی نے انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا لیکن پھر وہ لاشیں زندہ ہو کر فرار ہو گئیں۔ انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا اور روجر پہلے ہی چلا گیا تھا۔ میں نے مارٹی کلب کے مارٹی سے بات کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ مارٹی نے ان کو ٹریس کر لیا تھا اور پھر وہ انہیں لے کر اپنے سپیشل پوائنٹ پر گیا۔ روجر بھی وہاں پہنچ گیا۔ پھر روجر نے مارٹی کے نمبر ٹو گروفن کو بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ ریز پسٹل کی مدد سے مارٹی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ روجر نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ریڈ ریز پسٹل سے

جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اس کے بعد روجر نے مارٹی کی جگہ گروفن کو مارٹی کلب کا انچارج بنا دیا اور اسے کہا کہ وہ اب واپس لیبارٹری جا رہا ہے جبکہ گروفن نے آج رات کو سپیشل سپلائی لیبارٹری کو پہنچانی ہے اس لئے میں نے روجر کو کال کیا ہے لیکن تم کہہ رہے ہو کہ وہ یہاں پہنچا ہی نہیں "...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" حیرت انگیز باتیں ہیں چیف۔ ویسے روجر واقعی نہیں آیا اور چیف۔ ریڈ ریز پسٹل تو ہر ایک کے پاس نہیں ہو سکتا۔ روجر کا بھی ذاتی ریڈ ریز پسٹل تھا۔ اس نے اسے بڑی کوشش کر کے ایکریمیا سے خریدا تھا "...... کلارک نے جواب دیا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے اس لئے اب میرا خدشہ یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ روجر کے ہاتھوں وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے انتھونی، مارٹی اور روجر تینوں کو ہلاک کر دیا ہے اور یقیناً روجر نے گروفن سے بات نہیں کی ہو گی بلکہ یہ بات کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہو گا۔ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے فوری طور پر نقل کرنے کا ماہر ہے اور گروفن کے مطابق روجر نے اس سے سپیشل سپلائی کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ولسن کا خصوصی نمبر بھی معلوم کیا تھا حالانکہ یہ تو روجر کو خود بھی معلوم ہو گا اس لئے آج رات کو جب سپلائی لیبارٹری پہنچے گی تو پاکیشیائی ایجنٹ بھی ساتھ ہی اندر پہنچ جائیں گے "...... چیف نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے چیف۔ ڈاکٹر ولسن پہلے لیبارٹری میں سے سپیشل وے اوپن کرتے ہیں اور باہر سے تو کسی طرح بھی اسے اوپن نہیں کیا جا سکتا"...... کلارک نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن یہ عمران حد درجہ شاطرانہ ذہانت کا مالک ہے اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق یہ موقع ان کے خاتمے کا بھی ہے"......چیف نے کہا۔

"آپ حکم فرمائیں چیف"...... کلارک نے کہا۔

"سپلائی پچھلی رات اس مخصوص عمارت میں پہنچے گی اس لئے ڈاکٹر ولسن کو آرڈر دے دو کہ وہ کسی صورت بھی سپیشل وے اوپن نہیں کرے گا۔ تم اپنے آدمی لے جا کر اس عمارت کے گرد گھیرا ڈال لو اور پھر جیسے ہی سپلائی وہاں پہنچے گی عمران اور اس کے ساتھی بھی یقیناً سامنے آ جائیں گے۔ اس کے بعد بغیر کسی توقف کے تم نے انہیں ہلاک کر دینا ہے"......چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں ایسا فول پروف انتظام کروں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے"۔ کلارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہیں سیکشن کا سپر ایجنٹ مقرر کر دیا جائے گا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم ناکام رہے تو پھر تمہارے ڈیتھ وارنٹ بھی نکل سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ کامیابی ہمیشہ اے سیکشن کا مقدر

ہے گی"...... کلارک نے کہا۔

"گڈ شو۔ ایسا ہی اعتماد مجھے چاہئے"...... دوسری طرف سے رت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ک نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب سیکشن ڈکوارٹر کا سپر ایجنٹ بننے کا حتمی فیصلہ کر چکا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارمو گھاٹ پر پہنچ چکا تھا۔ یہ مش
علاقے میں ایک ویران سا گھاٹ تھا۔ البتہ سمندر کے کنارے
ایک گودام نما عمارت موجود تھی۔ اس کے گرد اونچی چاردیوا
تھی۔ ایک طرف بڑا فولادی پھاٹک بھی تھا۔ عمران اپنے ساتھیو
سمیت جس کار میں آیا تھا وہ اس نے کافی فاصلے پر درختوں کے ای
جھنڈ میں روک دی تھی اور وہاں سے وہ یہاں پیدل پہنچے تھے۔
وقت رات کافی گہری ہو چکی تھی۔ ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا
تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ سپلائی پچھلی رات آئے گی اس لئے
مطمئن تھا کہ اس سے پہلے وہ آسانی سے ایڈجسٹ ہو جائیں گے
عمران اپنے ساتھیوں سمیت عقبی طرف تھا۔ عمران پہلے سے
ساری تیاری کر کے آیا تھا اس لئے صفدر کی پشت پر جو بیگ تھا
میں مخصوص انداز کی کمند موجود تھی اور اس کمند کی مدد سے ای

یک کر کے وہ سب آسانی سے اس عمارت کی عقبی طرف سے اندر
چکے تھے۔ چاردیواری کے تقریباً درمیان میں ایک پختہ عمارت تھی
دو بڑے بڑے ہال نما کمروں اور ایک چھوٹے کمرے پر مشتمل تھی۔
یک بڑے کمرے کے سامنے نہ دروازہ تھا اور نہ ہی برآمدہ جبکہ باقی
ں کے سامنے دروازے بھی تھے اور برآمدہ بھی۔ عمران سمجھ گیا کہ
ئی کے ٹرک سیدھے اس کمرے میں لائے جاتے ہوں گے اس لئے
ہی اس کے سامنے برآمدہ تھا اور نہ اس کا دروازہ رکھا گیا تھا۔
رت کا جائزہ لینے کے بعد عمران نے دوسرے بڑے کمرے میں رکنے
یصلہ کیا کیونکہ دونوں کمروں کے درمیان دروازہ بھی تھا اور عمران
وازہ تھا کہ سپیشل وے کا دروازہ اس دوسرے کمرے میں ہی نکلتا
ہ اس بڑے ہال میں نہیں ہو سکتا جس میں سپلائی پہنچائی جاتی ہے
سپلائی لے آنے والا لازماً کبھی نہ کبھی اس سے واقف ہو سکتا
اس کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہ تھا۔
عمران صاحب۔ اندر چھپنے کی بجائے ہمیں باہر رہنا چاہئے ورنہ
نک میں بھی آ سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔
باہر کہاں۔ باہر تو کھلی جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔
ہم عقبی طرف بھی چھپ سکتے ہیں۔ ٹرک آئیں گے تو وہ بڑے
ے سے سیدھے اسی ہال میں ہی سپلائی اتاریں گے اور پھر واپس
ائیں گے۔ ظاہر ہے اس کے بعد ہی سپیشل وے کا دہانہ کھولا
گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن ہم بیٹھے انتظار کرتے رہے اور سپلائی غائب بھی کر دی
تو پھر"....... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"....... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ سپلائی تو اس بڑے ہال میں اتار کر درمیا
دروازہ کھول کر اس کمرے میں رکھ دی جاتی ہو اور وہ آ کر اس وق
تک دوسرے کمرے میں موجود رہتے ہوں اور اس دوران سپا
غائب کر دی جاتی ہو"....... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہ
پڑا۔

"ہونے کو تو عمران صاحب بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہمارا
بند جگہ پر اکٹھے رہنا زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے"....... صفدر نے ک

"عمران صاحب۔ آپ ڈاکٹر ولسن اور اس گروفن سے پہلے فو
بات تو کر لیتے۔ ہو سکتا ہے کہ سپلائی کینسل کر دی گئی ہو او
یہاں اس کا انتظار کرتے رہ جائیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں فون کر کے انہیں چونکانا نہیں چاہتا۔ سب کچھ نارمل ا
میں ہونا چاہئے"....... عمران نے کہا۔

"پھر صفدر کی بات درست ہے۔ ہمیں باہر رہنا چاہئے اور ع
علیحدہ"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری کیا رائے ہے تنویر"....... عمران نے تنویر سے مخا
ہو کر کہا۔

"ہمیں بہرحال محتاط رہنا چاہئے"....... تنویر نے انتہائی سنجید

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب جولیا رہ گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کا ووٹ میرے ہی
حق میں ہو گا۔ کیوں جولیا"....... عمران نے بڑے امید بھرے لہجے
میں کہا۔

"سوری۔ صفدر کی بات درست ہے"....... جولیا نے صاف
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لو جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا"....... عمران نے بڑے
مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ اس
کمرے سے باہر آ کر عقبی طرف پہنچ گئے۔

"اب ہمیں بہرحال محتاط رہنا پڑے گا"....... عمران نے کہا تو
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ البتہ وہ سب ایک دوسرے سے
ہٹ کر وہاں موجود جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔ ان سب کے
کان پھاٹک کی طرف لگے ہوئے تھے کہ اچانک عمران کو عقبی طرف
چاردیواری کے پیچھے ایسی آواز سنائی دی جیسے وہاں دبے قدموں کوئی
قوی یا جانور چل رہا ہو۔ عمران نے چونک کر چاردیواری کی طرف
دیکھا ہی تھا کہ یکلخت اس نے چاردیواری کے پیچھے سیاہ رنگ کی چھوٹی
چھوٹی چیزیں اڑ کر اندر گرتے ہوئے دیکھیں تو اندھیرے کے باوجود
انہیں پہچان گیا تھا۔ وہ بے ہوش کر دینے والے گیس کے
کیپسول تھے لیکن انہیں پسٹل سے فائر نہیں کیا گیا تھا بلکہ شاید ویسے
ہی ہاتھ گھما کر اندر پھینک دیا گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار سانس

روک لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو یکلخت لہرا کر نیچے گرتے دیکھا تو اس نے بے اختیار جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور تیزی سے ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ صفدر کا خدشہ درست تھا۔ انہیں واقعی گھیر لیا گیا تھا اور اگر وہ بند جگہ پر ہوتے تو ہو سکتا تھا کہ وہ بے ہوش کرنے والی گیس کے کیپسول پھینکنے کی بجائے کوئی طاقتور بم پھینک دیتے ۔ عمران ساکت اور خاموش بیٹھا تھا۔ البتہ اس کی تیز نظریں ہر طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ کھلی جگہ پر جو گیس فائر کی جاتی ہے وہ تیزی سے اثر کرتی ہے لیکن کھلی جگہ ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات اتنی تیزی سے ہی غائب ہو جاتے ہیں اس لئے تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور جب اسے محسوس ہوا کہ گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہیں تو اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ باہر سے کوئی اندر نہ آیا تھا۔ شاید وہ بھی گیس کے اثرات ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے اور پھر کچھ دیر بعد ایک سر چار دیواری پر نظر آیا اور چند لمحوں بعد ایک آدمی اس دیوار پر چڑھ کر اندر کی طرف نیچے کود گیا۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا اور جیب سے کوئی چیز نکال کر اس نے منہ میں ڈالی اور دوسرے لمحے سیٹی کی آواز خاموشی میں گونج اٹھی۔ چند لمحوں بعد دیوار پر یکے بعد دیگرے چھ افراد چڑھ کر اندر کود گئے ۔ ان سب نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی

تھیں۔

"انہیں تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کرو"...... سب سے آخر میں آنے والے نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے ادھر ادھر پھیلنے لگے لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کے ساتھیوں کی طرف جاتے عمران نے ان کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور فضا تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے بے اختیار گونج اٹھی۔ پہلے ہی حملے میں چار افراد ہٹ ہو گئے لیکن دو جھاڑیوں میں دبک کر بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھاگ کر تیزی سے سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ یکلخت مشین گن کی تیز فائرنگ کے ساتھ ہی شعلے سے اس جگہ کی طرف لپکے جہاں چند لمحے پہلے عمران موجود تھا لیکن اس آدمی نے فائر کھول کر اپنی جگہ کی نشاندہی خود ہی کر دی تھی اس لئے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اور آگے کی طرف بھاگ گیا اور احاطے کی عقبی طرف ایک بار پھر انسانی چیخ سنائی دی لیکن اسی لمحے تھوڑے سے فاصلے پر ایک بار پھر مشین گن کی فائرنگ ہوئی اور اس بار گولیاں سیدھی عمران کی طرف لپک پڑیں۔ عمران کو پہلی فائرنگ کے بعد تیزی سے آگے کی طرف گھسٹ گیا تھا لیکن فائرنگ کرنے والے نے شاید اسے حرکت کرتے دیکھ لیا تھا لیکن اندھیرے میں شعلوں کی قطار اپنی طرف لپکتی دیکھ کر عمران کا جسم زمین پر ہی کسی لٹو کی طرح گھوم گیا لیکن اس کے باوجود

گولیاں اس کے کولہوں سے ٹکرا کر آگے بڑھ گئیں لیکن عمران کے بروقت حرکت میں آجانے کی وجہ سے گولیاں گوشت کے اندر جانے کی بجائے صرف زخم ڈالتی ہوئی آگے نکل گئی تھیں جبکہ عمران کا جسم گرتے ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل چل پڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی فائرنگ ختم ہو گئی اور ایک انسانی چیخ سنائی دی تو عمران چند لمحے ہونٹ بھینچے پڑا رہا۔ گو اسے جہاں گولیوں نے زخم ڈالے تھے وہاں آگ سی بھڑکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کے منہ سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔ البتہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے زخموں میں سے خون تیزی سے نکل رہا ہے لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے کراہنے کی آوازیں سنیں تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ گو زخموں کی وجہ سے وہ اس طرح کھڑا ہوتے ہی لڑکھڑا کر گرنے لگا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی تھیں لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے آنے والی گولیاں اسے چاٹ سکتی تھیں اور اس کے بعد ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کو بھی ان کی بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دیا جائے گا اس لئے عمران جلد از جلد اس سچوئیشن کو پوری طرح کور کر لینا چاہتا تھا۔ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے مشین پسٹل سے اپنے اوپر فائرنگ کرنے والے کو ہٹ کیا تھا اور اب وہیں سے کراہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے وہاں ایک لمبے قد اور

بھاری جسم کے آدمی کو تڑپتے ہوئے دیکھا۔ اس کے منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔ اس کے نچلے جسم سے خون نکل رہا تھا جبکہ اس کی مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جھاڑیوں میں جا گری تھی۔ گولیاں لگنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو اچانک جھٹکا لگا تھا اور اس جھٹکے کی وجہ سے مشین گن دور جا گری تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کی اکڑی ہوئی دو انگلیاں پوری قوت سے اس آدمی کی ناک میں اس طرح گھسیڑ دیں جیسے نیزے مارے جاتے ہیں اور اس آدمی کے منہ سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ عمران نے انگلیاں مار کر تیزی سے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیڈوں نے اس آدمی کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کاٹ دیئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس کی پیشانی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مارتے ہوئے کہا۔

"کلارک۔ کلارک"...... اس آدمی کے منہ سے نکلا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے اپنے ساتھیوں کو بکھر کر عمران کے ساتھیوں پر فائر کھولنے کا حکم دیا تھا۔

"تمہارا کیا تعلق ہے لیبارٹری سے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں سیکورٹی چیف ہوں"...... کلارک نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں موجود ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"چیف کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ روجر کہیں نہیں مل رہا جبکہ سپیشل سپلائی ڈاکٹر ولسن نے منگوائی ہے اور ان کا کہنا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے روجر کو کور کر لیا ہوگا اور وہ لازماً اس سپلائی کے ساتھ ہی لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اس لئے میں اس عمارت کو گھیر لوں اور ان کا خاتمہ کر دوں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔ میں نے عمارت کے اندر مخصوص ٹیلی ویوز لگا دیئے اور خود چھپ کر چیکنگ کرتے رہے۔ پھر پانچ افراد یہاں پہنچے اور عقبی طرف سے کمند لگا کر اندر داخل ہوئے اور ایک کمرے میں باتیں کرتے رہے۔ ہم ان کی باتیں بھی سپیشل ٹیلی ویوز سے سنتے رہے۔ پھر وہ یہاں عقبی طرف آ کر چھپ گئے تو میں اپنے ساتھیوں سمیت احتیاط سے عقبی طرف بڑھا اور پھر میں نے یہاں بے ہوش کر دینے والے کیپسول اندر پھینک دیئے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ جو اندر احاطے میں موجود تھے بے ہوش ہو جائیں لیکن پھر اچانک فائرنگ شروع ہو گئی"...... کلارک نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سپلائی آئے گی یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سپلائی تو اپنے وقت پر آئے گی کیونکہ یہ سپلائی لیبارٹری کے لئے انتہائی ضروری ہے لیکن اندر سے سپیشل وے اس وقت کھولا جائے گا

جب میں ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر ولسن کو اوکے کا سگنل دوں گا"۔ کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب سے نکال لیا۔

"کیا ڈاکٹر ولسن تمہیں پہچانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم ایک ہی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں"...... کلارک نے جواب دیا۔

"تمہارے اور اس کے درمیان کوئی کوڈ طے ہوئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں کوڈ کی ضرورت ہی نہیں ہے"...... کلارک نے جواب دیا لیکن اس کی آواز میں خاصی کمزوری نمایاں ہو گئی تھی۔ شاید مسلسل خون بہنے کی وجہ سے وہ لمحہ بہ لمحہ کمزور ہوتا جا رہا تھا اور اس کی حرکات سست ہوتی جا رہی تھیں۔ عمران نے اس سے مزید سوالات پوچھے لیکن اچانک اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اس کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اس کا مقصد صرف سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا ہی رہ گیا ہے اس لئے وہ اسے آسان موت دینا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا۔ اس کی اپنی حالت کافی دگرگوں ہو رہی تھی۔ خون بہہ کر اب اس کے پیروں تک پہنچ چکا تھا لیکن وہ لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گیا

جہاں صفدر ایک جھاڑی کے پیچھے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران کے پاس اس وقت اینٹی گیس نہ تھی اور اسے معلوم تھا کہ کون سی گیس اندر فائر کی گئی ہے اس لئے اس نے اپنے ہاتھ کو جھٹک کر خود ہی بلیڈ ناخن سے باہر نکالا اور اس نے صفدر کی گردن کی پشت پر اس بلیڈ کی مدد سے زخم ڈال دیا۔ پھر جیسے ہی صفدر کی گردن سے خون نکلا صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے عمران نے مٹی کی چٹکی بھری اور صفدر کی گردن کے زخم پر ڈال کر اسے دبا دیا۔ اس طرح خون نکلنا بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی صفدر کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" صفدر ۔ میرے کولہوں پر گولیوں نے زخم ڈال دیئے ہیں اس وقت تو کوئی چیز نہیں مل سکتی اس لئے خون روکنے کے لئے یہی ہو سکتا ہے کہ تم ان پر مٹی ڈال کر دبا دو تاکہ مزید خون نکلنا بند ہو جائے "...... عمران نے صفدر سے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ یہ سب کیا ہوا۔ ہم اچانک بے ہوش ہو گئے ۔ کیا ہوا تھا۔ آپ کو کس نے زخمی کیا"...... صفدر نے بے اختیار اپنی گردن کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں نے کہا ہے پہلے وہ کرو۔ تفصیل سے باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تو عمران کے زخموں سے خون نکلنا بند ہو گیا۔ البتہ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے زخموں

میں سرخ مرچیں بھر دی ہوں لیکن ظاہر ہے اس وقت اس سے زیادہ مزید کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" باقی ساتھی کہاں ہیں"...... صفدر نے بھی اٹھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آپ واقعی لیڈر ہیں۔ ہم بے ہوش پڑے ہے جبکہ آپ ہماری اور اپنی بقاء کی جنگ لڑتے رہے"...... صفدر نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" میں چار دیواری کے زیادہ قریب تھا اس لئے میں نے باہر سے ہلکی سی آہٹ سن لی جس کی وجہ سے میں چوکنا ہو گیا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے باری باری اپنے باقی ساتھیوں کی گردنوں پر بھی زخم ڈال کر خون نکالا تو وہ سب ہوش میں آ گئے ۔ پھر جب انہیں ساری تفصیل کا علم ہوا تو ان کے جذبات بھی عمران کے لئے ایسے ہی تھے جیسے صفدر کے تھے ۔ پھر باقی وقت وہ وہیں عقبی طرف ہی رہے ۔ البتہ انہوں نے بکھری ہوئی چھ لاشیں اکٹھی کر کے ایک طرف رکھ دی تھیں۔ پچھلی رات انہیں دور سے ٹرک کی مخصوص آوازیں قریب آتی سنائی دینے لگیں تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد ٹرکوں کی عمارت کے گیٹ کے سامنے رکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر بھاری گیٹ کھلنے اور ٹرکوں کے گیٹ کراس کر کے ہال نما کمرے

میں پہنچنے کی آوازیں بھی وہ عقبی طرف بیٹھے بڑے اطمینان سے سنتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد ٹرکوں کے واپس جانے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر بھاری فولادی گیٹ بند ہونے کے ساتھ ساتھ ٹرکوں کی آوازیں بھی دور جاتی سنائی دیں اور پھر آہستہ آہستہ بند ہو گئیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ صفدر نے اپنی پشت پر موجود بیگ میں سے ایک ٹارچ نکال لی تھی اس لئے ٹارچ کی روشنی میں وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ہال کمرے میں دو ٹرکوں کا سامان بڑی بڑی پیٹیوں میں بند پڑا ہوا تھا۔ عمران نے کلارک سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ سپیشل وے کا راستہ اس ہال کمرے میں ہی کھلتا ہے جہاں مال رکھا جاتا ہے اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ آنے والے اس کمرے میں ہی آئیں گے۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر ولسن اندر سے چیکنگ کرنے کے بعد ہی سپیشل وے کھولے گا۔ ایسی صورت میں تو ہم سب کی یہاں موجودگی کا اسے علم ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی میرے ذہن سے یہ بات ہی نکل گئی تھی۔ اوہ۔ ایسا کرو تم ان لاشوں کو اٹھا کر اس عمارت سے باہر کھڑی اپنی کار کے اندر ڈالو۔ درمیانی پھاٹک بند ہے اور اسے کھول لینا اور ان

لاشوں کو لے کر وہاں پہنچو جہاں کار موجود ہے۔ اتنے فاصلے سے اس کی چیکنگ نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ جو یہاں موجود ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سلیمانی ٹوپی پہن لوں گا۔ میرے پاس موجود ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ٹوپی ایک ہی دستیاب ہو سکی تھی ورنہ تم سب کو بھی پہنا دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی ٹوپی"...... صفدر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اسے آن کر کے اس نے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"اس آلے سے نکلنے والی مخصوص ریز میرے جسم کے گرد پھیل چکی ہیں۔ اب چیکنگ ریز میری نشاندہی نہیں کر سکیں گی اس لئے اسے سلیمانی ٹوپی ہی کہا جا سکتا ہے لیکن صرف چیکنگ ریز کی حد تک۔ ویسے یہاں مارکیٹ سے ایک ہی آلہ مل سکا تھا اس لئے مجبوراً ایک ہی حاصل کرنا پڑا"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ سب باہر چلے گئے۔ عمران ان کے پیچھے آ گیا اور جب وہ سب عقبی طرف سے لاشیں کاندھوں پر اٹھا کر پھاٹک سے باہر چلے گئے تو عمران نے پھاٹک اندر سے بند کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر ولسن چیکنگ کے دوران پھاٹک کو بھی لازماً چیک کرے گا اور اسے اگر اندر سے کنڈا کھلا ہوا نظر آ گیا تو ہو سکتا ہے کہ

وہ مشکوک ہو جائے۔ پھر کافی دیر تک وہ انتظار کرتا رہا تاکہ اس کے ساتھی درختوں کے اس جھنڈ تک پہنچ جائیں جہاں ان کی کار موجود تھی۔ پھر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کلارک کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کلارک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر ولسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بلغم زدہ سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولسن۔ سپلائی پہنچ چکی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں بھی ہم اٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ اب آپ اطمینان سے سپلائی لے جا سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تھا وہاں۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمارت کی عقبی طرف اندر پھیلے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر عقبی طرف سے اندر کود کر ہم نے ان پانچوں کو گولیوں سے اڑا دیا۔ اس کے بعد میں نے ان کی لاشیں دیوار سے ہی باہر پھینکوا دیں اور ہم بھی دیوار پھاند کر باہر آئے اور پھر ہم نے یہ لاشیں اٹھا لیں اور انہیں عمارت سے دور اپنی مخصوص جگہ پر لے آئے۔ پھر ہم نے نگرانی جاری رکھی۔ اس کے بعد دو ٹرک سپلائی لے کر آئے اور اندر چلے گئے۔ اب

ٹرک واپس چلے گئے ہیں تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر اس نے یہاں بطور کلارک اپنی موجودگی ظاہر کر دی تو ڈاکٹر ولسن لازماً مشکوک ہو جائے گا کیونکہ مخصوص ریز کی وجہ سے عمران تو اسے سکرین پر نظر نہیں آئے گا اس لئے اس نے یہ ساری باتیں کی تھیں۔

"کیا اب ہر لحاظ سے عمارت کلیئر ہے اور کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"یس ڈاکٹر۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پہلے چیکنگ کر لوں پھر راستہ کھولوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ مڑ کر ایک دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس طرح کھڑے ہوئے اسے پندرہ منٹ گزر گئے لیکن کوئی راستہ نہ کھلا تو عمران نے دوبارہ کال کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ابھی اس نے اس بارے میں سوچا ہی تھا کہ یکلخت ہلکے سے کھٹکے سے ہال کے ایک کونے کے فرش کا کافی بڑا حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور عمران چونک کر اسی طرف دیکھنے لگا۔ وہ تیزی سے دیوار کی اوٹ سے ہٹا کیونکہ سکرین پر تو اسے اس آلے کی وجہ سے نہ دیکھا جا سکتا تھا لیکن یہاں والے آدمی تو اسے نظروں سے دیکھ سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد

ایک ایک کر کے تقریباً آٹھ افراد اس راستے سے باہر آگئے۔

"چلو اٹھاؤ سپلائی"...... ان میں سے ایک نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو باقی افراد پیٹیوں کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور پھر اچھل کر وہ ان کے سامنے آ گیا۔

"ارے "...... ان سب کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ہلکی سی ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ان پر برسنے لگیں۔ ان میں سے کئی افراد نے غوطہ مار کر گولیوں سے بچنے کی کوشش کی لیکن عمران کا ہاتھ ساتھ ہی گھوم گیا تھا۔ اس لئے چند لمحوں بعد ہی فرش پر ان آٹھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر جیب سے اس نے صفدر سے حاصل کردہ گیس پسٹل نکالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک راستہ تھا جو نیچے اترتا چلا جا رہا تھا۔ عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ راستے کا اختتام ایک بند دروازے پر ہوا۔ عمران نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ عمران نے گیس پسٹل کا رخ راہداری کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اس نے پسٹل میں موجود تمام گیس کیپسولز فائر کر دیئے اور پھر دروازہ بند کر کے وہ واپس پلٹا اور بڑے ہال میں پہنچ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اوٹ میں ہو گیا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک بار پھر آگے بڑھا اور اس بار جب وہ دروازہ کھول کر اندر راہداری میں داخل

ہوا تو آخر میں موجود ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں لیبارٹری کی مشینری نصب تھی اور وہاں آٹھ کے قریب ادھیڑ عمر آدمی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کیبن تھا جس کے اندر ایک آدمی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے تھوڑی دیر بعد پوری لیبارٹری کا راؤنڈ لگا لیا۔ خاصی وسیع اور انتہائی جدید لیبارٹری تھی اور عمران کے خیال کے مطابق اس میں کسی خاص ہتھیار کی تیاری پر کام ہو رہا تھا۔ لیبارٹری اور اس اندھے شیشے والے کیبن میں موجود آدمی کے علاوہ تقریباً اٹھارہ افراد وہاں موجود تھے لیکن یہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔ ساری لیبارٹری کا راؤنڈ لگانے کے باوجود عمران کو پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر آصف کہیں نظر نہ آیا جسے وہ واپس لے جانے کے لئے یہاں آیا تھا تو وہ سیدھا اس شیشے والے کیبن میں پہنچا۔ اس نے وہاں کرسی پر پڑے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کو گھسیٹ کر فرش پر ڈالا اور اسے اوندھے منہ کر دیا اور پھر ناخنوں میں موجود فولادی بلیڈز کی مدد سے اس نے اس کی گردن کے پیچھے کٹ لگایا۔ تھوڑا سا خون بہتے ہی اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے گھسیٹتا ہوا باہر ہال میں لا کر فرش پر ڈال دیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی کراہتا ہوا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اچانک اس نے سامنے کھڑے ہوئے

عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اس کے بولتے ہی اس کی مخصوص بلغم زدہ آواز کی وجہ سے پہچان گیا کہ یہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ولسن ہے۔

" ڈاکٹر ولسن۔ اس وقت تمہاری لیبارٹری میں موجود تمام افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ولسن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور ڈاکٹر ولسن منہ پر عمران کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا واپس فرش پر جا گرا۔

" پاکیشیائی ڈاکٹر آصف کہاں ہیں"...... عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑتے ہوئے کہا۔

" ہٹاؤ۔ ہٹاؤ۔ پیر ہٹاؤ۔ میں مر جاؤں گا۔ پیر ہٹاؤ"...... ڈاکٹر ولسن نے اسی طرح تڑپتے ہوئے کہا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے۔

" بتاؤ ورنہ "...... عمران کا لہجہ مزید سرد پڑ گیا تھا۔

" اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر ولسن نے رک رک کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" پیر ہٹاؤ۔ میں سب کچھ بتا دوں گا"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا اور ڈاکٹر ولسن نہ صرف بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔

" بتاؤ ورنہ "...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ سیکشن چیف نے اچانک اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کر لیا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پاکیشیائی لفٹنٹ اسے واپس حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے وہ رسک نہیں لے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ماہرین مخصوص اور انتہائی جدید مشینری کے ذریعے اس سے فارمولے کے بارے میں ساری تفصیلات معلوم کر لیں گے اس کے بعد اسے ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر ماہرین خود ہی اس فارمولے کو مکمل کر لیں گے۔ چنانچہ سیکشن چیف کے حکم پر ڈاکٹر آصف کو کلارک بے ہوشی کے عالم میں ایئرپورٹ چھوڑ آیا جہاں سے سیکشن کے خاص آدمی اسے چارٹرڈ طیارے پر لے کر چلے گئے۔ اس کے بعد مجھے نہیں معلوم کہ اس کا کیا ہوا"...... ڈاکٹر ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مخصوص فون کے ذریعے "...... ڈاکٹر ولسن نے جواب دیا۔

" کہاں ہے وہ فون "...... عمران نے کہا۔

" میرے آفس کی الماری میں"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا تو عمران نے ایک جھٹکے سے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

" سنو۔ تم سائنس دان ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کیا جائے اور نہ ہی میں تمہاری لیبارٹری تباہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں صرف اپنے ملک کا سائنس دان واپس لے جانے کے لئے یہاں آیا ہوں اس لئے اگر تم نے تعاون کیا تو تم بھی بچ جاؤ گے اور تمہاری لیبارٹری اور تمہارے آدمی بھی۔ لیکن اگر تم نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم، تمہارے تمام سائنس دان اور تمہاری لیبارٹری سب کچھ تباہ ہو جائے گا"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مجھے مت مارو۔ میں تعاون کروں گا۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں تو سائنس دان ہوں"...... ڈاکٹر ولسن نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو چلو مجھے کنفرم کراؤ کہ ڈاکٹر آصف اب کہاں ہیں اور کس حالت میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ سیکشن چیف تو نہیں بتائے گا"...... ڈاکٹر ولسن نے چونک کر کہا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں معلوم کرنا ہی ہو گا" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ آؤ"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا اور پھر عمران اسے ساتھ لے کر اس کمرے میں آ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے جبکہ کلارک نے کہا تھا کہ تم ہلاک کر دیئے گئے ہو"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اگر ہم پاکیشیا سے یہاں پہنچ سکتے ہیں تو یہاں اندر بھی آ سکتے ہیں۔ کلارک جیسے لوگ ہمیں نہیں روک سکتے ۔ ویسے کلارک اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ولسن نے ایک الماری سے ایک کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ کافی دیر بعد اس کا رابطہ آخرکار سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہو گیا۔

"ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں ایکس لیبارٹری ٹوگیو سے"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"یس ۔ سیکشن چیف بول رہا ہوں۔ کیا سپلائی پہنچ گئی ہے"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس چیف ۔ اور کلارک نے کہا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے سکرین چیکنگ کی اور پھر سپلائی اندر منگوالی"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"لیکن کلارک سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا۔ وہ کہاں ہے"۔ سیکشن چیف نے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم چیف۔ اس نے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا تھا"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر کیسے کال کی ہے تم نے ۔ کوئی خاص بات"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف ۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ جب پاکیشیائی ایجنٹ

ختم ہو گئے ہیں تو آپ ڈاکٹر آصف کو واپس لیبارٹری بھجوا دیں تاکہ ہم اب باقاعدہ کام کر سکیں"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اوہ۔ اب ڈاکٹر آصف کی واپسی ناممکن ہے۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے البتہ ماہرین نے اس کے ذہن سے مشینری کی مدد سے سب کچھ حاصل کر کے فارمولے کو ہر لحاظ سے مکمل کر لیا ہے۔ اب یہ فارمولا تمہیں بھیجا جا سکتا ہے تاکہ تم اس پر کام کر سکو"...... سیکشن چیف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے چیف"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اوکے۔ میں کلارک سے بات کر لوں پھر بات ہو گی۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ولسن نے فون آف کر دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر ولسن نے چونک کر کہا۔

"اگر ڈاکٹر آصف ہلاک ہو گیا ہے تو پھر تمہیں اور تمہارے سائنس دانوں کو بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور کمرہ ڈاکٹر ولسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

جنگلی بھینسے کی طرح پلا ہوا لیکن انتہائی ورزشی جسم کا مالک رالف ہوٹل کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں اس کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھی اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔ رالف نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ لڑکیوں کے جسم پر لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ رالف کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک مخصوص انداز کا بنا ہوا لکڑی کا ریک پڑا ہوا تھا جس میں بارہ خانے تھے اور ان خانوں میں سے آٹھ خانے خالی ہو چکے تھے جبکہ چار خانوں میں دنیا کی انتہائی تیز ترین شراب کی بند بوتلیں پڑی ہوئی تھیں میز کی سائیڈ پر ایک بڑی سی ٹوکری پڑی ہوئی تھی جس میں سات خالی بوتلیں پڑی تھیں۔ رالف نے بوتل منہ سے لگائی اور اس وقت اسے منہ سے ہٹایا جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ بھی اس کے حلق میں

نہ اتر گیا۔ اس کے بعد اس نے بوتل کو ٹوکری میں پھینک دیا اور ہاتھ بڑھا کر ریک سے ایک اور بھری ہوئی بوتل اٹھا لی۔ یہ پچھلے چار گھنٹوں میں نویں بوتل تھی۔ وہ پچھلے چار گھنٹوں سے دنیا کی تیز ترین شراب مسلسل پی رہا تھا۔ رالف کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بلا نوش ہے اور اسے کبھی نشہ نہیں ہوا۔ اس کا چوڑا چہرہ آٹھ بوتلیں پی کر بھی اس طرح نارمل تھا جیسے بوتلوں میں شراب کی بجائے سادہ پانی ہو۔ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی رالف یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم دونوں جاؤ۔ نکلو"...... رالف نے یکلخت بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے ان دونوں لڑکیوں سے کہا تو لڑکیاں اس طرح اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف دوڑیں جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ رالف نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل میز پر رکھی اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دیوار میں موجود الماری کھولی۔ اس کی ایک خفیہ دراز کا بٹن پریس کر کے اس نے دراز کو باہر کھینچا اور اس میں موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا تو سیٹی کی آواز آنا بند ہو گئی۔

"ہیلو۔ اے سیکشن چیف کالنگ۔ ٹاپ ایمرجنسی کال۔ اوور"۔ یکلخت ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی تو رالف کے چہرے پر حیرت ابھر آئی۔

"یس چیف۔ میں رالف بول رہا ہوں۔ اوور"...... رالف نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رالف۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے جنہیں عمران لیڈ کر رہا ہے ٹوگیو میں اے سیکشن کی انتہائی اہم لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اس کا چیف سیکورٹی آفیسر کلارک اور اس کے نمبر ٹو روجر کے ساتھ ساتھ ٹوگیو میں موجود اے سیکشن کے تمام ایجنٹ بھی اس کے ہاتھوں ختم ہو گئے ہیں اور میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ گروپ ٹوگیو سے سار کو ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہنچا ہے۔ یہ گروپ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے اور یہ سب کے سب ایکریمین میک اپ میں ہیں۔ تم سیکشن کے ٹاپ ایجنٹ ہو اور اس وقت سار کو میں موجود ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی زندہ سلامت سار کو سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ چاہے تمہیں سار کو کے ایک ایک آدمی کو کیوں نہ گولیوں سے اڑانا پڑے۔ فوراً حرکت میں آجاؤ اور ان کا خاتمہ کر کے مجھے واپسی رپورٹ دو اور سن لو کہ جو بھی مشکوک آدمی یا گروپ نظر آئے اسے اڑا دو۔ کسی پوچھ گچھ وغیرہ کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم ناکام رہے تو پھر قبر بھی تمہیں پناہ نہ دے سکے گی۔ اوور"...... سیکشن چیف نے پہلے کی طرح چیخ چیخ کر اس انداز میں بات کی جیسے وہ غصے کی شدت سے اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا ہو۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ رالف ان کے لئے موت ہی ثابت ہو

گا لیکن سار کو تو کافی بڑا اور گنجان آباد شہر ہے اس لئے ان کے کچھ نہ کچھ کوائف تو معلوم ہونے چاہئیں۔اوور"...... رالف نے کہا۔

" وہ میک اپ کے ماہر ہیں رالف۔اس لئے شکل و صورت اور کوائف کے چکر میں مت پڑو۔ایم بی ایکس کو استعمال کرو اور ایم بی ایکس کمپیوٹر میں عمران کا لفظ فیڈ کرا دو۔لازماً کبھی نہ کبھی اس کا کوئی ساتھی یہ نام استعمال کرے گا اور ایم بی ایکس فوراً اس شخص اور جگہ کی نشاندہی کر دے گا۔اس کے بعد ان کو کور کرنا تمہارا اپنا کام ہے لیکن یہ سن لو کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اس لئے محتاط انداز میں ان کے خلاف کارروائی کرنا لیکن ایسا نہ ہو کہ تم صرف تجویزیں ہی سوچتے رہو اور وہ سار کو سے بھی نکل جائیں۔پھر ان کا پتہ آسانی سے نہ چل سکے گا۔اوور"......چیف نے کہا۔

" یس باس۔ایسا ہی ہو گا لیکن باس۔وہ سار کو کیوں آئے ہیں جبکہ انہیں تو اپنا کام مکمل کر کے واپس پاکیشیا جانا چاہئے تھا۔اوور"...... رالف نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں اور تم بھی اس چکر میں مت پڑو۔انہیں ٹریس کرو اور ہلاک کر دو۔بس تمہارا مشن یہی ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوکے باس۔اوور"...... رالف نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو رالف نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس خفیہ دراز میں رکھ کر اسے بند کر دیا اور پھر الماری

بند کر کے وہ تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سائیڈ دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا۔آفس ٹیبل کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ہارڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

" رالف بول رہا ہوں"...... رالف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ۔یس باس۔حکم باس"...... دوسری طرف سے یکلخت نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پانچ افراد کے ایک گروپ کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ فوری طور پر کرنا ہے۔پانچوں افراد چارٹرڈ طیارے سے ٹوکیو سے براہ راست یہاں پہنچے ہیں۔یہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے چیف نے حکم دیا ہے کہ ان کے کوائف کے چکر میں پڑنے کی بجائے ہم سیٹلائٹ کے ذریعے ایم بی ایکس کو پورے شہر میں پھیلا دیں اور کمپیوٹر میں لفظ عمران فیڈ کر دیں۔یہ ان کے لیڈر کا نام ہے کیونکہ اصل میں یہ پاکیشیائی ہیں اور بقول چیف عمران کا کوئی نہ کوئی ساتھی یہ نام ضرور لے گا اس طرح چیک ہو جانے کے بعد ان کا فوری خاتمہ کرنا ضروری ہے"...... رالف نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی ۔ لیکن بغیر ایم بی ایکس استعمال لئے بھی ان کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے "....... دوسری طرف سے ہارڈ نے کہا۔

" آسانی سے ۔ وہ کیسے "....... رالف نے چونک کر پوچھا۔

" باس ۔ ایئرپورٹ سے آسانی سے اس طیارے کے مسافروں کے بارے میں معلوم ہو جائے گا جو چارٹرڈ طیارے سے ٹوکیو سے سار کو پہنچے ہیں اور پھر ایئرپورٹ پر کام کرنے والے ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں ڈراپ ہوئے ہیں اس کے بعد انہیں آگے بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے "....... ہارڈ نے کہا۔

" اس لمبے چوڑے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جو چیف نے حکم دیا ہے وہ کرو "....... رالف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اور سنو ۔ جیسے ہی یہ لوگ ٹریس ہوں تم نے ان کی دی ایس سی سے نگرانی شروع کرا دینی ہے اور مجھے فوری اطلاع دینی ہے "۔ رالف نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو رالف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک کارڈلیس فون پیس اٹھا کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا ۔ پھر وہ فون پیس اٹھائے آفس سے نکل کر واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں وہ پہلے موجود تھا ۔ اس نے فون کو میز پر رکھا ۔

یہ آفس کے فون کا ایکسٹینشن تھا ۔ اب ہارڈ کی کال سننے کے لئے اسے آفس سے جانے کی ضرورت نہ تھی ۔ اس نے میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا ۔ اس کے بعد وہ مسلسل شراب پیتا رہا حتیٰ کہ ریک خالی ہو گیا تو اس نے خالی ریک اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا ۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رالف نے چونک کر فون کو آن کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہارڈ کالنگ "....... ہارڈ کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ رالف بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے "....... رالف نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ اس گروپ کو ٹریس کر لیا گیا ہے ۔ یہ گروپ یہاں ماؤنٹین کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ میں موجود ہے ۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل گروپ ہے جو لگتا ہے قدرے زخمی بھی ہیں "۔ ہارڈ نے کہا۔

" کیسے ٹریس کیا ہے "....... رالف نے پوچھا۔

" باس ۔ ایم بی ایکس ریز کو چارج کیا گیا تو تھوڑی دیر بعد ہی وہ لفظ عمران کئی بار بولا گیا اور ایم بی ایکس میٹر نے کالونی اور کوٹھی کی نشاندہی کر دی جہاں یہ لفظ بولا جا رہا تھا ۔ میں نے مارٹن اور گروپ کو پہلے ہی تیار کیا ہوا تھا ۔ چنانچہ وہ فوراً وہاں پہنچ گئے اور مارٹن نے ان کی نگرانی دی ایس سی سے شروع کر دی تو دی ایس سی سے معلوم ہوا کہ یہ چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ ہے ۔ میں

خود وہاں گیا اور میں نے خود چیکنگ کی اور کنفرم ہونے پر آپ کو اطلاع دے رہا ہوں۔ اب کیا حکم ہے۔ کیوں نہ اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے"...... ہارڈ نے کہا۔

"نہیں۔ رالف کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ وہ دشمنوں کو اپنے بارے میں بتائے بغیر مرجانے دے۔ تم ایسا کرو کہ اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو اور پھر انہیں وہاں سے اٹھا کر زیرو پوائنٹ کے بلیک روم میں پہنچاؤ اور وہاں انہیں فلور میکنزم میں حکڑ دو۔ پھر مجھے اطلاع دو۔ میں براہ راست وہیں آجاؤں گا"...... رالف نے کہا۔

"لیکن باس آپ نے کہا تھا کہ انہیں فوری ہلاک کرنا ہے"۔ ہارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ چیف نے تو یہی حکم دیا ہے لیکن یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ مرنا تو بہرحال انہوں نے ہے ہی لیکن اس طرح جس طرح میں چاہوں گا"...... رالف نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی مجھے اطلاع دو۔ میں تمہاری اطلاع کا انتظار کروں گا"۔ رالف نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ اب اتنی بھی کیا بزدلی کہ مرنے والے کو یہ بھی معلوم نہ ہوسکے کہ اسے مارنے والا رالف ہے"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ایک بڑی الماری کی طرف

بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی چار بوتلیں اس نے یکے بعد دیگرے اٹھا کر میز پر رکھیں اور پھر الماری بند کر کے واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر وہ اسی طرح شراب نوشی میں مصروف ہو گیا جیسے پہلے کر رہا تھا۔ ابھی اس نے دوسری بوتل ہی ختم کی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ رالف بول رہا ہوں"...... رالف نے فون پیس آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے ہارڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ میں وہیں آرہا ہوں۔ تم نے میرے آنے تک وہیں رہنا ہے اور انہیں ہوش میں مت لانا۔ میں خود انہیں اپنے سامنے ہوش میں لے آؤں گا"...... رالف نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ چوہے کے بچے ثابت ہوئے ہیں یہ جبکہ چیف کہہ رہا تھا کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں"...... رالف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خالی بوتل ٹوکری میں پھینک کر اس نے تیسری بوتل اٹھا لی۔ وہ اس طرح اطمینان سے شراب پی رہا تھا جیسے اسے کوئی جلدی نہ ہو اور پھر جب اس نے چوتھی بوتل بھی خالی کر دی تو اسے بھی ٹوکری میں ڈال کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کوٹھی کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ ٹوکیو سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے سارکو پہنچے تھے اور پھر ایئر پورٹ سے ہی عمران نے فون کر کے اس کوٹھی کا بندوبست کیا اور ایئر پورٹ سے سیدھے یہاں پہنچ گئے۔

" اب تو بتا دیں عمران صاحب کہ آپ یہاں سارکو میں کیوں آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" چلو تم بتا دو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو چیک کر لیا ہے اور یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سارکو میں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیا کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" پہلے کیپٹن شکیل سے اس تجزیہ کی وجوہات تو معلوم کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں بتاتا ہوں۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ نے وہاں لیبارٹری میں ڈاکٹر ولسن سے سیکشن چیف کو فون کال کرائی اور ظاہر ہے آپ نے فون نمبر چیک کیا ہو گا اور آپ نے مخصوص حساب کتاب کرنے پر معلوم کر لیا ہو گا کہ فون کال سارکو میں کی گئی ہے اور چونکہ بقول آپ کے ڈاکٹر آصف کو اس لیبارٹری سے سیکشن ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا تھا اور وہاں اس کے ذہن سے مشینری کے ذریعے تمام معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور اب یہ معلومات مکمل فارمولے کی شکل میں سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اس لئے آپ یہاں آئے ہیں تاکہ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے وہ فارمولا حاصل کیا جائے اور انہیں اس بات کی بھرپور انداز میں سزا بھی دی جائے کہ انہوں نے پاکیشیا کے خلاف یہ واردات کی اور پاکیشیا کے سائنس دان کو ہلاک کر دیا"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران کے علاوہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر کیپٹن شکیل کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اپنے تجزیے کی جو وجوہات اس نے بتائی تھیں وہ ٹھوس تھیں۔

" لیکن کیا تم نے بلیک تھنڈر کو عام سی تنظیم سمجھ لیا ہے کہ وہ بغیر کوئی ڈاجنگ استعمال کئے سیدھا سیدھا اپنا فون نمبر رکھ لے

گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ واقعی میرے ذہن میں یہ خیال نہ آیا تھا۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ لیکن پھر آپ کے سار کو آنے کا کیا جواز بنتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولسن کو ہلاک کرنے سے پہلے اس سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ وہ اس بارے میں اور تو کچھ نہیں بتا سکا البتہ اس نے یہ بتایا کہ سار کو میں ایک آدمی رالف رہتا ہے جو اے سیکشن کا ٹاپ ایجنٹ ہے اور پہلے وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں سکیورٹی انچارج بھی رہا ہے اور پھر اسے باقاعدہ ایجنٹ بنا کر سار کو بھجوا دیا گیا ہے۔ رالف اور ڈاکٹر ولسن دونوں میں رشتہ داری تھی اور ڈاکٹر ولسن اکثر سار کو جا کر اس رالف سے ملتا رہتا تھا۔ البتہ وہ اس کی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا کیونکہ وہ ہارٹی کلب کے مالک اور مینجر ہارٹی کو اپنی آمد کا پیغام بھجوا دیا کرتا تھا اور ایئرپورٹ پر ہارٹی کا آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود ہوتا تھا اور پھر وہ اسے ہوٹل سٹار میں لے جاتا تھا جہاں رالف اس کے لئے خصوصی انتظامات کر دیتا تھا اور ان کی ملاقات بھی وہیں ہوتی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"خصوصی انتظامات سے کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر ولسن سائنس دان ہونے کے باوجود عیاش فطرت آدمی تھا اس لئے ان کاموں کے لئے وہ رالف کو استعمال کرتا تھا تاکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تک اس کے بارے میں رپورٹ نہ پہنچ جائے کیونکہ بقول اس کے سیکشن چیف ایسے معاملات میں بے حد سخت واقع ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ یہاں اس رالف کو تلاش کرنے آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ اس سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ سامنے نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے یہاں کسی گروپ کو اس بارے میں ہائر کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"رالف کے بارے میں صرف ہارڈ جانتا ہے ورنہ رالف خفیہ رہتا ہے اور ہارڈ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک گروپ کو ہائر کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم خود جا کر اس ہارڈ سے معلومات حاصل کر سکتے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم اوپن ہو سکتے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو لیبارٹری کی تباہی کی رپورٹ مل چکی ہو گی اور اب وہ پاگل کتے کی طرح ہمیں ٹریس کر رہا ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ اس بارے میں

معلومات مل جائیں تو پھر ہم سامنے آئیں۔ پہلے نہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آسٹر بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ ہارڈ کے نمبر ٹو سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق رالف اس کا بھی باس ہے اور وہ کہاں رہتا ہے اس بارے میں صرف ہارڈ ذاتی طور پر جانتا ہے اور کوئی اس بارے میں نہیں جانتا اور ہارڈ سے براہ راست معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے شکریہ۔ بہرحال یہ بات تو طے شدہ ہے کہ ہارڈ رالف کے بارے میں جانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ بات واقعی طے شدہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اب تو آپ کو سامنے آنا ہی پڑے گا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ سامنے آئے بغیر کام ہو جائے لیکن کام نہیں ہو سکا اس لئے اب مجبوری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس ہارڈ کو کلب میں گھیرنے کی بجائے اس کی رہائش گاہ پر گھیرا جائے۔ اس طرح ہم سامنے نہیں آئیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہارڈ کلب کے ماسٹر ہارڈ کی رہائش گاہ کا نمبر دے دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تم اس نمبر سے کوٹھی ٹریس کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ رات کو۔ کیونکہ اگر فوراً پوچھا گیا تو انکوائری آپریٹر مشکوک ہو جائے گی۔ ویسے بھی ہم نے وہاں رات کو ہی ریڈ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔

" یہ ۔ یہ کیا ہو رہا ہے "...... اچانک عمران کے کانوں میں ساتھیوں کی آوازیں پڑیں ۔اس نے تیزی سے اپنے ذہن کو بلینک کر کے بے ہوش ہونے سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور اس کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

رالف زیرو پوائنٹ کے بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں فرش پر چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ ان کے اوپر والے آدھے جسم ہی فرش پر ترچے مڑے انداز میں پڑے نظر آرہے تھے جبکہ نچلے آدھے جسم فرش کے اندر غائب تھے۔ یہ فرش بلیک روم کے دوسرے فرش سے تقریباً چھ فٹ اونچا تھا اور پلیٹ فارم نما تھا۔ عام فرش پر دو کرسیاں موجود تھیں۔ رالف کے پیچھے ہارڈ بھی اندر داخل ہوا۔ کمرے میں پہلے سے ہی چار مسلح افراد موجود تھے۔ انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔ رالف ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہارڈ اس کے ساتھ والی کرسی کے قریب کھڑا رہا۔

" بیٹھو ہارڈ "...... رالف نے سر اٹھا کر ہارڈ سے کہا جو لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی کے کاموں میں خاصا ماہر ہے۔

"شکریہ باس"...... ہارڈ نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ان کے میک اپ واش کراؤ"...... رالف نے کہا۔

"ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے باس۔ میں نے پہلے ہی چیکنگ کرا لی ہے"...... ہارڈ نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو اصل میں پاکیشیائی ہیں اور ان کے چہروں پر ایکریمین میک اپ ہیں"...... رالف نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ سپیشل میک اپ واشر سے میرے سامنے ان کے میک اپ چیک کئے گئے ہیں لیکن کسی ایک کا بھی میک اپ واش نہیں ہو سکا"...... ہارڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ہم نے غلط لوگوں پر ہاتھ ڈال دیا ہے"...... رالف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کمپیوٹر نے انہیں چیک کیا ہے اس لفظ عمران کی وجہ سے ورنہ اتنے بڑے شہر میں ہم کیسے انہیں چیک کر سکتے تھے"۔ ہارڈ نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ویسے ہی کسی اور معنوں میں اس لفظ کو استعمال کر دیا ہو۔ ویری بیڈ۔ اب کیا کیا جائے۔ خواہ مخواہ وقت بھی ضائع ہوا اور کام بھی نہ ہوا"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا انہیں ختم کر دیا جائے"...... ہارڈ نے کہا۔

"تو اور کیا کریں۔ اب ختم تو کرنا ہی ہوگا"...... رالف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو ہارڈ نے گردن موڑی اور ایک سائیڈ پر کھڑے چاروں افراد میں سے ایک کو اس نے اشارے سے بلایا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان سب کو گولیوں سے اڑا دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو"...... ہارڈ نے اس آدمی سے کہا۔

"ٹھہرو۔ پہلے انہیں ہوش میں لے آؤ۔ میں ان سے بات کر لوں پھر"...... اچانک رالف نے کہا اور ہاتھ اٹھا کر اس نے مسلح آدمی کو روک دیا جو ہارڈ کا حکم سن کر کاندھے سے مشین گن اتار رہا تھا۔

"جو حکم چیف"...... اس آدمی نے مشین گن دوبارہ کاندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے اس نے ایک بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر وہ اس پلیٹ فارم کی سائیڈ پر موجود سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ اس نے ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے ان افراد کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگایا اور پھر بوتل کا دہانہ بند کر کے وہ واپس مڑا اور سیڑھیاں اتر کر دوبارہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کراہنے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ سیدھے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس طرح ایک دوسرے کو اور سامنے بیٹھے ہوئے رالف اور

ہارڈ اور اس کے آدمیوں کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہیں۔

"تم کون ہو"...... اچانک رالف نے انتہائی کرخت لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال تو زندہ انسان ہی لگ رہے ہیں لیکن ادھورے۔ نجانے ہمارے آدھے جسم کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... ایک نوجوان نے جواب دیا تو رالف بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... رالف نے کہا۔

"مہذب انسان تعارف کے وقت پہلے اپنا نام بتاتے ہیں اور پھر دوسرے کا پوچھتے ہیں اور مجھے تم انتہائی مہذب دکھائی دے رہے ہو"...... اس نوجوان نے کہا تو رالف اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام رالف ہے اور یہ ہارڈ ہے"...... رالف نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ اس کا اور ہارڈ کا نام سنتے ہی نہ صرف وہ نوجوان بلکہ اس کے سب ساتھی بھی اس طرح چونک پڑے تھے جیسے یہ نام سن کر انہیں کوئی خاص جھٹکا سا لگا ہو۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم دونوں کے نام تو واقعی بے حد اچھے ہیں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی ہیں مارشل، ایرک، ولسن اور مارگریٹ"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم میرا اور ہارڈ کا نام سن کر جس طرح چونکے ہو اس سے مجھے

لگتا ہے کہ ہم نے درست لوگوں پر ہاتھ ڈالا ہے۔ کیا تم پاکیشیائی ہو"...... رالف نے کہا۔

"تم کبھی پاکیشیا گئے ہو یا کبھی کسی پاکیشیائی سے ملے ہو"۔ مائیکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کبھی پاکیشیا نہیں گیا اور نہ ہی کبھی کسی پاکیشیائی سے ملاقات کی ہے۔ کیوں۔ تم نے یہ بات خاص طور پر کیوں پوچھی ہے"...... رالف نے کہا۔

"اس لئے کہ ہمارے چہرے، شکلیں، انداز اور نام سن کر بھی تم ہم سے پوچھ رہے ہو کہ ہم پاکیشیائی ہیں"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"کاش تم پاکیشیائی ہوتے تو شاید چند لمحے مزید زندہ رہ جاتے لیکن اب جبکہ تم پاکیشیائی نہیں ہو تو پھر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہارڈ انہیں گولیوں سے اڑا دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر دوبارہ کمپیوٹر آن کر دو"...... رالف کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔ اسے واقعی احساس ہونے لگا تھا کہ وہ خواہ مخواہ ان لوگوں سے باتیں کر کے اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ ہمیں مارنا ہی تھا تو بے ہوشی کے دوران ہی مار دیتے۔ چند باتیں کر لینے سے کچھ نہیں ہو گا"۔ مائیکل نے چونک کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ لفظ عمران کیا ہے"...... اچانک ایک خیال کے تحت رالف نے پوچھ لیا۔

"عمران ۔ نام ہے کسی ایشیائی کا نام ہے ۔ کیوں تم نے اس نام سے کیا لینا ہے"..... مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نام ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس گروپ میں کسی کا نام ہو گا لیکن تم نے یہ نام کیوں لیا تھا اور وہ بھی کئی بار"..... اچانک ایک خیال کے تحت رالف نے کہا۔

"ہم نے نام لیا تھا ۔ کیا مطلب ۔ تم کھل کر بات کرو ۔ کیوں پہیلیاں بجھوا رہے ہو"..... مائیکل نے کہا۔

"سنو ۔ بچوں جیسی باتیں مت کرو ۔ ہمیں ایک ایشیائی گروپ کی تلاش ہے جو میک اپ کا ماہر ہے ۔ یہ گروپ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے ۔ ہم نے ایم بی ایکس ریز سار کو شہر پر پھیلا دیں اور کمپیوٹر میں ایک لفظ عمران فیڈ کر دیا کہ جہاں بھی یہ لفظ استعمال ہو گا اس کی نشاندہی ہو جائے گی اور پھر کمپیوٹر نے اشارہ دیا کہ جس کوٹھی میں تم رہائش پذیر تھے وہاں کئی بار عمران کا لفظ استعمال ہوا ۔ ہم نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئے لیکن تمہارے میک اپ واش نہیں ہو رہے اس لئے ہمیں یقین ہے کہ تم غلط لوگ ہو اور اب چونکہ یہاں آ گئے ہو اس لئے اب تم زندہ واپس نہیں جا سکتے لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ عمران کسی کا نام ہے تو تم نے یہ نام کیوں استعمال کیا" ۔ رالف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہیں اس عمران کے بارے میں کس نے بتایا ہے" ۔

مائیکل نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو ۔ اپنی بات کرو کہ تم نے یہ نام کیوں استعمال کیا تھا"..... رالف نے سرد لہجے میں کہا۔

"عمران ہمارا ایک دوست ہے جس نے یہاں آنا تھا ۔ ہم اس کے بارے میں باتیں کر رہے تھے"..... مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ کب آنا ہے اس نے ۔ کیا وہ اکیلا آئے گا یا اس کے ساتھ اس کا گروپ بھی ہو گا"..... رالف نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو اس نے اکیلے ہی آنا تھا لیکن اس کا تم لوگوں سے کیا تعلق ۔ اور سنو ۔ ہم تو ایکریمین ہیں ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں رہا کر دو"..... مائیکل نے کہا۔

"نہیں سوری ۔ یہ بھی تم اب تک اس لئے زندہ رہ گئے ہو کہ تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے تھے ورنہ شاید میں تمہیں ہوش دلانے کا تکلف بھی نہ کرتا"..... رالف نے کہا۔

"کیا تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف نے عمران کا لفظ تمہیں فیڈ کرنے کے لئے کہا تھا"..... اچانک مائیکل نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو رالف اور ہارڈ دونوں نہ صرف اچھل پڑے بلکہ ایک دوسرے کو چند لمحوں کے لئے بڑی معنی خیز نظروں سے دیکھتے رہے اور پھر انہوں نے چہرے موڑ لئے۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو ورنہ تمہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا تھا۔

ویری گڈ۔ لیکن تمہارے میک کیوں صاف نہیں ہو رہے"۔ رالف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہاں سار کو میں ایک میک اپ سپیشلسٹ ہے ماسٹر ہنری۔ کیوں نہ اسے بلا لیا جائے تاکہ وہ ان کے میک اپ واش کر دے ورنہ تو شاید چیف ہماری بات پر یقین ہی نہ کرے"...... ہارڈ نے کہا۔

" ہاں ٹھیک ہے۔ یہ بات تو اب طے ہو گئی ہے کہ ہم نے درست آدمیوں پر ہاتھ ڈالا ہے اور یہ فلور میکنزم سے کسی صورت چھٹکارہ نہیں پا سکتے اس لئے ہمیں ان سے کوئی خطرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ تم اسے بلا لو"...... رالف نے اٹھتے ہوئے کہا تو ہارڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" باس۔ آپ سپیشل روم میں بیٹھیں۔ وہاں میں نے آپ کے پسندیدہ شراب کا سٹاک پہنچوا دیا ہے۔ میں ماسٹر ہنری کو بلواتا ہوں جب ان کے میک اپ صاف ہو جائیں گے تو میں آپ کو کال کر لوں گا"...... ہارڈ نے کہا۔

" اوکے "...... رالف نے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ہارڈ بھی باہر آ گیا اور اس کے چاروں مسلح آدمی بھی باہر آ گئے۔

" دروازہ بند کر دو"...... ہارڈ نے مسلح افراد سے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ اس سے پہلے کہ ہم انہیں تلاش کرتے انہوں نے ہمیں تلاش کر لیا ہے"...... رالف، ہارڈ اور اس کے ساتھیوں کے باہر جاتے ہی صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں اور شکر کرو کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ابھی تک زندہ ہیں اور شاید ایسا ہمارے سپیشل میک اپ کی وجہ سے ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ بلیک تھنڈر تو واقعی انتہائی حیرت انگیز اور جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ اب بلفظ عمران سے انہوں نے اتنے بڑے شہر میں ہمیں کتنی آسانی سے ٹریس کر لیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمیں اس فرش کی گرفت سے نکلنا ہے۔ اس بارے میں سوچو۔ ضروری نہیں کہ ہر بار ہی خوش قسمتی ہمارے

ساتھ رہ ..... اچانک تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خود کوشش کیوں نہیں کر لیتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈر تم ہو اس لئے کوشش بھی تم خود ہی کرو"...... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ فلور میکنزم کا کوئی نہ کوئی سسٹم تو ضرور ہو گا اگر اس سسٹم کو بریک کر دیا جائے تو ہم اس سے چھٹکارہ پا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چلو کوشش کر دیکھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سامنے فرش پر زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے لیکن ہاتھ مارنے سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے فرش ٹھوس ہو۔ اس کے نیچے خلا نہ ہو۔ عمران نے سائیڈوں پر ہاتھ مارے اور کچھ نہ ہوا البتہ یہ معلوم ہو گیا کہ جتنی جگہ میں اس کا نچلا جسم فرش میں موجود ہے اتنے ہی حصے کے نیچے خلا ہے ورنہ فرش ٹھوس ہے۔

"یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا"...... چند لمحوں بعد عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرا نچلا جسم کسی گول پائپ میں موجود ہے"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پائپ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"فرش میں پائپ ڈال کر یہ میکنزم بنایا گیا ہے اور مردوں کے لحاظ سے یہ پائپ تنگ ہیں، اس لئے مجھے محسوس نہیں ہوا لیکن جولیا کے لئے پائپ قدرے کھلا ہو گا اس لئے اس نے اس کی ہیئت معلوم کر لی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خالی پائپوں کا مسئلہ نہیں ہے عمران صاحب۔ فرش کا وہ حصہ جو ہمارے جسموں کے گرد موجود ہے وہ لازماً حرکت کرتا ہے تب ہی ہمارے نچلے جسم ان پائپوں میں ڈالے گئے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں اور شاید یہ میکنزم کسی مشین سے استعمال کیا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور رالف اور اس کے پیچھے ہارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہو گئے۔

"میک اپ کا ماہر ماسٹر ہنری سارکو سے باہر گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی ابھی ایک ہفتہ بعد ہو گی اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ خود ہی بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ واپس جانے دوں گا"...... رالف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ جو تم چاہتے ہو وہ سب میں بتاتا ہوں"۔ اچانک تنویر نے کہا تو رالف اور ہارڈ کے ساتھ ساتھ اس کے چاروں

ساتھی بھی چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے تنویر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"بتاؤ"...... رالف نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے تمہیں میری ایک شرط پوری کرنا ہو گی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"شرط۔ کیسی شرط۔ میں تمہاری کوئی شرط پوری نہیں کروں گا اور سنو۔ یہ بھی میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں ورنہ تمہیں ہلاک کر کے برقی بھٹی میں ڈلوا دوں گا"...... رالف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے شرط سن تو لو۔ پھر بات کرنا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بولو"...... رالف نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"بے شک میرے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو لیکن میں سب کچھ اس وقت بتاؤں گا جب تم مجھے یہاں سے نکال کر اپنے ساتھ کرسی پر بٹھاؤ گے تاکہ میرے ذہن میں یہ بات پیدا نہ ہو کہ میں نے کسی خوف سے سب کچھ بتایا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تو تم اس طرح فلور میکنزم سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن تم اکیلے کیا کر سکو گے"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ تم چھ افراد ہو اور مسلح بھی ہو جبکہ میں نے خود آفر کی ہے کہ میرے ہاتھوں میں بے شک ہتھکڑی ڈال

دو۔ میں صرف اپنی نفسیاتی خلش دور کرنا چاہتا ہوں اور زندہ بھی رہنا چاہتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ۔ جیسے یہ کہہ رہا ہے ویسے کرو اور سنو۔ میں نے تمہاری شرط منظور کر لی ہے لیکن تم نے مجھے بتانا ہے کہ تمہارے چہروں پر سے میک اپ کیسے واش ہو سکتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ کوئی غلط حرکت کرنے کا بھی دل میں خیال نہ لانا ورنہ تمہاری موت تمہارے ساتھیوں سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گی"...... رالف نے پہلے ہارڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"مجھے مرنے سے زیادہ زندہ رہنے میں دلچسپی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی خاموش رہے تھے۔ وہ اب تنویر کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ تنویر اس طرح فرش سے نجات حاصل کر کے ان سے نمٹنا چاہتا ہے اور چونکہ انہیں معلوم تھا کہ تنویر کے لئے ان آدمیوں سے مشین گن چھین لینا مشکل نہیں ہو گا اس لئے وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتا ہے۔

"رالف کو بھی زندہ رہنے سے زیادہ دلچسپی ہو گی۔ یہ بات بھی یاد رکھنا"...... اچانک عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تنویر کا جواب بتا رہا تھا کہ وہ عمران کا پیغام سمجھ گیا ہے کہ رالف کو زندہ رکھنا ہے تاکہ اس سے سیکشن ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں ورنہ حقیقتاً

عمران کو تنویر سے یہی خطرہ تھا کہ وہ جوش کے عالم میں کہیں اس رالف کا بھی ساتھ ہی جھٹکا نہ کر دے۔ ہارڈ نے اٹھ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں تو دو آدمی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک ہتھکڑی تھی جبکہ دوسرے نے ایک پلاسٹک کی کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔

"ادھر سائیڈ پر رکھ دو کرسی"...... رالف نے کہا تو اس آدمی نے آگے بڑھ کر سیڑھیوں کے قریب فرش پر کرسی رکھ دی جبکہ دوسرا آدمی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا اور اس نے تنویر کے دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دی۔ کٹاک کی آواز سے ہتھکڑی بند ہو جانے کی آواز سب کو سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی واپس مڑا اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔

"اب اس کا میکنزم آف کر دو"...... رالف نے کہا تو اس بار ہارڈ خود ہی دیوار میں نصب سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے سرخ رنگ کے بٹنوں کی قطار میں سے ایک بٹن کو پریس کیا تو کی آواز کے ساتھ ہی تنویر کے جسم کے گرد موجود فرش تیزی سے سمٹ کر ایک سائیڈ پر غائب ہو گیا۔

"جاؤ اور اسے اوپر اٹھا کر فرش سے نکال دو"...... ہارڈ نے مڑ کر اپنے آدمیوں سے کہا تو دو آدمی ایک بار پھر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے اور پھر انہوں نے تنویر کے دونوں بازو پکڑے اور اسے پیچھے کی طرف گھسیٹ کر پائپ نما حصار سے باہر کھینچا اور پھر اسے

بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"حیرت ہے کہ ابھی تک ڈبل لاکڈ ہتھکڑی استعمال کی جا رہی ہے"...... اچانک عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم کوئی پیغام دے رہے ہو"...... اچانک رالف نے کہا۔

"میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ دنیا بھر میں ڈبل لاکڈ ہتھکڑی کا استعمال ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ کافی پرانی ہتھکڑی ہو گئی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ۔ مجھے معاملہ مشکوک لگ رہا ہے اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"...... رالف نے ہارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ چوہے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ ہارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران تنویر ان دونوں آدمیوں سمیت سیڑھیاں اتر کر نچلے فرش پر پہنچ گیا۔ دونوں آدمیوں نے اسے سیڑھیوں کے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جبکہ ہارڈ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اب ہارڈ اور رالف دونوں کا رخ تنویر کی کرسی کی طرف تھا جو اس طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جیسے اس نے یہ ساری جدوجہد صرف اس کرسی پر بیٹھنے کی خاطر کی ہو۔

"اب تو تمہاری نفسیاتی خلش دور ہو گئی ہے۔ اب بولو"۔ رالف

نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ اب پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... تنویر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... رالف نے کہا۔

" ہاں۔ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

" پھر تمہارے میک اپ کیوں واش نہیں ہو رہے"...... رالف نے کہا۔

" اس لئے کہ یہ سپیشل میک اپ ہیں۔ یہ صرف سادہ پانی سے واش ہو سکتے ہیں ویسے نہیں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سادہ پانی۔ اوہ۔ ویری سٹرینج"...... رالف نے چونک کر کہا اور پھر وہ ہارڈ کی طرف مڑ گیا۔

" سادہ پانی منگواؤ"...... رالف نے ہارڈ سے کہا تو ہارڈ نے اپنے ایک آدمی کو سادہ پانی کی بوتلیں اور ٹشو پیپر لانے کا کہہ دیا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" تمہارا کیا نام ہے"...... رالف نے کہا۔

" میرا نام تنویر ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

" اور تمہارے ساتھیوں کے کیا نام ہیں"...... رالف نے پوچھا۔

" یہ عمران ہے ہمارا لیڈر۔ یہ کیپٹن شکیل ہے اور یہ جولیا ہے"...... تنویر نے اشارے سے باقاعدہ اپنے ساتھیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے اس کا نام لیا گیا تھا"۔ رالف نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں سارکو میں کیوں آئے ہو"...... رالف نے کہا۔

" ہم تمہاری تلاش میں یہاں آئے تھے"...... تنویر نے جواب دیا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔

" میری تلاش میں۔ کیا مطلب۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو۔ یہاں لوگ مجھ سے واقف نہیں اور تم کیسے جانتے ہو"...... رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں بتایا گیا تھا کہ سارکو میں رالف ایسا آدمی ہے جو بلیک تھنڈر کے اے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں طویل عرصہ تک رہا ہے اس لئے ہم ٹوکیو میں لیبارٹری تباہ کر کے سیدھے یہاں سارکو آگئے تاکہ تمہیں کور کیا جا سکے۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ ہارڈ کلب کے مینجر اور مالک ہارڈ کے ذریعے تمہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے مگر اس سے پہلے کہ ہم تمہیں ٹریس کرتے الٹا تم نے ہمیں ٹریس کر کے یہاں منگوا لیا"...... تنویر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم لوگوں کو جس نے بھی بتایا ہے اس حد تک درست بتایا ہے کہ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہوں لیکن یہ بات غلط بتائی ہے کہ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہوں کیونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے آنے اور جانے والوں کو ایک مخصوص پراسیس

سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس پراسیس کے دوران ان کا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور جب ان کا ذہن کام کرتا ہے تو وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوتے ہیں اسی طرح انہیں باہر بھجوا دیا جاتا ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں بتا تو رہا ہوں تمہیں"...... رالف نے چونک کر کہا۔

"یہ جو کچھ بھی تم کہہ رہے ہو یہ سب غلط ہے اور اصل بات کیا ہے یہ تم سے معلوم کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے"...... تنویر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ آدمی جو پانی اور ٹشو پیپر لینے گیا تھا اندر داخل ہوا۔

"پہلے اس کا میک اپ واش کرو"...... رالف نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں پانی کی بڑی سی بوتل اور دوسرے ہاتھ میں ٹشو پیپر کا بڑا سا رول تھا۔ وہ جیسے ہی تنویر کے قریب آیا تنویر یکلخت اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پہلے ہارڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے اور اس کے فوراً بعد اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے کھلی ہوئی ہتھکڑی یکلخت ہارڈ کے چہرے پر مار دی تھی اور پلک جھپکنے میں اس نے میک

اپ واش کرنے والے آدمی کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اس کے مسلح ساتھیوں پر پھینک دیا تھا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... رالف نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جبکہ ہارڈ چہرے پر ہتھکڑی کی بھرپور ضرب کھا کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ سیدھا اس طرف پہنچ گیا جہاں وہ چاروں مسلح افراد نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے جس آدمی کو تنویر نے اٹھا کر ان پر مارا تھا۔ اس کی مشین گن نیچے گر گئی تھی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کی طرف جھپٹ پڑا لیکن اسی لمحے رالف نے یکلخت مشین پسٹل سے تنویر پر فائرنگ کر دی۔ تنویر نے مشین گن پکڑ کر غوطہ لگایا۔ شاید اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ رالف صحیح سلامت کھڑا ہے لیکن اس کے باوجود غوطہ مارتے ہوئے اس کی بائیں ٹانگ اور بایاں بازو گولیوں کی زد میں آ گیا۔ تنویر کے منہ سے ہلکی سی سسکاری نکلی لیکن وہ اچھل کر اٹھتے ہوئے ہارڈ کی اوٹ میں آ گیا جس کے نتیجے میں مشین پسٹل سے نکلنے والی مزید گولیاں ہارڈ کے جسم میں پیوست ہوتی چلی گئیں اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی رالف کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک طرف ہوا اور اس طرح اپنے ہاتھ کو جھٹکنے لگا جیسے اس سے ہاتھ کی انگلیوں کا بوجھ نہ اٹھایا جا رہا ہو۔ البتہ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا۔ یہ تنویر کا

کارنامہ تھا کہ اس حالت میں ہونے کے باوجود اس نے گولیاں رالف کے جسم میں اتارنے کی بجائے اس نے مشین پسٹل پر برسائی تھیں کیونکہ اسے بہرحال یہ یاد رہا تھا کہ عمران کے مطابق رالف کو زندہ رکھنا ہے تاکہ اس سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ رالف کے چیخ کر ایک طرف ہٹنے کے ساتھ ہی تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے اٹھ کر کاندھوں سے مشین گن اتارنے کی کوشش کرتے ہوئے باقی مسلح افراد اس کی گولیوں کی زد میں آکر چیختے ہوئے یکے بعد دیگرے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے رالف نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ تنویر اس کے اس بھرپور حملے سے بچنے کے لئے یکلخت بائیں طرف گھوما اور بھینسے کی طرح پھیلا ہوا رالف اچھل کر آگے دوڑتا چلا گیا لیکن اس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کی ضرب سے مشین گن تنویر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری اور پھر تنویر اور رالف دونوں ہی بیک وقت اچھل کر سیدھے ہو گئے۔ تنویر ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا ضرور لیکن دوسرے لمحے وہ پوری طرح سنبھل گیا۔

" تم۔ تم دھوکے باز ہو۔ میں تمہیں کچل کر رکھ دوں گا"۔ رالف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت واقعی کسی بھینسے کے سے انداز میں پوری قوت سے دوڑ کر تنویر کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی۔ تنویر ایک بار پھر تیزی

سے دائیں طرف کو ہٹا لیکن وہ رالف کے آسان سے داؤ میں آگیا تھا۔

رالف نے انداز تو مارنے کا اپنایا تھا لیکن عین آخری لمحات میں اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف کو ہوا اور دوسرے لمحے اس کا بازو تیزی سے گھوم کر تنویر کے بائیں پہلو پر پڑا اور تنویر اچھل کر دو فٹ دور ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ تنویر نے نیچے گرتے ہی یکلخت کروٹ بدلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک بازو ہوا میں اٹھا اور دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر ٹانگ کی ضرب لگانے کی کوشش کرتا ہوا رالف چیختا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ تنویر کے کروٹ بدل جانے کی وجہ سے رالف کی چلائی ہوئی لات اوپر اٹھ گئی تھی جسے تنویر نے بازو اوپر کر کے ایک ہلکی سی ضرب لگائی تو رالف اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اس لئے ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ویل ڈن تنویر "...... اچانک عمران کے منہ سے نکلا اور تنویر اٹھتے ہوئے رالف پر اس طرح تیزی سے جھپٹ پڑا کہ شاید اتنی تیزی سے عقاب بھی اپنے شکار پر نہ جھپٹتا ہو گا اور کمرہ رالف کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر کی زخمی ٹانگ کی ضرب اس کی ٹھوڑی کے عین نیچے پوری قوت سے پڑی تھی اور رالف چیختا ہوا واپس فرش پر ایک دھماکے سے گرا اور لاشعوری طور اس نے اٹھنے کے لئے اپنی دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھا کر قلابازی کھا کر

کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر جیسے ہی اس کی دونوں ٹانگیں گھوم کر اس کے سر پر پہنچیں۔ تنویر یکلخت ہوا میں پوری قوت سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا سمٹتا ہوا جسم کولہوں کے بل اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں کے اوپر پوری قوت سے گرا اور ایک کڑاکے کی تیز آواز کے ساتھ ہی رالف کے منہ سے ایسی خرخراہٹ نکلی جیسے وہ آخری سانس لے رہا ہو۔ تنویر اس کی ٹانگوں پر گرتے ہی یکلخت اچھل کر آگے کی طرف دوڑتا چلا گیا اور اس نے سامنے موجود دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو دیوار سے ٹکرانے سے روکا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔ اس دوران رالف کا جسم گھوم کر پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر اس کی ٹانگیں سیدھی ہوتی چلی گئیں۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ٹانگیں اب حرکت نہ کر رہی تھیں۔ اس نے اپنے اوپر والے جسم کو اٹھانے کی کوشش کی تو تنویر نے پوری قوت سے لات اس کی کنپٹی پر جڑ دی اور رالف انتہائی کربناک انداز میں چیخا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ تنویر پیچھے ہٹ کر دیوار سے پشت لگا کر بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"ویل ڈن تنویر۔ تم نے زخمی ہونے کے باوجود جس طرح اس بھینسے کو چت کیا ہے وہ واقعی کارنامہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر باری باری صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا نے بھی اس کے کارنامے کی تعریف کی تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کاش تم مجھے اسے زندہ رکھنے کا نہ کہتے تو میں اس کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیتا"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر موجود سرخ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے بٹنوں کے پریس ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی فلور میکنزم کی گرفت سے آزاد ہو گئے اور پھر وہ باری باری اچھل کر ان پائپوں سے باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے فرش پر آ گئے۔

"تم پہلے ہی زخمی تھے اور ویسے بھی تمہارے زخموں سے خون بہہ رہا ہے۔ ادھر کرسی پر بیٹھو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے تیزی سے آگے بڑھ کر تنویر کو بازو سے پکڑ کر کرسی کی طرف لے آتے ہوئے کہا جبکہ عمران ایک مشین گن اٹھا کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی تنویر کو سنبھالا۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

"یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... عمران نے واپس آ کر کہا۔ البتہ اس کے ہاتھ میں ایک میڈیکل باکس موجود تھا۔

"اسے گھسیٹ کر اونچے فرش کی دیوار کے ساتھ لگا دو۔ اس کا نچلا جسم اب حرکت نہ کر سکے گا"...... عمران نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رالف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میڈیکل باکس اس کی کرسی کے قریب رکھ کر اسے کھولا اور اس میں سے سامان نکال کر اس نے تیزی سے باہر رکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جولیا کی مدد سے تنویر کی ٹانگ کا زخم

دھویا۔ گولی گوشت کے اندر جا کر رکی نہیں تھی بلکہ گوشت کو پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھی اس لئے اس نے زخم دھو کر بینڈیج کر دی اور پھر یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگا کر اس نے بقیہ سامان واپس میڈیکل باکس میں رکھا اور اسے بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

" گڈ شو تنویر۔ آج تم نے ہمارے لئے خوفناک جنگ لڑی ہے۔ گڈ شو "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تنویر کو کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ عمران اب صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف مڑا جو رالف کو گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا چکے تھے۔ رالف چونکہ بے ہوش تھا اس لئے ان دونوں نے اس کے اوپر والے جسم کو سنبھالا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر رالف کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل اسے ویسے ہی تھامے رہے۔ کچھ دیر بعد رالف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن سا گیا تو کیپٹن شکیل اور صفدر اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔

" تم لوگ باہر جا کر نگرانی کرو۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھے۔ انہوں نے مشین گنیں اٹھائیں اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے ایک کرسی اٹھا کر رالف سے کچھ فاصلے

پر رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

" آؤ ہم بھی باہر چلیں "...... جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر یوں جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے اگر اس نے ایک لمحہ بھی جولیا کے حکم کی تعمیل نہ کی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ جولیا تنویر کو سہارا دے کر باہر لے گئی۔

" یہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میری تو ٹانگیں ہی حرکت نہیں کر رہیں "...... رالف کی خوف میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

" تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے دو مہرے ڈس لوکیٹ ہو گئے ہیں اس لئے اگر انہیں ٹھیک نہ کیا گیا تو تم باقی ساری عمر اسی حالت میں رہو گے "...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مجھے ہسپتال پہنچاؤ۔ میں اس حالت میں کیسے زندہ رہ سکتا ہوں "...... رالف نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں ٹھیک نہیں کر سکتا رالف۔ یہ کام صرف میں کر سکتا ہوں۔ صرف میں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو پھر مجھے ٹھیک کرو۔ پلیز "...... رالف نے یکلخت منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑ نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ وہ اب کسی بے بس اور لاچار بچے کی طرح بول رہا تھا۔

" ایک شرط پر ابھی میں تمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں۔ تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع کیا ہے "...... عمران نے

کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ مجھے بے ہوش کر کے وہاں لے جایا جاتا تھا اور بے ہوش کر کے ہی واپس لایا جاتا تھا"...... رالف نے ایسے لہجے میں کہا عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"پھر تمہارے ساتھ ہمدردی کا مجھے کیا فائدہ۔ تم نے بھی تو ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں کی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹھیک کر دو۔ پلیز۔ میں باقی ساری عمر تمہاری غلامی کروں گا"...... رالف نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں شرط تو بتائی ہے۔ اب تمہاری مرضی کہ تم ٹھیک ہونا چاہتے ہو یا نہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہوتا تو میں یقیناً بتا دیتا"...... رالف نے انتہائی بے بسی سے بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے"۔ عمران نے کہا۔

"انچارج ہارگ ہے۔ ماسٹر ہارگ"...... رالف نے فوراً جواب دیا۔

"اس کا تعلق کس ملک سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایکریمین ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ کیا ہے۔ کتنے افراد وہاں مستقل رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر دو بڑے ہالوں اور بیس بڑے بڑے کمروں پر مشتمل ہے۔ ان ہالوں میں عجیب و غریب مشینری نصب ہے جو چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے جبکہ کمروں میں میٹنگز ہوتی رہتی ہیں اور پوری دنیا سے انتہائی ہتھیاروں کے بارے میں معلومات ملتی رہتی ہیں۔ ان معلومات کی بنا پر وہاں کام ہوتا رہتا ہے لیکن کیا کام ہوتا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ ویسے وہاں بڑے بڑے سائنس دان بھی ہیں اور ماہرین بھی۔ تقریباً ڈیڑھ دو سو افراد وہاں مستقل رہتے ہیں اور ان کو دنیا کی ہر سہولت مہیا کی جاتی ہے"...... رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں عورتیں بھی ہیں یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں دو سو سے زیادہ نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں ہیں اور وہاں ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ جس لڑکی کو چاہے دوست بنا لے۔ لڑکی کی اپنی رضامندی ضروری نہیں ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سب کے لئے خوراک بھی ضروری ہوتی ہو گی، سائنسی میٹریل کی سپلائی ہوتی رہتی ہو گی۔ یہ سب کیسے ہوتا ہے"۔ عمران

نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ صرف چیف کو یا اس کے چند مخصوص ساتھیوں کو علم ہے اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ کسی سے کوئی بات بغیر کسی مقصد کے پوچھے کیونکہ وہاں ہر آدمی کی مستقل سائنسی نگرانی ہوتی رہتی ہے۔ اس کی فلم بنتی رہتی ہے اور جس پر معمولی سا شک بھی پڑ جائے تو اسے فوراً گولی مار دی جاتی ہے۔ پھر اس کی لاش بھی غائب ہو جاتی ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"تم وہاں سے کیوں اور کیسے واپس آئے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک لڑکی کے پیچھے میرا ایک سائنس دان سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس نے مجھے حقیر سمجھ کر مجھے گالی دے دی تو میں نے تھپڑ مار کر اس کی گردن توڑ دی۔ مجھے گولی مارنے کا حکم دیا گیا لیکن پھر حکم میں تبدیلی کر دی گئی اور مجھے وہاں سے نکال کر یہاں سار کو بھجوا دیا گیا اور ہارگ نے مجھے کہا کہ چونکہ میں ایک اچھا لڑاکا ہوں اس لئے اس نے میری جان بخش دی ہے۔ میں اسے ہارگ کا احسان سمجھتا ہوں اس لئے اس کے حکم پر یہاں ہر وقت جان دینے کے لئے تیار رہتا ہوں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تمہارے علاوہ بھی کسی کو واپس بھیجا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک بوڑھے سائنس دان کو واپس بھجوایا گیا تھا۔ اس کا

نام سر والٹر تھا۔ وہ اچانک کسی وبائی مرض کا شکار ہو گیا تھا۔ اس سے ہیڈ کوارٹر نے مزید کام لینا تھا اور وہ اسے وہاں رکھ بھی نہیں سکتے تھے اس لئے ہارگ نے اسے ایکریمیا کے ایک بڑے ہسپتال بھجوا دیا لیکن وہ دو ماہ بعد اسی مرض میں ہلاک ہو گیا"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ہسپتال میں بھجوایا گیا تھا اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرائسٹ ہسپتال میں"...... رالف نے جواب دیا۔

"آج سے کتنا عرصہ پہلے کی بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چار سال تو ہو گئے ہوں گے"...... رالف نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ کوئی اور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ اور تو کوئی نہیں ہے"...... رالف نے رک رک کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم باقی زندگی اسی حالت میں گزارنا چاہتے ہو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میرے اندر ویسے ہی قدرتی صلاحیت ہے کہ میں سچ اور جھوٹ کو فوراً پہچان لیتا ہوں۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے واقعی ٹھیک بھی کر دو اور مجھے زندہ بھی چھوڑ دو گے"...... رالف نے کہا۔

"ٹھیک کرنے کا وعدہ۔ باقی تمہاری اپنی ہمت ہو گی"۔ عمران نے کہا تو رالف کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"تو پھر سنو۔ کسی کو نہ بتانا کہ میں نے تمہیں یہ راز بتایا ہے۔ یہاں سار کو میں ہارگ کی ایک دوست عورت رہتی ہے۔ اس کا نام گریٹا ہے۔ وہ ہارلے کلب کی مالکہ اور منیجر ہے اور وہیں کلب میں ہی ایک کمرے میں اس کی رہائش ہے۔ ہارگ ہر ماہ ایک ہفتے کے لئے اس کے پاس آتا ہے اور پورا ہفتہ اس گریٹا کے ساتھ گزارتا ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکے تو پھر وہ گریٹا کو وہیں اپنے پاس بلوا لیتا ہے اور گریٹا اس قدر نفیس لڑکی ہے کہ ہارگ اسے بار بار بے ہوش کرنے کا رسک بھی نہیں لے سکتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ گریٹا کو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہوگا"...... رالف نے کہا۔

"گریٹا کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو رالف نے فون نمبر بتا دیا۔

"تم اسے میرے سامنے فون کر کے اپنی بات کنفرم کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"میں اسے کیا کہوں۔ میری تو اس سے بس عام واجبی سی واقفیت ہے اور وہ ہارگ کی عورت ہے۔ میں تو اس سے فالتو بات بھی نہیں کر سکتا"...... رالف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو جی میں آئے بات کرو۔ لیکن مجھے کنفرمیشن چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... رالف نے کہا تو عمران اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے کھلے ہوئے پٹ سے اسے وہاں ایک

کارڈلیس فون پیس پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اسے رالف کے قریب لا کر اس نے رالف کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون پیس رالف کے کانوں سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ہارلے کلب"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مہذبانہ تھا۔

"رالف بول رہا ہوں۔ میڈم سے بات کراؤ"...... رالف نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد واقعی انتہائی مترنم اور نفیس سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں میڈم"...... رالف کا لہجہ مؤدب تھا۔

"یس۔ گریٹا بول رہی ہوں۔ کیا ہوا۔ کیوں فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے چیف سے ضروری مشورہ کرنا تھا۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ چیف کا سار کو آنے کا کیا شیڈول ہے"...... رالف نے کہا۔

"فی الحال ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کے پاس جا رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ کیوں میڈم "...... رالف نے لہجے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ جو کچھ ہارگ نے مجھے بتایا ہے وہی میں نے تمہیں بتا دیا ہے "...... دوسری طرف سے نفیس لہجے میں کہا گیا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے میڈم ۔ تکلیف دہی پر معذرت خواہ ہوں "۔ رالف نے کہا۔

" کوئی بات نہیں "...... دوسری طرف سے اسی طرح نفیس لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے ایک طرف رکھ دیا۔

" اب مجھے ٹھیک کر دو "...... رالف نے کہا۔

" ہاں ۔ میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا لیکن میں پہلے اپنے ساتھیوں کو بلا لوں "...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے تنویر اور جولیا تھے۔

" میں اسے ٹھیک کر رہا ہوں تنویر کیونکہ اس نے واقعی میرے ساتھ تعاون کیا ہے لیکن میں نے اسے زندہ چھوڑ دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا اور یہ بہرحال تمہارا ملزم ہے اس لئے اس کا فیصلہ تم خود کر سکتے ہو "...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں ۔ یہ تنویر کا نہیں میرا مجرم ہے کیونکہ اس نے تنویر پر ہاتھ

اٹھا کر مجھے تکلیف پہنچائی ہے "...... جولیا نے اچانک کہا تو عمران اور تنویر دونوں ہی اس کے اس فقرے پر بے اختیار چونک پڑے ۔ پھر عمران بے اختیار مسکرا دیا جبکہ تنویر کا چہرہ بہار میں کھلنے والے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس رالف کی دونوں ٹانگوں کو پکڑ کر اسے گھسیٹ کر دیوار سے آگے لے آیا اور پھر اس نے اسے پلٹ دیا۔ پھر اس نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر خود اپنے پیر اس کی دونوں سائیڈوں میں رکھے اور ٹانگوں کو اس کے سر کی طرف لے جانے لگا۔ رالف کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں لیکن عمران آہستہ آہستہ دونوں ٹانگوں کو نیچے لے جا رہا تھا اور ساتھ ساتھ وہ آگے کی طرف بھی کھسکتا جا رہا تھا کہ اچانک کٹک کٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ رالف کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور عمران اسے چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ رالف نے اپنی ٹانگوں کو حرکت دی تو ٹانگیں حرکت میں آ گئیں اور وہ تیزی سے بیٹھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اور پہلی بار تو وہ لڑکھڑایا لیکن دوسری کوشش میں وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو آگے پیچھے کر کے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم تو جادوگر ہو۔ حیرت انگیز۔ یہ سب کیسے ہو گیا "...... رالف نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے اور اب ہم جا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ"...... یکلخت رالف نے کہا تو عمران مڑ کر وہیں رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے ٹھیک کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے اس پر میں تم سے ایک وعدہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ وعدہ یہ ہے کہ آئندہ میں کبھی پاکیشیائی افراد کے خلاف کام نہیں کروں گا"...... رالف نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا جبکہ تنویر اور جولیا دونوں وہیں موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... دوسرے کمرے میں موجود صفدر نے اکیلے عمران کو آتے دیکھ کر کہا۔

"ایک ٹپ ملی تو ہے شاید کام بن جائے"...... عمران نے کہا۔

"تنویر اور جولیا کہاں ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"وہ رالف سے مذاکرات کر رہے ہیں۔ دیکھو ان کو کیا ملتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے مذاکرات"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"میں نے رالف سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کوئی خاص ٹپ دے دے تو میں اسے ٹھیک کر دوں گا لیکن میں نے اس سے یہ وعدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ میں اسے زندہ چھوڑ

دوں گا لیکن میرے اس وعدے پر اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک آ گئی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ ٹھیک ہونے پر اپنا دفاع خود ہی کر سکتا ہے۔ وہ چونکہ تنویر کا مجرم تھا اس لئے میں نے تنویر کو بلایا تو جولیا بھی اس کے ساتھ آ گئی اور جولیا نے کہا کہ چونکہ اس نے تنویر پر ہاتھ اٹھایا تھا اس لئے اب وہ جولیا کا مجرم ہے۔ بہر حال میں نے اسے ٹھیک کر دیا تو رالف نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ کبھی پاکیشیائی افراد کے خلاف کام نہیں کرے گا۔ اب باقی مذاکرات ظاہر ہے لیلیٰ مجنوں سے ہو رہے ہوں گے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا یہ سب باتیں آپ کے خلاف انتقامی کارروائی کے طور پر کرتی ہیں لیکن ایسے آدمی کو زندہ چھوڑنا حماقت ہے۔ یہ گھٹیا درجے کے مجرم ہیں۔ ان کا کوئی وعدہ دیرپا ہو ہی نہیں سکتا"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بیرونی راہداری سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس طرف مڑے ہی تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا تو تنویر اور جولیا اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا رالف کا"...... صفدر نے کہا۔

"وہی جو ایسے مجرموں کا ہوتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس نے عمران کے باہر جانے کے بعد جولیا کو اپنے ساتھ شراب

پینے کی دعوت دی جس پر جولیا نے اسے جھاڑ دیا تو رالف یکلخت غصے میں آ گیا۔ اس نے جولیا اور مجھ پر حملہ کر دیا لیکن ہم پہلے ہی ایسے کسی اقدام کے لئے ذہنی طور پر تیار تھے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ ہم تک پہنچتا میں نے اس پر فائر کھول کر اسے موت کی نیند سلا دیا"۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اتنی گھما پھرا کر بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ رالف اتنا احمق تو نہیں تھا جتنا تم اسے ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن یہ بات ضرور ہے کہ وہ گھٹیا ذہن کا آدمی تھا اس لئے اس نے جولیا کو اپنے ساتھ شراب پینے کی ہی دعوت نہیں دی ہو گی بلکہ دعوت میں اپنی فطرت کے مطابق مزید ساتھ دینے کی بات کر دی ہو گی اور اس کے نتیجے میں بہرحال اسے مرنا ہی چاہئے تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید عمران کے ان فقروں نے اس کی نسوانی انا کو تسکین پہنچائی تھی۔

" عمران صاحب۔ اس بار معاملات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنا مشن پورا نہ کر سکیں گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران کی بجائے صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہم پاکیشیا سے یہ مشن لے کر چلے تھے کہ ہم نے پاکیشیائی

سائنس دان ڈاکٹر آصف کو واپس لے جانا ہے لیکن یہاں آ کر آخر کار جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر آصف کو سیکشن ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ وہ ہلاک ہو گیا اور ہم نے صرف بلیک تھنڈر کی ایک لیبارٹری تباہ کر دی اور بس۔ اور اب ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ٹریس کرنے کے لئے ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔ فرض کیا کہ ہمیں اس کا محل وقوع معلوم ہو ہی جاتا ہے تو کیا صرف سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم نے اب تک جو کچھ کر لیا ہے وہی بہت ہے۔ اب ہمیں واپس جانا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم سے یہ کس نے کہا ہے کہ ہمارا مشن سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار چونکنے کی باری کیپٹن شکیل کی تھی۔

" کیا مطلب۔ پھر آپ اسے کیوں ٹریس کرتے پھر رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب کا مطلب ہے کہ وہ صرف فارمولا واپس حاصل کریں گے اسے تباہ نہیں کریں گے"...... صفدر نے اپنے طور پر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کریں گے۔ انہوں نے پاکیشیا کے خلاف کام کیا ہے اور ہمارے ایک سائنس دان کو جو بیمار تھا اغوا کر کے اسے

یہاں لایا گیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اسے ہر قیمت پر تباہ ہونا پڑے گا"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں جولیا کی تائید کرتا ہوں"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

" میرا خیال ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی اتنی آسانی سے نہیں ہو گی۔ یہ بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے کسی عام مجرم تنظیم کا نہیں اور اس میں کافی طویل عرصہ بھی لگ جائے گا اس لئے کیوں نہ چیف سے اس بارے میں مزید ہدایات لے لی جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

" اگر چیف نے واپس آنے کا کہہ دیا تو پھر"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر واپس چلے جائیں گے۔ ہم نے تو بہرحال ان کے حکم کی تعمیل کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" لیکن پھر میرا کیا ہو گا۔ مجھے تو چیک نہیں ملے گا"...... عمران نے فوراً ہی منہ بسورتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے نہیں ملے گا کیونکہ مشن ہی مکمل نہیں ہوا"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ فقرہ کہہ کر عمران سے کوئی انتقام لے رہی ہو۔

" سوری۔ پھر میں واپس نہیں جا سکتا۔ مجھے تو آغا سلیمان پاشا نے گولی مار دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اگر تم نے چیف سے پوچھے بغیر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر

دیا تب بھی تو تمہیں چیک نہیں ملے گا کیونکہ مشن تو پھر بھی مکمل نہیں ہو گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد کچھ نہ کچھ تو بہرحال مل ہی جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف مڑ گئی۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پہلے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ انکوائری سے اس نے سارکو سے پاکیشیا اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبرز معلوم کئے اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جولیا بول رہی ہوں چیف"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

" چیف۔ آئندہ کے لئے مزید ہدایات لینے کے لئے میں نے کال کیا ہے۔ میں آپ کو تفصیلی رپورٹ دے دیتی ہوں تاکہ اس کی روشنی میں آپ ہمیں مزید ہدایات دے سکیں"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے کہ میں تمہاری طرف سے غافل نہیں رہتا اس لئے تم جو رپورٹ مجھے دینا چاہتی ہو وہ پہلے سے مجھے معلوم ہے۔ تمہاری رپورٹ یہی ہو گی کہ ٹوکیو میں موجود لیبارٹری سے ڈاکٹر آصف کو سیکشن ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا گیا اور وہاں انتہائی جدید ترین مشینری سے اس کے ذہن میں موجود اس مخصوص فارمولے کے سلسلے میں تمام معلومات حاصل کر لی گئیں اور ڈاکٹر آصف کو ہلاک کر دیا گیا یا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر تم نے وہ لیبارٹری تباہ کر دی اور اب تم سار کو میں موجود ہو تا کہ وہاں کے ایک آدمی رالف سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم کر سکو۔ یہی رپورٹ دینا چاہتی ہو تم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا سمیت ساتھیوں کے چہروں پر حیرت اور تحسین کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا کیونکہ اس نے سار کو پہنچ کر سب سے پہلے ایک پبلک فون بوتھ سے بلیک زیرو کو کال کر کے اسے نہ صرف تفصیل بتا دی تھی بلکہ اسے کہہ دیا تھا کہ اگر کوئی ساتھی اس سے مزید ہدایات لینے کے لئے کال کرے تو وہ اسے کہہ دے کہ اسے فارمولا چاہئے اور بس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

"یس چیف"...... آپ درست کہہ رہے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم نے بہرحال اچھا کیا کہ مجھے کال کر لیا۔ ڈاکٹر آصف کی موت

کے بعد مجھے وہ فارمولا چاہئے جو پہلے پاکیشیا سے چرایا گیا اور پھر ڈاکٹر آصف سے معلومات حاصل کر کے اسے مکمل کیا گیا۔ جہاں تک سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا تعلق ہے تو اگر اسے تباہ کئے بغیر فارمولا مل سکتا ہے تو اسے تباہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس طرح بلیک تھنڈر اور پاکیشیا کے درمیان کھلی جنگ بھی شروع ہو سکتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا کی سلامتی کو رسک میں ڈالا جائے لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر بے شک اسے تباہ کر دینا کیونکہ بہرحال فارمولا پاکیشیا کا ہے اور وہ مجھے ہر قیمت پر واپس چاہئے"۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اچانک جولیا کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر لیبارٹری کے ساتھ فارمولا بھی تباہ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر مشن ناکام سمجھا جائے گا اور ناکامی کا مطلب تم بخوبی سمجھتے ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ آخر کیسے معلوم کر لیتا ہے وہاں بیٹھے بیٹھے"...... جولیا

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس کے پاس کوئی جادو کا گولہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ بیٹھا دیکھتا رہتا ہے"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" جبکہ میرا اندازہ ہے کہ عمران صاحب ہم سے ہٹ کر چیف کو ساتھ ساتھ بریف کرتے رہتے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" لو ڈھنڈورا شہر میں اور بچہ بغل میں۔ یہ بات ہو گئی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب تو مستقل ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور پھر انہیں بریف کرنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال چیف کے جو ذرائع ہیں انتہائی حیرت انگیز ہیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب تم بتاؤ کہ تم وہ فارمولا کیسے حاصل کرو گے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فارمولا سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے بغیر فارمولا نہیں مل سکتا اور جہاں ہم جیسے سبز قدم داخل ہو جائیں وہ جگہ تباہی سے بہرحال کسی صورت نہیں بچ سکتی۔ اب باقی اندازہ تم کر لو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے کیونکہ

فارمولا لئے بغیر چیف نے مشن کو ناکام کہہ دینا ہے اور ناکامی کا مطلب صرف آپ کو چیک نہ ملنا ہی نہیں بلکہ ہم سب کے ڈیتھ آرڈر بھی جاری ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" یہ مطلب تمہارے لئے ہو سکتا ہے کیونکہ تم سب سیکرٹ سروس کے رکن ہو۔ میں نہیں ہوں۔ مجھے تو زیادہ سے زیادہ چیک نہیں ملے گا نہ ملے۔ میں منت سماجت کر کے آغا سلیمان پاشا کو منا لوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم چاہتے ہو کہ ہمارے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں۔ کیوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں تو نہیں چاہتا۔ تمہارا چیف چاہتا ہے اس لئے تم جانو اور تمہارا چیف"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب پیچھے نہیں ہٹ سکتے مس جولیا اور حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔ اس بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا اس لئے ہمیں بہرحال مشن مکمل کرنے کے لئے آگے بڑھنا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں موجود بڑی سی ٹیبل
کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم اور بلڈاگ جیسے چہرے
مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر شراب کا جام رکھا ہوا تھا جبکہ
اس کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک سفید رنگ
جدید ترین فون موجود تھا۔ یہ بلیک تھنڈر کے اے سیکشن کا انچارج
ہارگ تھا۔ اس نے فائل کا پہلا صفحہ پلٹا ہی تھا کہ میز پر موجود فون
کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور
لیا۔

"یس"...... ہارگ نے کہا۔

"زونل ہیڈ کوارٹر سے کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ہارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... ہارگ نے کہا۔

"ہیلو۔ فری مین بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی

دی۔ لہجہ خشک تھا۔

"یس چیف۔ میں ہارگ بول رہا ہوں"...... ہارگ کا لہجہ
مؤدبانہ ہو گیا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے کوئی
رپورٹ نہیں دی جبکہ مین ہیڈ کوارٹر نے لیبارٹری کی تباہی کا انتہائی
سختی سے نوٹس لیا ہے اور اگر یہ تباہی عمران اور اس کے ساتھیوں
کے ہاتھوں نہ ہوئی ہوتی تو تمہارے ساتھ ساتھ شاید میرے بھی ڈیتھ
آرڈر جاری کر دیئے جاتے"...... فری مین نے اس طرح بھاری اور
خشک لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہی آخری رپورٹ
ملی ہے چیف کہ وہ لیبارٹری کی تباہی کے بعد چارٹرڈ طیارے سے
سارکو چلے گئے ہیں۔ سارکو میں ایک خاص آدمی رالف موجود ہے۔
میں نے اسے حکم دے دیا تھا کہ وہ ان کو ایم بی ایکس سے ٹریس کر
کے ان کا خاتمہ کر دے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب تک ایسا کر چکا ہو
گا"...... ہارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اس سے رپورٹ لے لی ہے"...... دوسری طرف سے
پوچھا گیا۔

"نہیں چیف۔ کیونکہ میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی"۔
ہارگ نے کہا۔

"کیوں۔ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر اس بارے

میں بار بار پوچھ رہا ہے"...... فری مین کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

"چونکہ یہ بات یقینی تھی چیف کہ رالف نے انہیں ہلاک کر دیا ہو گا اس لئے میں نے رپورٹ نہیں لی کیونکہ میں حتی الوسع کم سے کم رابطہ رکھتا ہوں باہر کے آدمیوں سے"...... ہارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے یقین ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کن صلاحیتوں کے مالک ہیں"...... فری مین کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے چیف کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال رالف سے واقف ہی نہیں ہیں اور رالف کو سارکو میں صرف ہارڈ کلب کا مالک ہارڈ ہی جانتا ہے اور ایم بی ایکس پر میں نے لفظ عمران کو کمپیوٹر میں فیڈ کرنے کا حکم دے دیا تھا اس طرح انہوں نے فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہو گا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی مطمئن ہوں گے کہ انہیں میک اپ کی وجہ سے کوئی ٹریس نہیں کر سکتا اور اس کے بعد ہارڈ اور اس کے گروپ کی طرف سے اس ہوٹل یا رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑا دینا چٹکی بجانے سے بھی زیادہ آسان ہے"...... ہارگ نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن بہرحال کنفرمیشن ضروری ہے تاکہ مین ہیڈ کوارٹر کو حتمی رپورٹ دی جا سکے اور ہاں اس فارمولے کا کیا کیا تم نے"...... فری مین نے کہا۔

"ٹوگیو کی لیبارٹری تو تباہ ہو گئی ہے اس کے علاوہ دوسری کوئی ایسی لیبارٹری نہیں ہے جس سے اس فارمولے پر کام شروع کرایا جا سکے اس لئے میں نے لانگ فیلڈ آئی لینڈ میں نئی لیبارٹری قائم کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ جیسے ہی لیبارٹری تیار ہو گی فارمولا وہاں بھیج دیا جائے گا اور اس پر کام شروع ہو جائے گا"...... ہارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فارمولے کی حفاظت بے حد ضروری ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی رالف کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں اور وہ لامحالہ اس فارمولے کے حصول کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے"...... فری مین نے کہا۔

"چیف۔ آپ تو خود جانتے ہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کا صرف سوچا جا سکتا ہے اس پر حملہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پوری دنیا میں سوائے چند افراد کے اور کوئی جانتا ہی نہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ہارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن مین ہیڈ کوارٹر انہیں کچھ ضرورت سے زیادہ اہمیت دے رہا ہے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ بہرحال تم ان کی موت کو کنفرم کراؤ۔ یہ ضروری ہے"...... فری مین نے کہا۔

"کیا آپ کو رپورٹ کروں یا نہیں"...... ہارگ نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن کسی بھی وقت مین ہیڈ کوارٹر کال کر سکتا ہے تو تم اسے کنفرم تو بتا سکو گے"۔ فری مین

نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف "...... ہارگ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور ہارگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے فارمولا گریٹا سے واپس منگوا لینا چاہیئے "...... ہارگ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

" حکم چیف "...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" گریٹا سے میری بات کراؤ "...... ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ہارگ نے کہا۔

" مادام گریٹا لائن پر ہیں چیف "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو گریٹا۔ ہارگ بول رہا ہوں "...... ہارگ نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" کیا ہوا ہے تمہیں۔ نہ خود آتے ہو اور نہ مجھے وہاں کال کرتے ہو "...... دوسری طرف سے انتہائی نفیس سے لہجے میں کہا گیا۔

" میں چند انتہائی اہم کاموں میں مصروف ہوں۔ اس لئے فی الحال تمہیں انتظار کرنا ہو گا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ج

فارمولا میں نے تمہیں سپیشل لاکر میں رکھنے کے لئے دیا تھا اسے میں اب واپس لینا چاہتا ہوں۔ کیا اس وقت ایسا ہو سکتا ہے "۔ ہارگ نے کہا۔

" اس وقت تو نہیں ہو سکتا کیونکہ سپیشل لاکر صرف مخصوص اوقات میں ہی کھلتے ہیں۔ یہ ان کا بنیادی اصول ہے اور چاہے ایکریمیا کا صدر بھی کیوں نہ چاہے اس اصول کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کل صبح سات بجے سپیشل لاکرز کھلنے کا وقت ہو جائے گا تو میں وہاں سے نکال سکتی ہوں۔ تم اپنا آدمی بھیج دینا۔ وہ فارمولا لے جائے گا "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں کل صبح آدمی بھیج دوں گا۔ اس کے پاس سپیشل وائٹ کارڈ موجود ہو گا۔ اس کارڈ کو چیک کر کے تم فارمولا اسے دے دینا۔ وہ مجھ تک پہنچ جائے گا "...... ہارگ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن ہارگ یہ کس قسم کا فارمولا ہے کہ تم نے اسے اپنے سیکشن میں رکھنے کی بجائے میرے ذریعے سپیشل لاکر میں رکھوایا ہے حالانکہ میرے خیال میں یہ سیکشن میں زیادہ محفوظ تھا "...... گریٹا نے کہا۔

" اس فارمولے پر کام کرنے کے لئے لانگ فیلڈ میں نئی لیبارٹری تیار ہو رہی ہے۔ اس لیبارٹری کے لئے باہر کے آدمی رکھے جائیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی سیکشن کے بارے میں معلومات نہیں ہوں گی اس لئے میں نے یہ فارمولا تمہارے پاس رکھوا دیا تھا کہ

جب لیبارٹری تیار ہو جائے گی تو میں انہیں تمہارے بارے میں بتا دوں گا اور تمہیں بھی اطلاع دے دوں گا۔ اس طرح یہ فارمولا باہر سے ہی لیبارٹری پہنچ جائے گا لیکن اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ مجھے یہ فارمولا واپس منگوانا پڑ رہا ہے"...... ہارگ نے جواب دیا۔

"کیسے حالات"...... گریٹا نے چونک کر پوچھا۔

"مین ہیڈ کوارٹر اس فارمولے کے بارے میں بے حد ٹچی ہو رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی بھی وقت وہ یہ فارمولا مجھ سے طلب کر لے۔ ایسی صورت میں مجھے سیکشن کی سپیشل لائننگ پر اسے بھجوانا ہو گا اور اگر یہ فارمولا سپیشل لاکر میں ہوا تو جیسے ابھی تم نے بتایا ہے کہ رات کو سپیشل لاکر نہیں کھل سکتا اس طرح مسئلہ بن سکتا ہے اس لئے میں اسے اپنے پاس منگوا رہا ہوں"...... ہارگ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تم کب فارغ ہو گے"۔ گریٹا نے کہا۔

"کہا تو ہے کہ بس چند روز میں۔ اوکے گڈ بائی"...... ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے واقعی فارمولا اس لئے واپس منگوا لیا تھا کہ جس انداز سے زونل ہیڈ کوارٹر نے اس سے بات کی تھی اس سے اسے یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی فارمولا کسی بھی لمحے اس سے مین ہیڈ کوارٹر منگوایا جا سکتا ہے اس لئے اس نے اسے واپس حاصل کرنے کا سوچا تھا۔ چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد ہارگ نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"سار کو میں ڈیرک سے میری بات کراؤ"...... ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈیرک لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... ہارگ نے کہا۔

"ڈیرک فرام دس سائیڈ چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیرک۔ تم نے کل صبح دس بجے ہارلے کلب جانا ہے اور میڈم گریٹا کو اپنا سپیشل وائٹ کارڈ دکھا کر اس سے ایک فارمولا حاصل کرنا ہے اور پھر اس فارمولے کو تم نے زیرو لائن کے سپیشل سسٹم پر سیکشن کو ارسال کرنا ہے"...... ہارگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو ہارگ نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"رالف نے ابھی تک کوئی پیغام نہیں دیا۔ اب واقعی مجھے بھی تشویش ہو رہی ہے۔ اتنی دیر تو کسی صورت نہیں لگنی چاہئے تھی"۔ ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس جو زرد اور سرخ رنگ کا تھا نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا کر اس نے چند دیگر بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ فون پر موجود

چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر تھوڑی دیر بعد
رنگ بدلنے لگے۔ ہارگ خاموش بیٹھا سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ اسے
معلوم تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے آفیشل کال جاری ہے اور کالنگ
ماسٹر کمپیوٹر اپنی شناختی کارروائی مکمل کر رہا ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد
گھنٹی بج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک نوجوان کا چہرہ ابھر
آیا تو ہارگ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے ہارڈ کلب کے ہارڈ سے
رابطہ قائم کرنے کے لئے بٹن پریس کئے تھے لیکن سکرین پر ہارڈ کی
بجائے اس کے اسسٹنٹ انتھونی کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔
ایمرجنسی کے لئے ماسٹر کمپیوٹر میں یہ سسٹم رکھا گیا تھا کہ وہ
ایمرجنسی میں انتھونی کو کال کر سکتا ہے لیکن اب انتھونی کا چہرہ دیکھ
کر ہارگ اس لئے چونک پڑا تھا کہ اس کے اندازے کے مطابق تو
ایسی کوئی ایمرجنسی نہ تھی۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو"...... ہارگ نے ایک بٹن پریس کر
کے سرد لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں چیف۔ ہارڈ کلب سے۔ باس ہارڈ کو ہلاک
کر دیا گیا ہے اس لئے میں ہیڈ کوارٹر کال کا جواب دے رہا ہوں"۔
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ہارگ کے چہرے پر یکلخت جیسے زلزلے
سے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔ اس نے چند لمحوں تک خاموش رہ کر
اپنے آپ کو سنبھالا کیونکہ بہرحال وہ سیکشن چیف تھا۔

"کیسے ہلاک ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... ہارگ نے سپاٹ لہجے

میں کہا۔

"چیف۔ باس رالف نے باس ہارڈ کو کہا کہ وہ ایم پی ایکس"۔
دوسری طرف سے بتانا شروع کیا گیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آگے بتاؤ"...... ہارگ نے تیز لہجے میں اس کی
بات درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک عورت اور چار مرد تھے جنہیں بے ہوش کر دیا گیا اور
پھر انہیں سپیشل پوائنٹ پر لایا گیا۔ اس کے بعد کافی وقت گزر گیا
لیکن باس ہارڈ نے رابطہ نہیں کیا تو میں نے وہاں کال کی لیکن
سپیشل پوائنٹ سے جب کال اٹنڈ نہ کی گئی تو میں خود وہاں گیا۔
وہاں نہ صرف باس ہارڈ کی لاش پڑی تھی بلکہ چیف باس رالف کی
لاش بھی موجود تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود دوسرے افراد
کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا اور وہ پاکیشیائی جنہیں وہاں لے جایا گیا تھا
وہ غائب تھے"...... انتھونی نے جواب دیا تو ہارگ کے چہرے پر یکلخت
ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے یہ خبر سن کر زبردست شاک پہنچا ہو
اور ایک بار پھر وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔

"انہیں ٹریس کرنے کے بعد فوری طور پر ہلاک کیوں نہ کیا گیا
تھا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہارگ نے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ باس کو معلوم ہو گا یا چیف باس کو"۔
انتھونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان لوگوں سے نمٹ لیا جائے گا۔ اب تم ہارڈ

کلب کے انچارج ہو گے اور اب اس کا نام انتھونی کلب رکھ لو۔
سمجھے"۔ہارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔
"وہی ہوا جس کا خدشہ زونل ہیڈ کوارٹر نے ظاہر کیا تھا۔ ویری
بیڈ۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں۔ یہ لوگ خود
ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے کیونکہ ہارڈ یا رالف کو بھی
سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں تھیں۔
اب ان کے پیچھے بھاگنا فضول ہے"...... ہارگ نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کاندھے اچکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس کا تنا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا جیسے وہ اس فیصلے پر پوری طرح
مطمئن ہو اور تھا بھی ایسا ہی کہ وہ بس اپنی تسلی کے لئے پاکیشیائی
ایجنٹوں کا خاتمہ کرانا چاہتا تھا لیکن اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ
یہاں بیٹھ کر ان کا خاتمہ کرانا ناممکن ہے اور چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر
کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا اس لئے یہ پاکیشیائی
ایجنٹ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے۔ ان کو فارمولا بھی
نہیں ملے گا اور نہ وہ اب نئی لیبارٹری کو ٹریس کر سکیں گے۔ بس
زیادہ سے زیادہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ایک لیبارٹری کا نقصان
برداشت کرنا پڑا تھا اس فارمولے کے جواب میں یہ گھاٹے کا سودا نہ
تھا اس لئے اس نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال ہی ذہن سے
جھٹک دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس عمارت سے جہاں انہوں نے
رالف اور ہارڈ کو ہلاک کیا تھا، نکل کر پیدل ہی آگے بڑھتے چلے جا
رہے تھے حالانکہ اس عمارت میں ایک کار بھی موجود تھی لیکن عمران
نے اسے استعمال نہ کیا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں کار کی وجہ
سے وہ چیک نہ کر لئے جائیں۔ انہیں بہرحال یہ فکر نہ تھی کہ موجودہ
حلیوں کی وجہ سے انہیں چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کو لفظ عمران
کی ادائیگی کی وجہ سے ٹریس کیا گیا تھا۔ البتہ وہ گروپ کی صورت میں
چلنے کی بجائے بکھر کر چل رہے تھے۔ عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ
علیحدہ علیحدہ یا زیادہ سے زیادہ دو دو کے گروپ کی صورت میں ہارلے
کلب پہنچیں جبکہ عمران کے ساتھ جولیا چل رہی تھی اور پھر کافی آگے
پہنچ جانے کے بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گی اور عمران نے
ڈرائیور کو ہارلے کلب چلنے کا کہہ دیا اور خود وہ جولیا سمیت عقبی سیٹ

پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک شاندار عمارت پر مبنی ہارلے کلب کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ عمران نے ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی تو ڈرائیور نے ان کا شکریہ ادا کر کے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"آؤ اندر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"لیکن یہاں ہمیں شراب پینا پڑے گی اور میں ایسا نہیں چاہتی"...... جولیا نے کہا۔

"یہ گھٹیا طبقے کے افراد کا کلب نہیں ہے اس لئے یہاں شراب کے علاوہ بھی کچھ منگوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب میں آنے جانے والے افراد کی تعداد زیادہ نہ تھی اور وہ سب طبقہ امراء سے ہی لگ رہے تھے۔ اندر وسیع ہال تھا جو انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا۔ آدھے سے زیادہ ہال خالی پڑا تھا۔ عمران ایک طرف کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ جیسے ہی وہاں بیٹھے ایک ویٹرس ان کے قریب آ کر جھک گئی۔

"ہمیں اپنے ساتھیوں کا انتظار ہے اس لئے فی الحال کوئی آرڈر نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ویٹرس سر ہلاتی ہوئی واپس پلٹ گئی۔ جولیا ہال کو دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات تھے کیونکہ ہال کو واقعی انتہائی نفیس انداز کے مطابق سجایا گیا تھا۔ عمران کی نظریں گیٹ پر لگی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے گیٹ سے تنویر اور کیپٹن شکیل داخل ہوتے دکھائی دیئے تو

عمران نے ہاتھ اوپر اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ دونوں ان کی میز کی طرف بڑھنے لگے اور ان سے چند لمحوں بعد ہی صفدر بھی اندر داخل ہوا تو عمران نے اسے بھی مخصوص اشارہ کر کے بلا لیا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ سب وہاں بیٹھے تو عمران نے ویٹرس کو اشارے سے بلایا اور اسے سب کے لئے ہاٹ کافی اور بسکٹ لانے کا کہہ دیا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا ہم سب جا کر اس خاتون سے ملیں گے یا صرف آپ"...... اچانک کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تم نے اچھا کیا کہ میرے اس نام کو استعمال کیا ہے۔ پہلے بھی اصل نام کی وجہ سے ہم پھنس گئے تھے اس لئے اب بھی نام استعمال کئے جائیں گے اور تمہاری دوسری بات کا جواب ہے کہ گریٹا انتہائی نفیس خاتون ہے۔ اس کی آواز سے ہی نفاست جھلک رہی تھی اور اس ہال کو سجایا بھی انتہائی نفاست سے گیا ہے اس لئے زیادہ افراد کی موجودگی اس کی نفاست پر بوجھ بھی بن سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی وہاں آئی اور اس نے سامان میز پر لگانا شروع کر دیا۔

"کیا تم اکیلے اس کے پاس جانا چاہتے ہو"۔ ویٹرس کے واپس جاتے ہی جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں اکیلا اس کے پاس جاؤں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابھی جو کچھ کہا ہے اس سے مطلب تو یہی نکلتا ہے"...... جولیا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"میں تو بہرحال جاؤں گا کیونکہ میں ایسی نفیس خواتین سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہوں۔ باقی تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے سروس میں سے جسے چاہو میرے ساتھ بھیج دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گی"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ تنویر کو میرے ساتھ جانا چاہیے تاکہ اسے معلوم تو ہو سکے کہ نفیس خواتین کیسی ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے اس کے بعد وہ پھنکارنے اور کاٹ کھانے والی خاتون سے دور ہٹ جائے اور میدان صاف ہو جائے"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر سے نہ رہا گیا اور وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے کسی چوہیا سے ملنے کا کوئی شوق نہیں ہے"...... تنویر نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"چوہیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں آکر خاتون کے لفظ کا مطلب بدل گیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جسے تم نفاست کہتے ہو مجھے یہ بے بسی محسوس ہوتی ہے اور بس عورت چوہیا ہی ہوتی ہے"...... تنویر نے وضاحت کرتے ہوئے

کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے۔ جولیا کے چہرے پر یکلخت جگمگاہٹ سی ابھر آئی تھی۔ البتہ اس نے ہاٹ کافی تیار کر کے سب کے سامنے رکھ دی تھی۔

"تو تمہیں پھنکارنے اور کاٹ کھانے والی خواتین اچھی لگتی ہیں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی معنی خیز نظروں سے جولیا کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔ کیونکہ ان میں انا تو ہوتی ہے"...... تنویر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تنویر۔ تم خاموش رہو۔ ضروری نہیں کہ اس احمق کی ہر بات کا جواب دیا جائے"...... جولیا نے یکلخت تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اس طرح مؤدبانہ انداز میں سر ہلایا جیسے جولیا کی بات پر عمل کرنا اس کی فطرت میں شامل ہو۔

"کیا دور آگیا ہے کہ اب انا صرف خواتین تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ مرد بے چارے کو صرف اثبات میں سر ہلانا پڑتا ہے"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے وہاں نجانے کتنی دیر لگ جائے اس لئے تمہارا کیا کیا جائے۔ یہاں زیادہ دیر بیٹھا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اندازاً کتنا وقت لگ سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تو حالات پر منحصر ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ ساتھ ہی ایک گارڈن ہے جہاں سیاحوں کا خاص رش ہے۔ ہم وہاں چلے جائیں گے اور آپ اطمینان سے مذاکرات کرتے رہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس سر"...... کاؤنٹر کے ایک کونے میں بیٹھی ہوئی ایک نوجوان لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ کاؤنٹر پر موجود باقی لڑکیاں ویٹرس کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔

"مجھے اور میری ساتھی نے میڈم گریٹا سے ملاقات کرنی ہے۔ ہمارا تعلق ولنگٹن سے ہے اور وہاں ہمارا بھی کلب ہے جبکہ ہم یہاں بھی ایک کلب کھولنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بزنس کی بات تو میڈم نہیں کیا کرتیں۔ آپ مینجر سے بات کریں"۔ لڑکی نے کہا۔

"ہم نے بزنس کی کوئی بات نہیں کرنی۔ صرف میڈم گریٹا کی نفاست کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ جس قدر خوبصورت اور نفیس انداز میں اس کلب کو سجایا گیا ہے ایسی نفاست ہم نے پورے

ایکریمیا میں نہیں دیکھی"...... عمران نے کہا۔

"میڈم خود بھی بے حد نفیس خاتون ہیں۔ میں ان سے بات کرتی ہوں۔ آپ کا نام"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس مارگریٹ"۔ عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"جوزفین بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ ایک صاحب اپنی خاتون ساتھی کے ساتھ ولنگٹن سے تشریف لائے ہیں۔ ان کا وہاں کلب ہے اور یہ یہاں کلب کھولنا چاہتے ہیں۔ انہیں ہمارے ہال کی سجاوٹ اور نفاست بے حد پسند آئی ہے اور یہ آپ سے مل کر آپ کے ذوق کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں"...... جوزفین نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو میڈم"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میڈم میری بات سن کر بے حد خوش ہوئی ہیں اور انہوں نے آپ کو فوری ملاقات کا وقت دے دیا ہے"...... جوزفین نے کہا۔

"میں سب سے پہلے میڈم کو ان کے انتخاب کی داد دوں گا جس نے آپ جیسی خوبصورت خاتون کا انتخاب کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزفین کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا شکریہ"...... جوزفین نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"انہیں میڈم کے آفس تک پہنچا آؤ"...... جوزفین نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے سر"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور جولیا اس کے پیچھے ایک راہداری کی طرف بڑھنے لگے۔

"کیا تمہاری گھٹی میں ڈال دیا گیا ہے کہ تم ہر لڑکی کی تعریف کرتے رہو"...... جولیا نے یکلخت پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ گو اس کی آواز ہلکی تھی لیکن اس میں پھنکار بہرحال نمایاں تھی۔

"اماں بی نے بتایا تھا کہ انہوں نے مجھے شہد کی گھٹی دی تھی اور شہد یعنی ہنی کے ساتھ مون کا بہرحال قریبی رشتہ ہے۔ اب گھٹی کی وجہ سے میں تو بن گیا ہنی اور تم بہرحال مون تو ہو ہی"۔ عمران نے بھی آہستہ سے جواب دیا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کاش ایسا ہو سکتا"...... جولیا نے یکلخت طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونے کو ممکن بنانے کے لئے تو جا رہے ہیں"...... عمران نے اس کی کیفیت کو محسوس کرتے ہی فوراً ہی بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔ وہ ایک راہداری میں چل رہے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میڈم گریٹا بھی بہرحال مون تو ہو گی چاہے گرہن زدہ

ہی"...... عمران نے بات کرتے کرتے یکلخت الفاظ بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہ چور نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ جولیا کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی اچانک ایک بند دروازے کے سامنے جا کر وہ نوجوان رک گیا۔

"تشریف لے جائیں۔ یہ میڈم کا آفس ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہاں کوئی دربان بھی نہیں ہے اور نہ ہی باہر آفس کی کوئی پلیٹ نظر آ رہی ہے"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام اسے پسند نہیں کرتیں البتہ ان کی پرسنل سیکرٹری اندر موجود ہے"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر بیضوی کاؤنٹر موجود تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے سامنے فون موجود تھا۔

"آئیے تشریف لائیے۔ میڈم آپ کی منتظر ہیں"...... استقبالیہ لڑکی نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود اندھے شیشے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو ہلکی سی مترنم آواز میں گھنٹیاں بج اٹھیں تو عمران اور جولیا دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ چھوٹی سی راہداری

تھی جس میں دبیز ایرانی قالین بچھا ہوا تھا اور راہداری کی دیواروں پر
انتہائی خوبصورت انداز کی پینٹنگ لگی ہوئی تھیں۔ چھت میں لائٹس
بھی انتہائی نفیس انداز کی تھیں۔ راہداری کے آخر میں ساگوان لکڑی
کا دروازہ تھا جو ان کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے میکانکی انداز میں
کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے
واقعی انتہائی نفیس انداز میں سجایا گیا تھا جبکہ سامنے ایک جدید
ڈیزائن کی بیضوی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی جس
نے شوخ سرخ رنگ کا اسکرٹ پہن رکھا تھا، بیٹھی تھی۔ اس کے
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ
کھڑی ہوئی اور سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھی۔

"خوش آمدید۔ میرا نام گریٹا ہے"...... لڑکی نے مصافحہ کے لئے
ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھوں پر قیمتی قسم کے دستانے
پہنے ہوئے تھے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہے مس مارگریٹ"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ
آگے بڑھانے کی بجائے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو بڑے مہذبانہ انداز
میں جھکا دیا جبکہ جولیا نے مسکراتے ہوئے جلدی سے آگے بڑھ کر
گریٹا کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ واقعی بے حد نفیس اور خوبصورت ہیں مس گریٹا"۔ جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ تشریف رکھیں"...... گریٹا نے کہا تو عمران اور جولیا
صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... گریٹا نے مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ ہم نیچے ہال سے پی کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ سے
صرف چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو گریٹا مسکراتی ہوئی
ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ سے ملنے کے بعد مجھے ہارگ کی خوش قسمتی پر رشک آ رہا
ہے"...... عمران نے کہا تو گریٹا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا آپ ہارگ کو جانتے ہیں"...... گریٹا کے لہجے میں انتہائی
حیرت تھی۔

"ہاں۔ ہمارا تعلق بی ٹی کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے جبکہ ہارگ
اے سیکشن کا انچارج ہے"...... عمران نے کہا تو گریٹا اب انتہائی
حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"...... گریٹا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ
ہارگ سے آپ کی دوستی ہے اور ہارگ اکثر یہاں آتا ہے یا آپ وہاں
اس کے سیکشن میں جاتی رہتی ہیں۔ مین ہیڈ کوارٹر کو سب معلوم
ہے"...... عمران نے سرسری سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو

گریٹا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" لیکن آپ کی یہاں موجودگی کیا کوئی خاص بات ہے "...... گریٹا نے اس بار قدرے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

" ہم یہاں سیکشن کے کسی کام سے نہیں آئے ۔ ہم تو یہاں واقعی اپنا ذاتی کلب کھولنے کے لئے آئے ہیں۔ البتہ آپ جیسی نفیس اور خوبصورت خاتون سے ملاقات ہمارے لئے واقعی خوش بختی ہے "...... عمران نے کہا تو گریٹا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" آپ کا تعلق کیا براہ راست مین ہیڈ کوارٹر سے ہے "...... گریٹا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" براہ راست سے آپ کی کیا مراد ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا آپ مین ہیڈ کوارٹر کے اندر کام کرتے ہیں "...... گریٹا نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ مین ہیڈ کوارٹر کا تو کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے ۔ ہمارا تعلق ولنگٹن میں اس کے ایک خصوصی شعبے زیرو ایکس سے ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہارگ کو آپ کس طرح جانتے ہیں "...... گریٹا نے کہا۔

" ذاتی طور پر تو ملاقات نہیں ہوئی البتہ مین ہیڈ کوارٹر سے وابستہ ہونے کی وجہ سے پوری دنیا میں موجود بی ٹی کے سیکشن ہیڈ کوارٹرز کے انچارجوں کے بارے میں ہمیں معلومات حاصل ہیں "۔ عمران نے جواب دیا۔

" حیرت ہے کہ ہارگ تو ذاتی طور پر یہاں آتا ہے اس کے باوجود آپ کو اس بارے میں علم ہے "...... گریٹا نے کہا۔

" ہمارے شعبے کا اصل میں کام ہی یہی ہے کہ ہم ہیڈ کوارٹر کو روٹین سے ہٹ کر معلومات فیڈ کرتے ہیں ۔ بہرحال چھوڑیں اس بات کو ۔ یہ بتائیں کہ آپ آخری بار کب ہارگ سے ملی تھیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تقریباً ایک ماہ ہو گیا ہے ۔ وہ کسی خاص کام میں مصروف ہے اس لئے یہاں نہیں آ سکتا اور نہ ہی اس نے مجھے وہاں کال کیا ہے "...... گریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ وہاں کس انداز میں جاتی ہیں "...... عمران نے کہا تو گریٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

" آپ کو تو یقیناً علم ہو گا اس کے باوجود آپ نجانے کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ ویسے میں نے اس انداز پر کئی بار احتجاج کیا ہے لیکن ہارگ کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ایسا مین ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے ۔ جب بھی مجھے وہاں کال کیا جاتا ہے میں یہاں ایک عمارت میں پہنچ جاتی ہوں ۔ یہ عمارت خالی پڑی رہتی ہے ۔ البتہ اس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے جس کا دروازہ مجھے کھلا ہوا ملتا ہے ۔ اس کے اندر ایک دیوار کے ساتھ قد آدم مشین موجود ہے جس کے سامنے کا حصہ پبلک فون بوتھ کی طرح بنا ہوا ہے ۔ میں اس حصے میں داخل ہو جاتی ہوں ۔ وہاں موجود ایک کرسی پر بیٹھ کر وہاں ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس

کرتی ہوں تو مشین کے اس حصے میں سرخ رنگ کا دھواں سا ابھر جاتا ہے اور مجھے ہوش نہیں رہتا۔ پھر جب مجھے ہوش آتا ہے تو میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اندر ہارگ کے مخصوص کمرے میں کرسی پر موجود ہوتی ہوں"...... گریٹا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ ویسے بھی بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسا ہی نظام ہو سکتا تھا۔

"اور واپسی کیسے ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسی ہی ایک مشین وہاں موجود ہے۔ مجھے ہارگ کا آدمی اس مشین میں موجود کرسی پر بٹھاتا ہے پھر میں بے ہوش ہو جاتی ہوں اور جب مجھے ہوش آتا ہے تو میں اس عمارت کے تہہ خانے والی مشین کی کرسی پر موجود ہوتی ہوں۔ پھر میں باہر نکل کر اس عمارت کے اوپر والے حصے میں پہنچتی ہوں تو وہاں میری کار ویسے ہی موجود ہوتی ہے۔ میں کار لے کر کلب آ جاتی ہوں"...... گریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہارگ سے تمہاری بات چیت کس طرح ہوتی ہے۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے"...... عمران نے کہا۔

"فون کے ذریعے۔ لیکن کال ہارگ ہی کرتا ہے۔ میرے پاس ازخود اس سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ابھی آپ کے آنے سے کافی دیر پہلے ہارگ کی کال آئی تھی اور یہ کال تقریباً پانچ دن بعد آئی تھی۔ درمیان میں پانچ روز کال ہی نہیں آئی تھی اور میں بے بس تھی

کہ اسے کال ہی نہیں کر سکتی تھی"...... گریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ بہت اچھا اور فول پروف انتظام ہے لیکن ہارگ نے پانچ روز کی غیر حاضری کی کسر تو فون پر ضرور نکالی ہو گی۔ خوب دل بھر کر باتیں ہوئی ہوں گی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو گریٹا بڑی مترنم سی ہنسی ہنس پڑی۔

"اوہ نہیں مسٹر مائیکل۔ وہ عملی آدمی ہے اور اسی لئے مجھے پسند بھی ہے۔ میں خود اپنے طور پر نفاست کو پسند کرتی ہوں لیکن مجھے نفیس مردوں کی بجائے رف مرد زیادہ پسند ہیں اس لئے مجھے ہارگ بھی پسند ہے کہ وہ عملی آدمی بھی ہے اور ایک رف مرد بھی ہے اس لئے اس نے صرف فارمولے تک ہی بات چیت محدود رکھی تھی"۔ گریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن عمران اور جولیا دونوں اس کے منہ سے فارمولے کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"کیا آپ جیسی خوبصورت اور نفیس خاتون سے دوستی کا کوئی خاص فارمولا ہارگ کو معلوم ہے جس کی آپ بات کر رہی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گریٹا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ نہیں۔ یہ کسی سائنسی فارمولے کی بات تھی"...... گریٹا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے فقرے سے بے حد محظوظ ہوئی ہے۔

"تو آپ سائنس دان بھی ہیں"...... عمران نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے گریٹا کے سائنس دان ہونے پر خوشگوار حیرت محسوس ہو رہی ہو۔

"اوہ نہیں۔ میں نے تو کسی سطح پر بھی سائنس کا مطالعہ نہیں کیا"...... گریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ سے سائنسی فارمولے کے بارے میں ہارگ نے کیوں ڈسکس کی"...... عمران نے حیرت سے اس طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے وہ واقعی حد درجہ حیرت میں مبتلا ہو گیا ہو۔

"چھوڑیں آپ اس ذکر کو۔ اور کوئی بات کریں۔ آپ کا تو تعلق خود ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ آپ کو ویسے بھی سب کچھ معلوم ہو گا"۔ گریٹا کا یکلخت نہ صرف لہجہ بدل گیا تھا بلکہ اس کا انداز بھی بدل گیا تھا جیسے اسے اچانک احساس ہو گیا ہو کہ وہ کوئی خاص بات بتانے جا رہی ہے۔

"سوری مس گریٹا۔ اس بارے میں آپ کو بتانا ہی پڑے گا۔ ہمارے یہاں آنے کا اصل مقصد بھی یہی تھا"...... عمران کا لہجہ بھی یکلخت سرد پڑ گیا تو گریٹا چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کس بارے میں"...... گریٹا نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"سائنسی فارمولے کے بارے میں۔ یہ کس قسم کا فارمولا ہے

اور کیوں اس بارے میں ہارگ نے ڈسکس کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی اور اب آپ جا سکتے ہیں۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ آئی ایم سوری"...... گریٹا نے یکلخت ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مارگریٹ۔ یہ آفس ساؤنڈ پروف ہے اور باہر موجود خاتون کو بھی ساؤنڈ پروف ہونا چاہئے۔ کیا خیال ہے"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ نے کیا کہا ہے۔ کیا مطلب ہوا۔ یہ مس مارگریٹ کہاں جا رہی ہیں"...... گریٹا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مہمانوں سے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کے احتجاج میں مارگریٹ جا رہی ہے اور اب مجھے بھی اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا کیونکہ جولیا دروازہ کھول کر باہر جا چکی تھی اور اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود کار انداز میں خود ہی بند ہو گیا تھا۔

"آپ۔ کیا۔ یہ کیا مطلب"...... گریٹا نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اچانک عمران

اور جولیا کی حرکات کیوں پراسرار سی ہو گئی ہیں لیکن عمران نے بند دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ آپ نے دروازہ کیوں لاک کر دیا"۔ گریٹا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں آپ سے چند خفیہ معاملات پر ڈسکس کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے وہ گریٹا کی حیرت سے محظوظ ہو رہا ہو۔

" مم۔ مگر۔ کیا مطلب۔ کیسے خفیہ معاملات"...... گریٹا نے کہا۔ وہ ابھی تک ویسے ہی کھڑی تھی کہ اچانک اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور دوسرے لمحے وہ ہاتھ پیر مارتی ہوئی میز کے اوپر سے گھسٹ کر سامنے صوفے پر ایک دھماکے سے آ گری تھی۔ عمران نے میز کی سائیڈ میں پہنچ کر اچانک ہاتھ بڑھا کر اس کا گلا پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے وہ میز کے اوپر سے گھسٹتی ہوئی دوسری طرف پڑے صوفے پر جا گری تھی۔ صوفے پر گر کر وہ چیختی ہوئی پلٹ کر نیچے قالین پر گری ہی تھی کہ عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس صوفے پر بٹھا دیا جس پر پہلے وہ گری تھی۔ دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی نال اس کی پیشانی پر ٹک گئی۔ گریٹا کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔ اس کا چہرہ یکلخت خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

" سب کچھ بتا دو فارمولے کے متعلق ورنہ کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا"...... عمران نے بھوکے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" بب۔ بب۔ بتاتی ہوں۔ پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ میں مر جاؤں گی"...... گریٹا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو عمران ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

" سنو۔ مجھے تمہاری موت سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا لیکن مین ہیڈ کوارٹر یہ جاننا چاہتا ہے اس لئے مجبوری ہے۔ سب کچھ بتا دو ورنہ"۔ عمران کا لہجہ مزید سرد پڑ گیا تھا۔

" مم۔ مم۔ مین ہیڈ کوارٹر کو ہارگ سے پوچھنا چاہئے تھا۔ مم۔ مجھ سے کیوں پوچھا جا رہا ہے"...... گریٹا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خوف کی گھبراہٹ بدستور موجود تھی۔

" جو کچھ پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ۔ مین ہیڈ کوارٹر اپنے معاملات خود سمجھ سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

" مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ہارگ نے ایک سائنسی فارمولا جو تین بڑی فائلوں پر مشتمل ہے مجھے یہاں آ کر دیا تھا اور کہا تھا کہ میں یہ فارمولا سپیشل لاکر میں رکھوا دوں۔ میرے پوچھنے پر اس نے مزید بتایا کہ اس فارمولے کے لئے لانگ فیلڈ میں ایک نئی لیبارٹری

تیار کی جا رہی ہے اور جب یہ لیبارٹری تیار ہو گی تو اس میں اس فارمولے پر کام ہو گا اور چونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو بھی لیبارٹری سے فارمولا لینے کے لئے آنا پڑے اس لئے وہ یہ فارمولا سیکشن ہیڈ کوارٹر سے باہر رکھوا رہا ہے تاکہ اسے باہر سے ہی لیبارٹری تک پہنچا دیا جائے ۔ میں نے یہ فارمولا سپیشل لاکر میں رکھوا دیا ۔ کافی دن پہلے ہارگ کا فون آیا اور اس نے کہا کہ وہ فارمولا واپس لینا چاہتا ہے کیونکہ اسے کسی بھی لمحے مین ہیڈ کوارٹر بھجوانا پڑ سکتا ہے تو میں نے اسے بتایا کہ اس وقت سپیشل لاکر کسی بھی صورت نہیں کھولا جا سکتا۔ صبح ایسا ہو سکتا ہے تو اس نے مجھے کہا کہ صبح میں یہ فارمولا سپیشل لاکر سے نکلوا کر اپنے پاس رکھ لوں۔ اس کا خاص آدمی سپیشل وائٹ کارڈ لے کر آئے گا اور وہ مخصوص کارڈ دیکھ کر یہ فارمولا اسے دے دوں۔ بس یہ ہے ساری بات۔ مجھے مزید کچھ معلوم نہیں ہے "...... گریٹا نے رک رک کر بات مکمل کی۔

" تم فارمولے کی بات کرتے کرتے اچانک کیوں بات بدل گئی تھی "...... عمران نے کہا۔

" مجھے اچانک خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ہارگ اس بارے میں کسی کو بتانا پسند نہ کرے "...... گریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کس قسم کا فارمولا ہے کہ جس کے لئے باقاعدہ نئی لیبارٹری تیار ہو رہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ میرا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے "۔ گریٹا نے جواب دیا۔

" تو پھر ہارگ سے معلوم کرو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا "۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ہارگ سے ۔ مم ۔ مم ۔ مگر میں تو اس سے رابطہ نہیں کر سکتی "۔ گریٹا نے کہا۔

" ایمرجنسی کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ ہو گا۔ وہ استعمال کرو اور سنو۔ اب انکار مت کرنا ورنہ تمہارے انکار کرتے ہی میں ٹریگر دبا دوں گا اور تمہارا یہ خوبصورت جسم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین کے اندر دفن ہو جائے گا "...... عمران نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا تو گریٹا کا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔

" وہ ۔ وہ ۔ زیرو لائن پر رابطہ ہو سکتا ہے ۔ مگر ۔ مگر "...... گریٹا نے رک رک کر کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر وہ اس طرح خاموش ہو گئی جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ مزید کیا بات کرے اور کیا نہیں۔

" جلدی بتاؤ تفصیل ۔ کیا ہے یہ زیرو لائن "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یہ ایک خصوصی فون ہے جو ڈائریکٹ ہے لیکن سوائے ٹاپ ایمرجنسی کے اس پر رابطہ کرنے سے ہارگ نے منع کیا ہوا ہے ۔ مجھے

نہیں معلوم کیوں۔ لیکن اس نے ایسا کہا ہے"...... گریٹا نے کہا۔

"کہاں ہے یہ فون"...... عمران نے پوچھا۔

"میری میز کی سب سے نچلی دراز میں سرخ رنگ کا فون ہے"۔ گریٹا نے کہا تو عمران نے یکلخت قدم بڑھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوم گیا جس کے ساتھ ہی کمرہ گریٹا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ گریٹا کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختی ہوئی پہلو کے بل صوفے پر گری اور پھر رول ہوتی ہوئی نیچے قالین پر آ گری۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی تو ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا فون پیس اس میں موجود تھا۔ عمران اسے کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات پھیل گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوائے ٹاپ ایمرجنسی کے اس پر رابطہ کے لئے ہارگ نے کیوں گریٹا کو منع کیا ہوا تھا کیونکہ یہ ایسا فون تھا جو آن ہونے پر سیٹلائٹ کی تمام باقی ٹیلی لائنوں کو معطل کر دیتا تھا۔ یہ ایسا نظام تھا کہ اسے نہ کسی طرح چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس پر ہونے والی کال کہیں سنی جا سکتی تھی لیکن ظاہر ہے تمام لائنوں کے معطل ہونے پر بے پناہ ضروری کالیں رک سکتی تھیں اس لئے اسے سوائے ٹاپ ایمرجنسی کے اور کسی طرح بھی استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ عمران نے اس پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو اس پر سرخ رنگ کی لائٹ

جل اٹھی۔ یہ چونکہ قطعی ڈائریکٹ فون تھا اس لئے اس پر کوئی نمبر وغیرہ نہ تھے۔ کچھ دیر بعد سرخ رنگ کی لائٹ ایک جھماکے سے سبز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی فون پیس سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہارگ بول رہا ہوں گریٹا۔ کیوں ایمرجنسی کال کی ہے"۔ فون پیس میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں انتہائی حیرت اور تشویش کی ملی جلی جھلکیاں بھی نمایاں تھیں۔

"ہارگ۔ ایک عورت اور چار مرد یہاں میرے آفس میں آئے تھے۔ وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ وہ فارمولا کہاں ہے جو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے کسی پاکیشیائی سائنس دان کے ذہن کو مشینوں کے ذریعے استعمال کر کے مکمل کرایا ہے اور انہیں رالف نے بتایا ہے کہ یہ فارمولا میرے پاس ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر ل کو انہیں حتمی ثبوت مل گیا تو وہ مجھے گولیوں سے اڑا دیں گے اور پھر وہ واپس چلے گئے۔ میں بے حد خوفزدہ ہوں ہارگ۔ یہ تم نے مجھے کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے"...... عمران نے گریٹا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں واقعی بے پناہ خوف اور پریشانی ٹپک رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو رالف نے انہیں تمہارے بارے میں بتا دیا۔ تم بے فکر رہو۔ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ البتہ اب اس فارمولے کو

تم نے اس لاکر سے نہیں نکالنا بلکہ ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں کے ذریعے لاکر کی چابی اور کارڈ سٹانزا کلب کے مالک اور مینجر ڈیرک کو بھجوا دو اور خود اس سے مکمل طور پر لاتعلق ہو جاؤ"...... ہارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ لوگ مجھے انتہائی خطرناک لگتے ہیں۔ میں بے حد خوفزدہ ہوں ہارگ"...... عمران نے گریٹا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں واپس چلے گئے ہیں۔ اب وہ تمہاری نگرانی کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تمہارا فون بھی چیک کرنے کا انتظام کر رکھا ہو لیکن انہیں معلوم نہیں کہ زیرو لائن کی کال ویسے بھی کسی طرح چیک نہیں ہو سکتی اس لئے وہ بس نگرانی کرتے رہیں گے۔ کرتے رہیں جبکہ ڈیرک یہ فارمولا سپیشل لاکر سے حاصل کر کے مجھے سپیشل لائن پر بھجوا دے گا۔ تم بے فکر رہو۔ جب انہیں تمہاری طرف سے کچھ نہیں ملے گا تو وہ خود ہی واپس چلے جائیں گے"...... ہارگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی خفیہ راستے سے آدمی بھجوا دیتی ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی روشنی یکلخت سرخ ہوئی اور ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی جو فون پیس کی روشنی یکلخت بجھ گئی تو عمران نے فون پیس اٹھا کر اپنے

کوٹ کی جیب میں رکھ لیا اور اٹھ کر میز کی سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھ گیا جہاں قالین پر گریٹا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اسے اٹھا کر ایک بار پھر صوفے پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا بٹھا دیا لیکن چونکہ وہ ابھی ہوش میں نہ آئی تھی اس لئے اسے دوبارہ گرنے سے روکنے کے لئے عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھے کئے رکھا۔ چند لمحوں بعد گریٹا نے ہلکی سی چیخ مار کر آنکھیں کھول دیں اور جیسے ہی اس کا جسم سنبھلا عمران نے اس کا بازو چھوڑا اور جیب سے ایک بار پھر مشین پسٹل نکال لیا۔

"تم۔ تم نے مجھے ضرب لگائی۔ اوہ گاڈ۔ ذہن میں ابھی تک خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں"...... گریٹا نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"موت کی تکلیف اس سے لاکھوں گنا زیادہ ہوتی ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز"۔ گریٹا نے یکلخت کہا اور پھر رونا شروع کر دیا۔

"ایک صورت میں زندہ رہ سکتی ہو کہ سپیشل لاکر کی چابی اور کارڈ مجھے دے دو اور ساتھ ہی سپیشل نمبرز بھی بتا دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں دے دیتی ہوں۔ پپ۔ پلیز مجھے کچھ نہ کہو"۔ گریٹا نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"اٹھو اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو۔ مجھ پر عورتوں کے رونے کا کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ میں رونے دھونے والی عورتوں کو گولی مار دیا کرتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا تو گریٹا نے یکلخت اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب اس کے منہ سے آواز نہیں نکلے گی۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور لڑکھڑاتی ہوئی میز کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف آئی اور اس نے عقبی دیوار پر ایک جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں ایک جدید ساخت کے سیف کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ گریٹا نے دوسرا ہاتھ اٹھا کر سیف پر رکھ کر دبایا تو چند لمحوں بعد سیف کا دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ اندر کرنسی کے ساتھ ساتھ جیولری کے ڈبے موجود تھے۔ سب سے نچلے خانے میں ایک چھوٹا سا باکس پڑا ہوا تھا۔ گریٹا نے وہ باکس اٹھایا اور مڑ کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ خصوصی ساخت کا باکس گرینڈلے لاکر کارپوریشن کا تھا اور باکس کے اوپر سپیشل لاکرز کے الفاظ درج تھے۔ عمران نے باکس کھولا تو اندر ایک چابی کے ساتھ ساتھ ایک پنچنگ کارڈ بھی موجود تھا۔ عمران کارڈ نکال کر اسے چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے باکس بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ وہ کارڈ دیکھ کر ہی سمجھ

گیا تھا کہ اس کارڈ کے بعد مزید کسی سپیشل کوڈ کی ضرورت نہ رہتی تھی جبکہ گریٹا اس دوران سیف بند کر کے دیوار برابر کر چکی تھی۔

"سٹانزا کلب کے مالک اور مینجر ڈیرک کو جانتی ہو"...... عمران نے کہا تو گریٹا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"ہاں۔ مگر تم اسے کیسے جانتے ہو"...... گریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت وہ کہاں ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے کلب میں۔ وہ رہتا بھی وہیں ہے"...... گریٹا نے جواب دیا۔

"اگر تم اسے یہ باکس اور کارڈ بھجواتی تو کس طرح بھجواتی"۔ عمران نے کہا۔

"میرا آدمی اسے دے آتا۔ وہ میرا حوالہ دیتا تو اسے وہاں پہنچا دیا جاتا اور کیا کرنا تھا میں نے"...... گریٹا نے کہا۔ وہ ویسے ہی میز کے پیچھے کھڑی تھی جبکہ عمران میز کی سائیڈ پر موجود تھا۔

"اوکے گریٹا۔ تم نے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں۔ لیکن ویری سوری میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہارگ تم سے رابطہ کرے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں گریٹا کے جسم سے ٹکرائیں اور وہ چیختی ہوئی پہلے ریوالونگ چیئر سے

ٹکرائی اور پھر ایک جھٹکے سے اوندھے منہ نیچے جا گری۔ عمران نے
مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے
معلوم تھا کہ گریٹا چند لمحوں سے زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی تھی اور
گریٹا کی لاش چونکہ میز کی اوٹ میں تھی اس لئے وہ اس وقت تک نظر
نہیں آ سکتی تھی جب تک کہ کوئی خاص طور پر میز کے پیچھے جا کر
چیک نہ کرتا اور اس کے جسم سے نکلنے والا خون بھی میز کی سائیڈ سے
باہر نہیں آ سکتا تھا کیونکہ لازماً وہ نیچے دبیز قالین میں ہی جذب ہو جانا
تھا۔ عمران نے لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آیا تو اس نے
دیکھا کہ جولیا اس بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ گریٹا کی
سیکرٹری کاؤنٹر کے پیچھے اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی۔

"بڑی دیر کر دی تم نے۔ میں یہاں بیٹھی بیٹھی سوکھ گئی ہوں"۔
جولیا نے اٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے سوکھ جانے کی وجہ سے نخل امید ہری بھری ہو گئی
ہے۔ آؤ جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے فوراً باہر جانا ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں راہداری میں سے
ہوتے ہوئے ہال میں پہنچے اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔

ہارگ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہارگ نے کہا۔

"چیف۔ سارکو کے ایم ون کی سپیشل کال ہے"...... دوسری
طرف سے کہا گیا تو ہارگ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ایم ون ایک
مخصوص کوڈ تھا اور سارکو میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انتہائی خفیہ مخبر
کے لئے تھا جس کے بارے میں بظاہر کسی کو بھی نہیں معلوم تھا
کیونکہ اس کا رابطہ براہ راست ہارگ سے رہتا تھا اور سارکو میں صرف
ایم ون ہی ایسا آدمی تھا جس کے پاس ہارگ کو براہ راست کال
کرنے کے لئے خصوصی فون نمبر موجود تھا لیکن ایم ون سوائے
انتہائی اہم ترین معاملے کے بغیر کال نہ کرتا تھا۔ اس لئے ایم ون کی
کال کا سن کر ہارگ بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"کراؤ بات"...... ہارگ نے کہا۔

سیکرٹری کی لاشیں دستیاب ہو گئیں۔ اب اس جوڑے کو تلاش کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا"...... ایم ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں تلاش کراؤ اور ان کا خاتمہ کراؤ"...... ہارگ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس کا ذہن واقعی بری طرح گھوم رہا تھا۔ گریٹا کی موت کی خبر اس کے لئے واقعی انتہائی صدمے کا باعث بنی تھی۔ وہ کافی دیر تک اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیرک سے بات کراؤ"...... ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہارگ نے کہا۔

"ڈیرک لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... ہارگ نے کہا۔

"یس چیف۔ ڈیرک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈیرک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹا نے میری ہدایات کے مطابق سپیشل لاکر کی چابی اور کارڈ تو تمہیں بھجوا دیا ہو گا"...... ہارگ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ میں آدھی رات تک انتظار کرتا رہا۔ پھر میں نے خود ہی مادام گریٹا سے رابطہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ مادام گریٹا اور ان کی پرسنل سیکرٹری کو ان کے دفاتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چونکہ میں خود آپ سے رابطہ نہ کر سکتا تھا اس لئے میں خاموش رہا"۔ ڈیرک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کلب میں اب گریٹا کی جگہ کون انچارج ہے"...... ہارگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"گراہم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو سنو۔ تم وہاں پہنچو۔ میں گراہم کو احکامات دے دیتا ہوں کہ وہ تم سے مکمل تعاون کرے۔ گریٹا کے آفس کے پیچھے دیوار میں ایک خفیہ سیف ہے جس کا علم صرف گریٹا کو ہی تھا۔ ویسے تو یہ سیف اس صورت میں سامنے آ سکتا ہے جب گریٹا اس پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور پھر سیف نمودار ہونے کے بعد وہ اس صورت میں کھل سکتا ہے کہ گریٹا اس پر اپنا بایاں ہاتھ رکھے۔ البتہ ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں متبادل انتظام بھی کیا گیا ہے جو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تمہارے پاس ڈبلیو ایکس آئی ون موجود ہو گا"...... ہارگ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے ساتھ لے جاؤ اور اس دیوار میں اس ڈبلیو ایکس آئی ون کو نصب کر کے آن کر دو تو سیف سامنے آ جائے گا اور پھر اس سیف پر ریل ایکس فائر کرو تو سیف کھل جائے گا۔ اس سیف میں سپیشل

لاکر کی چابی اور کارڈ موجود ہو گا وہ لے کر تم نے اسی طرح سیف و
بند کر دینا ہے اور پھر سپیشل لاکر سے فائلیں لے کر تم نے سپیشل
لائن پر سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوا دینی ہیں"۔ بارگ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی فوری تعمیل ہو گی"۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"جب یہ چابی اور کارڈ مل جائے تو میں تمہیں ایک فون نمبر دے
رہا ہوں اس پر فون کرنا۔ مجھ سے تمہاری بات کرا دی جائے
گی"۔ بارگ نے کہا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یس چیف"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو بارگ نے رسیور
رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس
میں سے ایک فون پیس نکال کر میز پر رکھا اور اس پر باقاعدہ ایک
فون نمبر فیڈ کر دیا۔ پھر ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد اس فون نے
گھنٹی کی آواز سنائی دی تو بارگ نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کا بٹن
پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ڈیرک کالنگ"۔ ڈیرک کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔ بارگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں مادام گریتا کے آفس کے فون سے کال کر رہا ہوں
اور گراہم بھی میرے ساتھ موجود ہے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق
سیف کھول لیا گیا ہے لیکن پورے سیف کی تلاشی لینے کے باوجود
ہمیں نہ ہی لاکر کی چابی ہے اور نہ ہی لاکر کا کارڈ"۔ دوسری طرف

سے کہا گیا تو بارگ کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گریتا کے علاوہ اور کوئی تو اس سیف کو
کسی صورت کھول ہی نہیں سکتا اور گریتا نے میری ہدایت کے
مطابق اس میں لاکر کی چابی اور کارڈ کو محفوظ کیا تھا"۔ بارگ نے
اس بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہ خبر اس کے لئے گریتا کی
موت سے بھی زیادہ خوفناک ثابت ہوئی تھی۔

"گراہم آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف"۔ دوسری طرف
سے ڈیرک نے کہا۔

"کراؤ بات"۔ بارگ نے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ
ابھی تک اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال ہی نہ پا رہا تھا۔

"چیف۔ مادام گریتا سپیشل لاکر میں فائلیں رکھنے کے لئے مجھے
ساتھ لے گئی تھیں اور انہوں نے میرے سامنے لاکر کھول کر فائلیں
رکھوائی تھیں اور یہاں سیف کے بارے میں مجھے سرے سے علم ہی نہ
تھا لیکن اب واقعی اس سیف میں نہ ہی لاکر کی چابی موجود ہے اور نہ
ہی کارڈ"۔ گراہم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر لاکر کارپوریشن سے اس لاکر کے بارے میں
معلومات حاصل کرو اور پھر ڈیرک کے ساتھ جا کر اس لاکر کو کھولو
جس طرح بھی وہ کھل سکے اور وہاں سے فائلیں نکال کر ڈیرک کے
حوالے کر دو"۔ بارگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔ دوسری طرف سے گراہم نے اور بھی زیادہ

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ڈیرک سے بات کراؤ"...... ہارگ نے کہا۔
"یس چیف"...... چند لمحوں بعد ڈیرک کی آواز سنائی دی۔
"ڈیرک۔ فائلیں حاصل ہوتے ہی تم نے انہی نمبروں پر فوراً مجھے
کال کرنا ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... ہارگ نے تح
لہجے میں کہا۔
"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارگ نے فو
پیس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔
"نجانے گریٹا نے سیف سے چابی اور کارڈ نکال کر کہاں رکھ د
اور کیوں۔ وہ تو ایسے معاملات میں بے حد ذمہ داری کا ثبوت د
تھی۔ اسی لئے تو میں نے فارمولا اس کی تحویل میں دیا تھا"۔ ہار
نے فون پیس آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل اطمینا
اس لئے تھا کہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ فارمولا لامحالہ لاکر م
محفوظ پڑا ہے۔ لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال برق
کوندے کی طرح لپکا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ گریٹا کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاکر کی چابی او
بھی سیف سے غائب ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ واردات پاکیشی
ایجنٹوں کی نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا
گریٹا کے پاس فارمولا ہے"...... ہارگ نے اس بار قدرے اونچی آ
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال اس

ور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ گریٹا نے اسے کال کر
کے کہا تھا کہ ایک عورت اور چار مرد اس کے پاس آئے تھے اور
نہیں رالف نے بتایا تھا کہ فارمولا گریٹا کے پاس ہے اور پھر وہ
اپس چلے گئے۔ اس خیال کے آتے ہی ہارگ نے بے اختیار ہونٹ
ھینچ لئے۔ اب اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں پوری آواز سے
نے لگ گئی تھیں۔ وہ ذہنی طور پر ساری سچوئیشن کا تجزیہ کر رہا تھا۔
س نے ذہنی طور پر جو نقشہ بنایا تھا اس نے اس کا دل ہلا کر رکھ دیا
ا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے کسی طرح گریٹا کی کال چیک کر
۔ اس طرح انہیں فارمولے کے بارے میں علم ہو گیا اور انہوں
ے گریٹا کو مجبور کر کے اس سے سیف کھلوایا اور پھر وہاں سے چابی
کارڈ نکال کر گریٹا اور اس کی پرسنل سیکرٹری کو ہلاک کر کے نکل
ے اور چونکہ اب دن کا وقت تھا اس لئے اب اسے خطرہ محسوس
نے لگ گیا تھا کہ کہیں وہ لاکر سے فارمولا بھی نہ نکال کر لے گئے
ں اور پھر ابھی وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے
ئل فون پیس سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور ہارگ نے
ی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔
ہیلو۔ ڈیرک کالنگ"۔ بٹن دبتے ہی ڈیرک کی آواز سنائی دی۔
"یس"...... ہارگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
"چیف۔ میں اور گراہم نے انتظامیہ کی مدد سے سپیشل لاکر کھولا
لیکن لاکر خالی ہے اور چیف سپیشل لاکر کو آپریٹ کرنے والے

ماسٹر کمپیوٹر سے معلوم ہوا ہے کہ اس لاکر کو آج صبح سات بجے
باقاعدہ آپریٹ کر کے کھولا گیا ہے"...... ڈیرک نے کہا تو ہارگ کو
یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل یکلخت دھڑکنا بند ہو گیا ہو۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ اس میں فارمولے کی فائلیں نہیں ہیں۔ یہ
کیسے ہو سکتا ہے۔ چابی اور کارڈ کے بغیر تو اس کو کوئی آپریٹ نہیں
کر سکتا۔ گراہم کہاں ہے"...... ہارگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"میں گراہم بول رہا ہوں چیف۔ ڈیرک نے درست بتایا ہے
چیف اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق صبح لاکر
روم کھلتے ہی ایک ایکریمین مرد یہاں پہنچا تھا اور اس نے باقاعدہ لاکر
آپریٹ کیا اور پھر واپس چلا گیا۔ چونکہ تمام کارروائی معمول کے
مطابق تھی اس لئے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا اور بتایا گیا ہے
کہ صرف وہی ایکریمین جو اس سپیشل لاکر سیکشن میں گیا تھا اس کے
علاوہ اور کوئی اس سپیشل لاکر سیکشن میں داخل نہیں ہوا"...... گراہم
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس ایکریمین کا حلیہ معلوم کرو
پورے سار کو میں آگ لگا دو۔ وہاں سے نکاسی کے تمام راستے چیک
کراؤ اور اس کو ہر صورت میں پکڑ کر اس سے فارمولا حاصل کرو"......
ہارگ نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔
"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارگ نے فون
آف کر دیا۔ اس نے اپنے ذہن میں جو نقشہ مرتب کیا تھا اس کی

تصدیق ہو گئی تھی۔ یہ کارروائی یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کی تھی۔
انہوں نے چابی اور کارڈ گریٹا سے حاصل کیا اور پھر لاکر سے فارمولا
نکال کر لے گئے۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا کہ اب کیا کیا جائے۔ اب انہیں
کس طرح پکڑا جائے کیونکہ یہ بات بہرحال وہ بھی اچھی طرح جانتا تھا
کہ ڈیرک یا گراہم اس قابل نہیں ہیں کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا
مقابلہ کر سکیں۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو ہارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... ہارگ نے کہا۔
"مین ہیڈ کوارٹر سے کال ہے چیف۔ سپیشل فون اٹنڈ کریں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارگ نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور
اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس
میں موجود ایک مخصوص ساخت کا فون پیس نکال کر اس نے میز پر
رکھا۔ اس میں صرف ایک ہی بٹن تھا۔ اس نے وہ بٹن پریس کر
دیا۔ کافی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی
دی۔
"یس۔ اے سیکشن انچارج ہارگ فرام دس اینڈ"...... ہارگ
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"سپیشل ڈائریکٹر فرام مین ہیڈ کوارٹر"...... ایک عجیب سی چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا انسان لگتا ہی نہ تھا۔ یوں محسوس ہو
رہا تھا جیسے کسی بھاری مشین کی گراریاں آپس میں رگڑ کھا رہی

ہوں اور ان میں سے الفاظ ڈھل کر نکل رہے ہوں۔

"یس سر۔ حکم سر"...... ہارگ نے کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ ملی ہے کہ تم نے پاکیشیا سے حاصل شدہ خصوصی فارمولا اپنی عورت گرینا کے پاس رکھوایا تھا۔ حالانکہ یہ اصول کے خلاف ہے اور اب یہ فارمولا پاکیشیائی ایجنٹ واپس لے اڑے ہیں اور انہوں نے ٹوگیو کی اہم لیبارٹری بھی تباہ کر دی ہے۔ کیا یہ درست ہے"...... مین ہیڈ کوارٹر نے اسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ زونل ہیڈ کوارٹر کی اجازت سے میں نے ایسا کیا تھا"...... ہارگ نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر پہلے ہی زونل ہیڈ کوارٹر سے رپورٹ لے چکا ہے۔ تمہارے حق میں صرف ایک بات جاتی ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہیں ہو سکا اس لئے تمہیں صرف وارننگ دی جا رہی ہے ورنہ اصول کے مطابق تمہارے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جاتے"...... مشینی آواز نے کہا تو ہارگ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسے تیزاب کے تالاب میں گرنے سے یکلخت بچا لیا ہو۔

"آئندہ ایسا نہیں ہو گا سر۔ لیکن میری درخواست ہے کہ اے سیکشن کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کے لئے جنرل ڈیتھ آرڈر جاری کئے جانے کی اجازت دی جائے"...... ہارگ نے کہا۔

"چونکہ ان کے اس طرح فارمولا واپس لے جانے سے بلیک تھنڈر کی توہین ہوئی ہے اس لئے تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ تم ان کے خلاف جو اقدام چاہو اٹھا سکتے ہو لیکن یہ سن لو کہ اگر تمہارے کسی اقدام کی وجہ سے اے سیکشن ہیڈ کوارٹر خطرے کی زد میں آگیا تو تمہارے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ میں انہیں پاکیشیا پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کر دوں گا"...... ہارگ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہارگ نے فون آف کر کے اسے اٹھایا اور لے جا کر واپس الماری میں رکھ دیا۔ پھر واپس آکر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ اسکوارڈ کے سیمن سے بات کراؤ"...... ہارگ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہارگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سیمن لائن پر موجود ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... ہارگ نے کہا۔

"سیمن بول رہا ہوں باس۔ چیف آف ریڈ اسکوارڈ"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سیمن۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ایک گروپ نے جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں ٹوگیو میں اے سیکشن کی انتہائی اہم لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور ایک اہم ترین فارمولا بھی لے اڑے ہیں۔ فارمولا اڑنے کی کارروائی انہوں نے سارکو میں کی ہے اور یقینا فارمولا حاصل کرنے کے بعد وہ سارکو سے واپس پاکیشیا جائیں گے۔ چونکہ انہوں نے اے سیکشن کو نقصان پہنچایا ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے ان کے جنرل ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے ہیں لیکن صرف پانچ افراد کے لئے مگر میں فوری طور پر کلنگ آرڈر نہیں دینا چاہتا کیونکہ یہ بھی بی ٹی کی توہین ہے اس لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم جدید ترین ڈیوائسز استعمال کر کے انہیں ٹریس کرو اور ان کا خاتمہ کر کے مجھے سپیشل لائن پر اطلاع دو"...... ہارگ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ان کے بارے میں مزید کوئی تفصیل"...... سیمن نے کہا۔

"اوہ۔ مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے اور وہ بظاہر مسخری حرکتیں اور باتیں کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے لئے تمہارا اتنا جاننا ہی ضروری ہے کہ اس عمران

کو ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا تھا اور اس عمران کے ہاتھوں کئی سپر اور ٹاپ ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ گولڈن ایجنٹ بھی ہلاک ہو چکے ہیں لیکن چونکہ تمہاری ایجنسی انتہائی جدید ترین ڈیوائسز استعمال کرتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم انہیں ٹریس کر لینے اور پھر انہیں ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے"۔ ہارگ نے کہا۔

"اوہ۔ تو عمران ان کا لیڈر ہے۔ آپ بے فکر رہیں چیف۔ اب یہ ریڈ اسکوارڈ سے بچ کر نہ جا سکیں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تم اسے جانتے ہو"...... ہارگ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت اچھی طرح چیف۔ اور چونکہ مجھے اس کی مخصوص کمزوریوں کا بھی علم ہے اس لئے میں اسے آسانی سے ٹریس کر لوں گا اور میں چونکہ اس کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے میں اسے ٹریس ہونے کے بعد بچ نکلنے کا ایک سیکنڈ بھی مہیا نہیں کروں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے ریڈ اسکوارڈ کا انتخاب کر کے سمجھیں یقینی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"...... دوسری طرف سے سیمن نے کہا تو ہارگ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

ایک رہائش گاہ کے کمرے میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں موجود تھے۔ عمران اور جولیا بارلے کلب سے نکل کر سیدھے قریبی گارڈن میں آگئے تھے اور پھر عمران نے ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کے ذریعے اس رہائش گاہ کا بندوبست کر لیا جس میں کاریں بھی موجود تھیں اور وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر اس رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔ صرف صفدر اکیلا آیا تھا جبکہ عمران جولیا کے ساتھ اور تنویر، کیپٹن شکیل کے ساتھ یہاں پہنچا تھا اور جب عمران نے انہیں بتایا کہ اتفاقاً انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا سے حاصل کردہ فارمولا اور ڈاکٹر آصف کے ذہن سے مشینوں کے ذریعے حاصل کردہ معلومات پر مبنی فائل سب کچھ گریٹا کے ذریعے ایک سپیشل لاکر میں رکھوایا ہوا ہے جس کا کارڈ اور لاکر کی چابی عمران حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو

سب اس اتفاق پر حیرت زدہ رہ گئے۔ چونکہ عمران نے گریٹا کو اور جولیا نے اس کی سیکرٹری کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے ساری رات انہیں یہی خدشہ لاحق رہا تھا کہ کہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے گروپ انہیں یہاں تلاش نہ کر لیں اس لئے ساری رات ان سب نے نہ صرف جاگ کر بلکہ نگرانی کرتے ہوئے گزاری تھی۔ البتہ عمران نے نہ صرف اپنا اور جولیا کا میک اپ تبدیل کر لیا تھا بلکہ انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ چونکہ عمران اور جولیا کے علاوہ اور کوئی گریٹا یا اس کے آدمیوں کے سامنے نہیں آئے تھے اس لئے تنویر جا کر مارکیٹ سے دونوں کے لئے لباس بھی لے آیا تھا اور میک اپ کا خصوصی سامان بھی۔ چونکہ لاکر کارپوریشن کا سپیشل لاکر سیکشن صبح سات بجے سے پہلے کسی صورت نہ کھل سکتا تھا اور وہاں کے انتظامات ایسے تھے کہ وہاں نہ نقب لگائی جا سکتی تھی اور نہ ہی جبراً اس سیکشن میں کوئی داخل ہو سکتا تھا۔ اس لئے انہیں فارمولا حاصل کرنے کے لئے بہرحال صبح کا انتظار کرنا پڑا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان سب نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے بھی خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا کہ ان کی زبان سے ایک دوسرے کے اصل ناموں کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ بھی نہ نکلے کیونکہ پہلے انہیں تجربہ ہو چکا تھا کہ صرف عمران کا نام لینے کی وجہ سے وہ سب چیک ہو گئے تھے۔ اس طرح پاکیشیائی زبان کے الفاظ بولنے سے بھی انہیں چیک کیا جا سکتا تھا اور فارمولا حاصل کرنے تک وہ ہر لحاظ

سے محتاط رہنا چاہتے تھے اس لئے ساری رات انہوں نے جاگ کر گزاری اور پھر صبح ہوتے ہی عمران جولیا کو ساتھ لے کر ایک کار میں سوار ہو کر فارمولا سپیشل لاکر سے نکلوانے کے لئے چلا گیا تو وہ تینوں اس کمرے میں آکر بیٹھ گئے۔

"اب مسٹر مائیکل نے واپسی کا پروگرام بنالینا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل کا مشن صرف فارمولے کا حصول تھا اور بس اس لئے مجھے یقین ہے کہ اسے حاصل کرنے کے بعد وہ واپسی کا بگل بجا دے گا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر ولسن۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہونا بھی چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اصل اور اہم ٹارگٹ تو رہ جائے گا جس نے یہ ساری کارروائی کی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بہت بڑا ٹارگٹ ہے مارشل۔ ابھی تو اس کے محل وقوع کا بھی علم نہیں ہو سکا اس لئے میرا خیال ہے کہ مسٹر مائیکل جو کچھ کریں گے سوچ سمجھ کر کریں گے۔ ویسے بھی بی ٹی کے اتنے سیکشن ہیں کہ ہم کس کس سیکشن کو ختم کرتے پھریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ سب مسلسل اسی ٹاپک پر باتیں کرتے

رہے یہاں تک کہ انہیں دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر جب وہ باہر برآمدے میں پہنچے تو کار پھاٹک کے اندر داخل ہو رہی تھی اور کار میں عمران اور جولیا دونوں نئے حلیوں میں موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کامیاب لوٹے ہیں۔ صفدر برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کا کنڈا اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس مڑا تو کار میں سے عمران اور جولیا نیچے اتر چکے تھے۔

"کیا رہا مسٹر مائیکل"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وکٹری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ برآمدے میں کھڑے کیپٹن شکیل اور تنویر کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس مشن کا انتہائی کٹھن مرحلہ بہرحال کامیابی سے مکمل ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اسی کمرے میں پہنچ گئے۔

"کیا تفصیل ہے مسٹر مائیکل"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تفصیل کیا بتاؤں کیونکہ ایسی تفصیل الٹا سننے والے کو بور کر دیتی ہے جس میں کوئی ایڈونچر یا سسپنس نہ ہو۔ ہم لاکر کارپوریشن پہنچے۔ کارڈ اور چابی ہمارے پاس تھی اس لئے ماسٹر کمپیوٹر نے سپیشل سیکشن اوپن کر دیا۔ ہم نے چابی اور کارڈ کی مدد سے وہ سپیشل لاکر

کھولا اور اندر موجود فارمولے کی تین فائلیں نکال کر لا کر بند کر دیا اور
واپس آ گئے۔ اس کے بعد راستے میں، میں نے ایک انٹرنیشنل کوریئر
سروس کے آفس میں پہنچ کر وہاں ان فائلوں کو خصوصی طور پر پیک
کروا کر پاکیشیا بھجوا دیا۔ چونکہ کوریئر سروس والوں کی پہلی فلائٹ
ایک گھنٹے بعد جانا تھی اس لئے ہم اس وقت تک ایئرپورٹ پر موجود
رہے جب تک فلائٹ روانہ نہ ہو گئی۔ اس کے بعد ہم واپس آ گئے۔
بس یہ تفصیل ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آئندہ کا کیا پلان ہے آپ کا"...... صفدر نے کہا۔

"پلان کیا ہونا ہے۔ بس اب واپسی"...... عمران نے سادہ سے
لہجے میں کہا۔

"جبکہ ہمارا خیال ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ بھی ضروری
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا مشن فارمولے کا حصول
تھا۔ جب تک معاملات اس انداز میں چل رہے تھے کہ ہمارا خیال
تھا کہ فارمولا سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہے تو وہ ہمارا ٹارگٹ تھا لیکن
اب اتفاق سے یا ہماری خوش قسمتی سے فارمولا باہر سے ہی دستیاب
ہو گیا ہے تو اب معاملہ ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر مائیکل۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو لامحالہ گریٹا کی موت کا
علم ہو جائے گا یا اب تک ہو چکا ہو گا اور اسے معلوم ہے کہ فارمولا

گریٹا کے پاس تھا اس لئے اب جب انہیں لاکر خالی ملے گا تو وہ ہمارا
پیچھا پاکیشیا تک نہ چھوڑیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کا
بندوبست پہلے ہی کر لینا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"جبکہ میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ بی ٹی کا مین ہیڈ کوارٹر
ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے گا کیونکہ ابھی یہ لوگ دنیا پر قبضہ
کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور اگر انہوں نے ہمارے خلاف
کام کیا تو انہیں معلوم ہے کہ ہم مین ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے
پر مجبور ہو جائیں گے اور مین ہیڈ کوارٹر نہیں چاہے گا کہ وہ اپنے وقت
سے پہلے دنیا پر اوپن ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے
کے لئے تیار نہیں ہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"سنو۔ فی الحال ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر
نے ابھی تک ہمارے خلاف کوئی ایسا آپریشن بھی نہیں کیا جس کو
جواز بنا کر ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کریں اس لئے فی الحال
تو ہماری واپسی ہو گی۔ ہاں۔ اگر کوئی ایسا جواز سامنے آ گیا تو پھر
سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھی کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جولیا
مسلسل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی

سے نمبر پریس کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" چارٹرڈ سیکشن ایئر پورٹ آپریشن مینجر کا نمبر دیں "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" آپریشن مینجر چارٹرڈ سیکشن "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے پانچ افراد کے لئے ایک جیٹ طیارہ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کے لئے بک کرا لیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں سے طیارہ براہ راست پاکیشیا جانے کے لئے چارٹرڈ نہ کیا جائے گا جبکہ ولنگٹن سے وہ آسانی سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر یا عام فلائٹ پر جیسے بھی حالات ہوں گے پاکیشیا آسانی سے پہنچ جائیں گے اور دوسری طرف سے انہیں بتایا گیا کہ دو گھنٹے بعد طیارہ پرواز کے لئے تیار ہو گا لیکن انہیں کم از کم ایک گھنٹہ پہلے ایئر پورٹ پہنچ کر پیمنٹ کرنا ہو گی۔ چنانچہ عمران نے حامی بھر لی اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ عمران نے وہاں کاؤنٹر پر جا کر پیمنٹ کی اور رسید لے کر وہ اب ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب انہیں اطلاع ملی کہ طیارہ پرواز کے لئے تیار ہے تو وہ سب اٹھے اور اس مخصوص حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں چارٹرڈ طیارہ موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد دیوہیکل جیٹ طیارہ فضا میں پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" اب تو میرے خیال میں ہمیں اصل نام لینے سے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اب ہم ان کی گرفت سے آزاد ہو چکے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ مس جولیا مسلسل خاموش ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے عمران کی اس طرح واپسی پر سخت افسوس ہے۔ اس کا رویہ اور انداز ایسا ہے جیسے یہ خوفزدہ ہو کر بھاگ رہا ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ چیف نے اس وقت تک اس کا ساتھ دینا ہے جب تک ہم مشن کے سلسلے میں مصروف ہیں اس لئے میں خاموش ہوں "...... کسی کے بولنے سے پہلے جولیا نے کہا۔

" ہمیں خود اس طرح واپسی پر افسوس ہے لیکن عمران صاحب کی بات بہرحال درست ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف بغیر کسی جواز کے بھی تو کام نہیں کیا جا سکتا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" جواز تو موجود ہے۔ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا کے خلاف کام کیا ہے۔ وہاں سے فارمولا حاصل کیا اور پھر پاکیشیا کے بیمار سائنس دان کو اغوا کیا۔ اس کے بعد اس پر ذہنی تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ کیا یہ جواز کم ہے "...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کے جواب میں ہم نے ان کی ایک اہم ترین لیبارٹری تباہ کر دی۔ ان کے یہاں کے اہم آدمی ہلاک کر دیئے گئے اور پھر وہ فارمولا بھی ہم نے واپس حاصل کر لیا۔ کیا اتنا کافی نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کاک پٹ کا دروازہ کھلا اور کریو میں سے ایک آدمی ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"مسٹر عمران کون ہیں۔ ان کے لئے کال ہے"...... آنے والے نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس سے فون پیس لے لیا۔

"شکریہ۔ بعد میں آکر یہ واپس لے جانا"...... عمران نے آنے والے سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے"...... تقریباً سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف کی ہی ہو سکتی ہے۔ اس کی ہزار آنکھیں ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے عمران کے جواب کی تصدیق کر رہے ہوں۔ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر فون آن کر دیا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ بھی یہی سمجھا تھا کہ چیف کی ہی کال ہو گی کیونکہ کوریئر سروس سے پیکٹ

روانہ کرنے کے بعد اس نے وہیں عمارت کے برآمدے میں موجود ایک پبلک فون بوتھ سے سپیشل کارڈ کے ذریعے بلیک زیرو سے بات کی تھی اور اسے تفصیل سے سب کچھ بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا تھا کہ ٹیم کے باقی ساتھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف فوری ایکشن لینے پر مصر ہیں جبکہ وہ فوری طور پر ایسا نہیں چاہتا اس لئے اگر جولیا بھی اس سے بات کرے تو وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے سے انہیں روک دے جبکہ جولیا اس دوران باہر کار میں ہی بیٹھی رہی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ جولیا کو بھی اس کال کے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا اور بلیک زیرو کے لئے یہ مشکل بات نہ تھی کہ وہ سار کو ایئر پورٹ سے چارٹرڈ طیارے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے یہاں کال کرے۔

"مسٹر علی عمران۔ میں ریڈ اسکوارڈ کا چیف سیمن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو نہ صرف عمران بلکہ اس کے سب ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا تم وہی سیمن ہو جو ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کی بلغم زدہ ناک ہلاتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ آواز پہچان لیا تھا۔

"ہاں۔ میں وہی سیمن ہوں اور جو کچھ تم نے ابھی کہا ہے یہ بھی تم ہی کہا کرتے تھے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو کیا ریڈ ایجنسی کا نام تبدیل کر کے اب ریڈ اسکوارڈ رکھ دیا

گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر مبارک ہو کہ ایجنسی بہر حال ترقی کر کے اسکوارڈ تک تو پہنچ گئی ہے اور تم اس کے چیف بن گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تین سال قبل ریڈ ایجنسی چھوڑ دی تھی اور اب میں ایک پرائیویٹ تنظیم ریڈ اسکوارڈ کا چیف ہوں اور میری تنظیم ریڈ اسکوارڈ کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر سارے ساتھی چونک پڑے۔ اب عمران کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مطلب ہے کہ پہلے تم صرف ریڈ تھے اب ریڈ اینڈ بلیک بن چکے ہو۔ بہر حال اسے بھی ترقی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ تم جو جی چاہے کہتے رہو۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم نے بلیک تھنڈر کے ایک سیکشن کا فارمولا بالا بالا اڑا لیا ہے اور اب سیکشن ہیڈ کوارٹر تمہیں زندہ سلامت فارمولے سمیت واپس پاکیشیا نہیں پہنچنے دینا چاہتا۔ چنانچہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ پاکیشیا پہنچنے سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے سار کو میں کارروائی کا آغاز کیا لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں فوری طور پر تمہیں ٹریس نہ کر سکا لیکن مجھے تمہاری فطرت کا اندازہ تھا کہ تم اپنا مشن مکمل کر کے فوری طور پر واپس جانے کا پروگرام بناؤ گے اسی لئے میں نے اپنے آدمی ایئر پورٹ پر تعینات کر دیئے اور پھر جب

تمہارا گروپ وہاں پہنچا تو مجھے اطلاع مل گئی لیکن تصدیق ہونا باقی تھی اس لئے جب طیارہ فضا میں بلند ہوا تو تم لوگوں نے اپنے اصل ناموں سے بات چیت شروع کی تو اس بات کی حتمی طور پر تصدیق ہو گئی کہ اس طیارے میں سفر کرنے والے تم لوگ ہی ہو۔ چنانچہ میں نے تمہارے خاتمے کے تمام انتظامات کرا لئے ہیں۔ طیارہ جیسے ہی ولنگٹن ایئر پورٹ پر اترے گا اور تم طیارے سے باہر آؤ گے تو تمہارا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ویسے ایک بات اور بھی بتا دوں کہ ولنگٹن ایئر پورٹ کے لئے بک ہونے والا طیارہ قانون کے مطابق اور کسی ایئر پورٹ پر نہیں اتر سکے گا اس لئے تمہاری اسے کسی اور جگہ پہنچانے کی کوشش فضول ثابت ہو گی۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ تمہیں مرنے سے پہلے اطلاع بھی کر دوں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری موت کس کے ہاتھوں ہو رہی ہے"۔ سیمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہاری بات سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف سے براہ راست ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کیا تم میری بات اس سے کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر خود جب چاہے رابطہ کر سکتا ہے اور کوئی بھی خود اس سے رابطہ نہیں کر سکتا لیکن تم چیف سے کیا کہنا چاہتے ہو"...... سیمن نے کہا۔

" میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے میرے پاس کوئی جواز نہ تھا لیکن اب اس نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کر کے جواز پیدا کر دیا ہے اس لئے یا تو وہ تمہیں روک دے یا اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرانے کے لئے تیار ہو جائے "...... عمران نے کہا۔

" ویسے تمہاری یہ بات میرے لئے انتہائی خوشخبری ہے کہ تم جیسا آدمی ریڈ اسکوارڈ سے خوفزدہ نظر آ رہا ہے۔ میرا جب بھی رابطہ ہوا میں تمہارا پیغام چیف تک پہنچا دوں گا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ اس وقت تک تم اس دنیا سے اپنے ساتھیوں سمیت روانہ ہو چکے ہو گے "...... سیمن نے کہا۔

" دنیا میں صرف ایک ہی بیماری ایسی ہے جس سے میں بے حد خوفزدہ رہتا ہوں اور وہ ہے نزلہ اور تم ہو بلغم زدہ ناک اس لئے تم سے خوفزدہ ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ایک بات میں بھی بتا دوں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کر کے نہ صرف اپنے تابوت میں آخری کیل ٹھونک لی ہے بلکہ ریڈ اسکوارڈ کو بھی ذبیح اسکوارڈ میں تبدیل کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ بہت باتیں ہو گئیں۔ اب ہمیشہ کے لئے گڈ بائی "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی فون پیس بند کر دیا۔

" اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا سن لی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کا ایک جواز پیدا کر دیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یقیناً ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے کہ وہ ہمیں ولنگٹن ایئر پورٹ پر ہلاک کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس طیارے کو راستے میں ہی تباہ کر دیں۔ بلیک تھنڈر کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے "...... صفدر نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ ان کی یہی پلاننگ ہے اس لئے سیمن نے خاص طور پر یہ الفاظ ادا کئے کہ طیارہ جب ولنگٹن ایئر پورٹ پر پہنچے گا اور ہم طیارے سے باہر اتریں گے تو ہم پر فائر کھول دیا جائے گا۔ ان الفاظ کی خاص طور پر ادائیگی بتا رہی ہے کہ وہ ہمیں مطمئن رکھنا چاہتا ہے جبکہ وہ طیارہ ولنگٹن ایئر پورٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی فضا میں تباہ کر دیں گے اور ایسا کرنا ان کے لئے ضروری ہے کیونکہ یہی ایک ایسا طریقہ ہے جب وہ حتمی طور پر ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ ایئر پورٹ پر ضروری نہیں کہ ہم سب ہلاک ہو جائیں "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم اس قدر مطمئن کیوں ہو۔ وجہ "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ جس سمندر پر سے ہمارا طیارہ گزر

رہا ہے وہاں ابھی اڑھائی سو میل تک ایسا کوئی جزیرہ نہیں ہے جہاں سے طیارے پر میزائل فائر کیا جا سکے کیونکہ اتنی بلندی پر سفر کرنے والے جیٹ طیارے کو اتنی آسانی سے ہٹ نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے طیارے کے اندر کوئی وائرلیس بم لگا دیا ہو اور کسی بھی لمحے وہ ڈی چارجر کی مدد سے اسے فائر کر دیں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ پاکیشیا یا ایشیا نہیں ہے ایکریمیا ہے۔ یہاں طیارے کی روانگی سے پہلے اس کی اس قدر سخت ترین چیکنگ کی جاتی ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ جس کمپنی کا یہ طیارہ ہے اس کمپنی کو معلوم ہے کہ یہ طیارہ اس کے لئے کس قدر قیمتی ہے اس کے باوجود اگر پھر بھی کوئی ایسی ڈیوائس اس میں ہوتی تو طیارہ فضا میں بلند ہوتے ہی مخصوص خلائی سیارے کی ریز چیکنگ سے نہ بچ سکتا اور طیارہ فوراً ہی واپس ایئرپورٹ پر لینڈ کر جاتا اس لئے بے فکر رہو۔ طیارے کو نیچے سے میزائل سے ہی ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ ویسے نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ جیٹ طیارہ ہے اس لئے اڑھائی سو میل تو بہت جلد طے ہو جائیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاک پٹ پر دستک دی تو کاک پٹ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ پائلٹ اور اس کا

نائب دونوں اسے اس طرح اندر آتے دیکھ کر نہ صرف چونک پڑے بلکہ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ سیکنڈ پائلٹ نے سر پر موجود خول اتار دیا۔

"یس سر"...... سیکنڈ پائلٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا طیارہ خطرے میں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو نہ صرف سیکنڈ پائلٹ بلکہ کیپٹن پائلٹ بھی عمران کی بات سن کر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیسے اور کیوں۔ کس طرح"۔ سیکنڈ پائلٹ نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی جو فون کال آئی ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ ہماری ایک دشمن تنظیم ہمیں ہلاک کرنے کے لئے طیارے کو میزائل سے ہٹ کر سکتی ہے اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ طیارے کا رخ موڑ کر ایکریمیا کی بجائے جنوبی ایکریمیا لے چلیں اور اسے کیپ ڈے آئی لینڈ پر اتار دیں کیونکہ کیپ ڈے آئی لینڈ پر ایسا رن وے موجود ہے جہاں جیٹ طیارے اتارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا آپ سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں"...... اس بار کیپٹن پائلٹ نے سر سے خول اتار کر خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جہاں تباہی اور موت کا عمل دخل ہو وہاں سنجیدگی اختیار کرنا ہی پڑتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے قریبی ایئر کنٹرولر کو سب کچھ بتانا پڑے گا ورنہ وہ ہمیں مڑنے کی اجازت ہی نہیں دے گا اور ضروری نہیں کہ وہ ہماری بات پر اعتماد بھی کرے۔ ہمارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے"...... کیپٹن پائلٹ نے کہا۔

"اس سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری۔ ایسا قانون کے مطابق ممکن نہیں ہے۔ کسی غیر متعلق آدمی کا کاک پٹ میں داخلہ ہی ممنوع ہے"۔ پائلٹ نے کہا۔

"تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم پیراشوٹ باندھ کر ایمرجنسی ڈور سے نیچے کود جائیں اور پھر آپ کا طیارہ جانے اور آپ جانیں"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں بات کرتا ہوں"...... پائلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک مائیک باہر نکالا اور اسے آن کر کے اس نے ایس او ایس کال دینا شروع کر دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں ایس او ایس کال کی ہے"...... ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"طیارے میں موجود مسافر کو فون پر اطلاع دی گئی ہے کہ ان کے دشمن طیارے کو کسی بھی لمحے میزائل سے ہٹ کر سکتے ہیں اس لئے ہم طیارے اور مسافروں کو بچانے کے لئے اپنا رخ موڑ رہے ہیں اور ہم کیپ ڈے پر لینڈ کر رہے ہیں"...... پائلٹ نے انتہائی حتمی

اور فیصلہ کن انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا یہ اطلاع مصدقہ ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"حتمی ہو یا نہ ہو۔ بہرحال ہم رسک نہیں لے سکتے"۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ اپنا رخ موڑ لو اور کیپ ڈے لینڈ کر جاؤ۔ میں وہاں تمہارے بارے میں اطلاع دے دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پائلٹ نے شکریہ ادا کر کے مائیک آف کیا اور اسے واپس ہک کر دیا۔

"بہت خوب۔ یہ ہے طریقہ اپنی بات منوانے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا اور جب باہر جا کر اس نے اپنے ساتھیوں کو سب کچھ بتایا تو ان سب نے اطمینان بھرے سانس لئے طیارے کا رخ واقعی موڑ دیا گیا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ جنوبی ایکریمیا کے قریب جنوبی بحر اوقیانوس میں واقع سب سے بڑے جزیرے کیپ ڈے پہنچ کر ایئر پورٹ پر اتر گیا تو عمران اور اس کے ساتھی طیارے سے اترے تو انہیں وہاں پولیس حکام نے گھیر لیا۔ وہ اس اطلاع کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتے تھے لیکن ظاہر ہے عمران انہیں اصل بات تو نہیں بتا سکتا تھا اس لئے اس نے صرف یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیا کہ انہیں فون کال کے ذریعے دھمکی دی گئی اور انہوں نے رسک لینا مناسب نہیں سمجھا۔ اس

طرح بڑی مشکل سے پولیس نے ان کا پیچھا چھوڑا اور وہ ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچ گئے تاکہ ٹیکسیاں لے کر وہ کسی ہوٹل میں پہنچ سکیں لیکن جیسے ہی وہ پبلک لاؤنج میں پہنچے اچانک پبلک لاؤنج میں موجود چار افراد نے بجلی کی سی تیزی سے جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور دوسرے لمحے پبلک لاؤنج مشین پسٹلوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر جس طرح خلاف توقع اور اچانک فائرنگ ہوئی تھی وہ سنبھل ہی نہ سکے اور چیختے ہوئے نیچے فرش پر گر گئے۔ عمران کو بس تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی آخری احساس یہی ہوا تھا کہ اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اترتی چلی جا رہی ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا سانس اس کے گلے میں پتھر بن کر اٹک گیا اور اس کے احساسات پر سیاہ پردہ پھیلتا چلا گیا۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

لمبے قد اور بھاری جسم کا سیمن ایک بڑے سے کمرے میں ایک دیوہیکل مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کی بڑی سی سکرین پر فضا کا منظر پھیلا ہوا تھا اور فضا میں ایک جیٹ طیارہ پوری رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ سیمن کے ساتھ ایک سمارٹ سی لڑکی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان دونوں کی کرسیوں کے سامنے ایک چھوٹی سی میز موجود تھی جس پر دو مختلف رنگوں کے فون موجود تھے۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو سیمن۔ مجھے تو بتاؤ"...... لڑکی نے اچانک سیمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک ڈرامہ سٹیج کر رہا ہوں۔ اس کے چند سیٹ مکمل ہو جائیں پھر بتاتا ہوں"...... سیمن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی

اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔ سیمن بول رہا ہوں "....... سیمن نے کہا۔

" راجر بول رہا ہوں باس ۔ کیپ ڈے آئی لینڈ سے "....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی یہ سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا رپورٹ ہے "....... سیمن نے کہا۔

" تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تفصیل بتاؤ ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے "....... سیمن نے کہا۔

" باس ۔ تھراکس گروپ کو ہائر کر لیا گیا ہے ۔ تھراکس گروپ کا یہاں کیپ ڈے پر مکمل ہولڈ ہے ۔ اس کے آدمی ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچ چکے ہیں ۔ جیسے ہی آپ کی طرف سے دیئے گئے ٹارگٹ کے بارے میں اطلاع ملے گی وہ لوگ حرکت میں آ جائیں گے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم فون پر ہی رہنا ۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں "....... سیمن نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو سیمن نے رسیور رکھ دیا ۔ اسی لمحے دوسرے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔ سیمن بول رہا ہوں "....... سیمن نے کہا۔

" ڈیوک بول رہا ہوں باس ۔ سرجان آئی لینڈ سے "....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے "....... سیمن نے کہا۔

" ٹی ایس ٹی میزائل نصب کر دیئے گئے ہیں باس اور آپ کی رپورٹ پر انہیں فائر کر دیا جائے گا "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹارگٹ بچ کر تو نہیں جا سکے گا "....... سیمن نے کہا۔

" نو باس ۔ ٹی ایس ٹی میزائل سے ٹارگٹ بچ ہی نہیں سکتا ۔ یہ اس وقت تک ٹارگٹ کا پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک ٹارگٹ کو ہٹ نہ کر لے "....... ڈیوک نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ اب تم نے فون پر موجود رہنا ہے تاکہ میں تمہیں اطلاع دے سکوں "....... سیمن نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو سیمن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ تم آخر کر کیا رہے ہو ۔ عجیب سسپنس پھیلا رکھا ہے تم نے "....... لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو سیمن بے اختیار ہنس پڑا۔

" دنیا کے سب سے شاطر اور عیار سیکرٹ ایجنٹ کے خلاف موت کا جال پھیلا رہا ہوں میگی ڈیئر اور اگر میں کامیاب ہو گیا تو سمجھو کہ پوری دنیا کا ہیرو بن جاؤں گا "....... سیمن نے کہا تو میگی کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... میگی نے چونک کر کہا۔

"اس کا نام عمران ہے اور وہ پاکیشیا کا سیکرٹ ایجنٹ ہے"۔ سیمن نے کہا تو میگی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ میں نے بھی اس کے بارے میں بڑی افسانوی باتیں سن رکھی ہیں۔ کیا واقعی۔ کیا تمہارا ٹارگٹ عمران ہے"...... میگی نے کہا۔

"ہاں اور تم جانتی ہو کہ ایسے آدمی کو ہٹ کرنا کتنا مشکل کام ہے"...... سیمن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ چارٹرڈ فلائٹ زیرو زیرو تھرٹی ون"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں۔ آپ کے طیارے میں مسٹر علی عمران سفر کر رہے ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں"...... سیمن نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"کیا تم اسے الرٹ کرنا چاہتے ہو۔ کیا کر رہے ہو سیمن۔ پھر وہ

ہٹ ہو گا"...... میگی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں سب کچھ سوچ سمجھ کر کر رہا ہوں"...... سیمن
کہا۔ اسی لمحے فون پر لائٹ جل اٹھی تو سیمن نے بٹن پریس کر

ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
...... ایک شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مسٹر علی عمران۔ میں ریڈ اسکوارڈ کا چیف سیمن بول رہا
...... سیمن نے خشک سے لہجے میں کہا۔

کیا تم وہی سیمن ہو جو ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کی بلغم زدہ ناک
تھا"...... دوسری طرف سے عمران کی مسکراتے ہوئی آواز
دی تو میگی کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

ہاں۔ میں وہی سیمن ہوں اور جو کچھ تم نے ابھی کہا ہے یہ بھی
کہا کرتے تھے"...... سیمن نے اسی طرح خشک اور سپاٹ لہجے
واب دیا اور پھر جیسے جیسے ان دونوں کے درمیان بات آگے
ہی میگی کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے پریشانی
ثرات ابھر آئے کیونکہ سیمن واقعی اسے باقاعدہ اطلاع دے رہا
اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا مشن مکمل کیا جا
، اور میگی جانتی تھی کہ ایک بار عمران ہوشیار ہو گیا تو پھر اس
ڈالنا انتہائی ناممکن ہے اس لئے اب اسے واقعی سیمن پر غصہ آ
کہ وہ ازخود اسے الرٹ کر رہا ہے حالانکہ اچانک اس پر میزائل

فائر کیا جا سکتا تھا۔ کافی دیر تک گفتگو کرنے کے بعد سیمن نے فو
آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے موجود مشین آپریٹر
مخاطب ہو گیا۔

"جگیر"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس"...... جگیر نے چونک کر گردن موڑتے ہوئے

"اب تم نے طیارے کو نگاہ میں رکھنا ہے۔ اگر یہ اپنا رخ
ڈے کی طرف موڑے تو مجھے بتانا اور اگر نہ موڑے اور اپنے رو
چلتا رہے تب بھی بتانا"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس"...... جگیر نے کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ وہ کیپ ڈے کی
جائے گا"...... میگی نے کہا۔

"کچھ دیر خاموش رہو۔ بعد میں تفصیل سے بات ہو گی"۔
نے خشک لہجے میں کہا تو میگی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔
کی نظریں مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر طیارہ پرواز
ہوا مسلسل دکھائی دے رہا تھا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد
چونک پڑا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ طیارہ اپنا رخ بدل
ہے۔

"کیا طیارہ رخ بدل رہا ہے جگیر"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن ابھی اس کی سمت کا تعین نہیں کیا جا س
جگیر نے جواب دیا تو سیمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باس ۔ طیارہ اب کیپ ڈے جا رہا ہے"...... تھوڑی دیر بعد
نے انتہائی حتمی لہجے میں کہا۔

"کیا تم کنفرم ہو"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس ۔ اب یہ بات طے ہے کہ طیارے کا رخ کیپ ڈے
طرف ہے"...... جگیر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... سیمن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
یس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
ف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سیمن بول رہا ہوں"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تیار ہو جاؤ۔ طیارے کا رخ کیپ ڈے کی طرف ہو گیا ہے اور
وہ یقیناً کیپ ڈے میں ہی لینڈ کرے گا۔ ان پانچوں میں سے
کو بھی کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہیئے"...... سیمن نے

"یس باس ۔ تھراکس گروپ کے سپیشل ککرز ایئرپورٹ کے
لاؤنج میں موجود ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ کسی
ت بھی زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے"...... راجر نے جواب دیتے
ئے کہا۔

"جیسے ہی ٹارگٹ فنش ہو تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے"۔ ... نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سیمن نے اوکے کر رسیور رکھ دیا۔

"اب سنو میگی کہ میں نے کیا کیا ہے۔ مجھے اس عمران کی فطرت کا پوری طرح اندازہ ہے۔ ولنگٹن بہت بڑا اور ہر وقت بھرا پرا رہنے والا بین الاقوامی ایئرپورٹ ہے اس لئے وہاں ان لوگوں کو آسانی سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا اور جس جگہ اس وقت طیارہ فضا میں موجود ہے یہاں سے اگر اس کا رخ موڑا جائے تو لامحالہ مخالف سمت میں کیپ ڈے ہی ایسا جزیرہ آتا ہے جہاں جیٹ طیارے لینڈ کر سکتے ہیں اور کیپ ڈے چونکہ الگ تھلگ جزیرہ ہے اس لئے عمران کو خیال ہی نہیں آسکتا کہ ہمارے ذہنوں میں بھی وہ آسکتا ہے اس لئے میں نے اسے پرواز کے دوران باقاعدہ اطلاع دی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ ڈاج دینے کے لئے طیارے کو کیپ ڈے پر لینڈ کرا دے گا۔ چنانچہ میں نے پہلے ہی وہاں انتظامات کر رکھے تھے۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی میں نے خیال رکھا تھا کہ اگر عمران طیارے کا رخ نہ بھی بدلے تو پھر اس کے طیارے کو فضا میں ہی میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے لیکن تم نے دیکھا کہ میرے اندازے کے عین مطابق اس نے طیارے کا رخ کیپ ڈے کی طرف مڑوا دیا ہے"۔ سیمن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم نے اس قدر درست اندازہ کیسے لگا لیا۔ لیکن تم کیا اسے سار کو ایئرپورٹ پر ہی تباہ نہیں کر سکتے تھے یا پھر تم اسے اطلاع ہی نہ دیتے اور طیارے کو میزائل سے تباہ کر دیتے"...... میگی نے کہا۔

"میزائل سے ہٹنگ سو فیصد نہیں ہوا کرتی کیونکہ بعض اوقات طیارہ موسمی حالات کی وجہ سے زیادہ بلندی پر چلا جاتا ہے یا نیچے آجاتا ہے اور اس کے علاوہ نیچے سمندر ہے اور ضروری نہیں کہ طیارہ تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ لازماً عمران اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو جاتے۔ ان میں سے کچھ بچ بھی سکتے تھے یا پھر ہو سکتا تھا کہ عمران خود بچ جائے۔ دوسری بات یہ کہ طیارے کے فضا میں تباہ ہونے سے عالمی ایجنسیاں حرکت میں آجاتیں اور معاملات ہمارے خلاف بھی جا سکتے تھے اس لئے ناگزیر حالات کے لئے اسے رکھا گیا لیکن اب جبکہ کیپ ڈے کے پبلک لاؤنج میں ان پر فائرنگ ہو گی اور یہ لوگ ہلاک ہوں گے تو زیادہ سے زیادہ کیپ ڈے کی پولیس انکوائری کرے گی۔ عالمی ایجنسیاں حرکت میں نہ آئیں گی"...... سیمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی جینئس ہو سیمن۔ مجھے تمہاری ذہانت پر فخر ہے"۔ میگی نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا تو سیمن بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران کے مقابلے میں اس جیسی ذہانت کا مظاہرہ کیا جائے تو

کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ سپر جینئیس آدمی ہے"...... سیمن نے کہا۔

"لیکن اب وہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تم سپر جینئیس ہو۔ وہ نہیں"...... میگی نے جواب دیا تو سیمن بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ طیارہ کیپ ڈے ایئر پورٹ پر اترنے والا ہے"۔ آپریٹر نے کہا تو سیمن چونک کر سیدھا ہو گیا اور اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ طیارہ بلندی کم کرتا جا رہا تھا اور پھر اچانک سکرین سے غائب ہو گیا تو آپریٹر نے مشین آپریٹ کر کے بند کر دی۔ سیمن خاموش بیٹھا رہا لیکن اس کے چہرے پر تجسس اور اشتیاق کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ میگی بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیمن نے اس طرح تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا جیسے اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو نجانے کیا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس۔ سیمن بول رہا ہوں"...... سیمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ وکٹری باس۔ ان پانچوں کو کیپ ڈے ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں مار گرایا گیا ہے۔ مجھے ابھی تھراکس کے چیف راتھر نے اطلاع دی ہے تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں"...... سیمن نے

تیز لہجے میں کہا۔

"سو فیصد کنفرم ہے باس۔ تھراکس کے چیف آرتھر نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے آدمیوں نے فائرنگ کے بعد ان کی ہلاکت کو باقاعدہ چیک کیا اور پھر وہ لوگ واپس آئے تھے۔ البتہ ان کی لاشیں ظاہر ہے اب پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہسپتال کے مردہ خانے میں پڑی ہوں گی"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم خود کسی طرح کنفرمیشن کر سکتے ہو"...... سیمن نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے ہیلی کاپٹر پر کیپ ڈے جانا پڑے گا باس اور دو گھنٹے لگ جائیں گے"...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں کنفرمیشن انتہائی ضروری ہے"۔ سیمن نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں فون پر پولیس ہیڈ کوارٹر یا ہسپتال سے تصدیق کر کے آپ کو بتا دوں"...... راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ پھر وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ فوراً تصدیق کر کے مجھے رپورٹ دو"...... سیمن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سیمن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"یہاں سے کیپ ڈے آئی لینڈ کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... سیمن نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا اب تم خود کنفرمیشن کرو گے"...... میگی نے کہا تو سیمن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئرپورٹ مینجر کا نمبر دیں"...... سیمن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو سیمن نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا"...... ساتھ بیٹھی ہوئی میگی نے کہا تو سیمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پی اے ٹو مینجر ایئرپورٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہاسٹن سنٹرل انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں۔ مینجر صاحب سے بات کرائیں۔ ان سے چند معلومات لینی ہیں"...... سیمن نے

کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مینجر ایئرپورٹ کیپ ڈے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھاری تھا۔

"میرا نام سیمن ہے اور میں ہاسٹن کی سنٹرل انٹیلی جنس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔ مجھے ہنگامی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک گروپ پر جو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کیپ ڈے پہنچا تھا پبلک لاؤنج میں قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے اور اگر درست ہے تو اس گروپ کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ بچ گیا ہے یا نہیں"...... سیمن نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو ملنے والی اطلاع درست ہے۔ چارٹرڈ طیارہ ہنگامی حالات میں کیپ ڈے ایئرپورٹ پر اترا تھا حالانکہ وہ سارکو سے ولنگٹن جا رہا تھا لیکن راستے میں مسافروں کو فون پر اطلاع ملی کہ ان کے دشمنوں نے طیارے کو میزائل سے ہٹ کرنے کا پلان بنایا ہے اس لئے وہ طیارے کو ولنگٹن لے جانے کی بجائے یہاں کیپ ڈے لے آئے۔ یہاں پولیس نے ان سے پوچھ گچھ کی لیکن کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی۔ اس کے بعد یہ گروپ جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل تھا پبلک لاؤنج میں گیا تو وہاں چار افراد موجود تھے۔ انہوں نے اچانک مشین پسٹلوں سے اس گروپ پر خوفناک فائرنگ کر دی اور یہ سب شدید زخمی ہو کر نیچے گر گئے۔ حملہ آور فرار ہو گئے

ہیں۔ انہیں شدید زخمی حالت میں سنٹرل ہسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ ویسے ان کی جو پوزیشن میں نے دیکھی ہے اس سے ان کا زندہ ہسپتال تک پہنچنا ہی ناممکن نظر آتا تھا"...... مینجر نے ازخود ہی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو ہسپتال کا نمبر معلوم ہے"...... سیمن نے کہا۔

"جی ہاں"...... مینجر نے جواب دیا اور پھر نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... سیمن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سنٹرل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہاسٹن سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک گروپ پر ایئرپورٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور انہیں شدید زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا ہے۔ اب ان کی حالت کیسی ہے"...... سیمن نے کہا۔

"ان کے ہنگامی طور پر آپریشن کئے جا رہے ہیں۔ ابھی تک تو یہ زندہ ہیں لیکن ڈاکٹروں کا حتمی خیال یہی ہے کہ ان کا بچ جانا تقریباً ناممکن ہے۔ ڈاکٹر صرف اپنی انسانی ڈیوٹی کے لئے کام کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ایک کے بھی بچنے کا کوئی امکان نہیں"...... سیمن نے کہا۔

"آئی ایم سوری جناب۔ ان سب کے جسموں میں بے شمار

گولیاں ماری گئی ہیں اس لئے کسی ایک کا بچ جانا بھی معجزہ ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا"...... سیمن نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے بچ جانے کے کوئی امکانات نہیں ہیں ورنہ یہ لڑکی اس بے رحمانہ انداز میں بات نہ کرتی"...... سیمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بتا تو رہی ہے کہ بے شمار گولیاں ہر ایک کے جسم میں اتاری گئی ہیں"...... میگی نے کہا تو سیمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سرخ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سیمن بول رہا ہوں"...... سیمن نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... سیمن نے کہا۔

"باس۔ اس گروپ پر ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں بے تحاشہ فائرنگ کی گئی ہے اور ایک لحاظ سے وہ ہلاک ہو گئے لیکن جب انہیں ہسپتال لے جانے کے لئے اٹھایا گیا تو پتہ چلا کہ وہ ابھی زندہ ہیں لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ ان کا ہسپتال تک پہنچنا ہی ناممکن تھا۔ بہرحال وہ زندہ ہسپتال پہنچ گئے۔ وہاں ان کے آپریشن کئے جا

رہے ہیں اور میری انچارج ڈاکٹر سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ان کے بچ جانے کا چانس پوائنٹ ایک فیصد بھی نہیں ہے"...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی اپنے طور پر جو انکوائری کی ہے اس سے بھی یہی پتہ چلا ہے۔ بہرحال یہ ایک گھنٹہ پہلے ہلاک ہوں یا ایک گھنٹہ بعد اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے"...... سیمن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میگی"...... سیمن نے کہا تو میگی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب کیا کرنا ہے"...... میگی نے کہا۔

"سیکشن چیف کو مشن مکمل ہونے کی اطلاع دینی ہے اور کیا کرنا ہے"...... سیمن نے جواب دیا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بلیک زیرو آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔ یہ نمبر فارن ایجنٹ کے لئے مخصوص تھا اور اس کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کوئی فارن ایجنٹ کال کر رہا ہے۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں گراہم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چیف۔ میں کیپ ڈے آئی لینڈ سے کال کر رہا ہوں۔ میں اپنے ایک ذاتی کام سے کیپ ڈے آیا ہوا ہوں۔ یہاں میں اپنے ایک

دوست کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ میرا دوست ایئر پورٹ پر ملازم ہے۔ اس نے ڈیوٹی سے واپس آکر مجھے بتایا کہ ایک چارٹرڈ طیارہ جو سار کو سے ولنگٹن جا رہا تھا اچانک کسی فون کال پر ملنے والی دھمکی کی وجہ سے اپنا رخ موڑ کر ولنگٹن جانے کی بجائے کیپ ڈے اتر گیا۔ اس میں پانچ ایکریمین سوار تھے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ یہ گروپ جب ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچا تو وہاں موجود چار افراد نے اچانک جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ان پر فائر کھول دیا اور وہ سب بے شمار گولیاں لگنے سے گر گئے تو حملہ آور فرار ہو گئے۔ ایئر پورٹ کے عملے نے جب انہیں چیک کیا تو وہ شدید ترین زخمی ہونے کے باوجود زندہ تھے۔ چنانچہ ایمرجنسی طور پر انہیں ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال پہنچایا گیا لیکن ڈاکٹروں نے ان کے زندہ رہنے کے امکانات کو مسترد کر دیا ہے اور میرے دوست نے مجھے بتایا کہ جب وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس ایکریمین عورت کو ایمبولینس میں سوار کرا رہا تھا تو اس کے منہ سے ایک لفظ بار بار نکل رہا تھا اور وہ لفظ تھا عمران۔ میرا دوست کبھی ایشیا نہیں گیا اس لئے وہ اس لفظ پر حیران ہو رہا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اس لفظ کے کیا معنی ہیں اور یہ کس زبان کا لفظ ہے۔ میں عمران کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑا اور میں خود فوری طور پر سنٹرل ہسپتال پہنچا۔ وہاں معلوم ہوا کہ ان سب کے آپریشن کئے گئے ہیں اور تمام گولیاں نکال لی گئی ہیں لیکن ان پانچوں کی حالت بے حد خراب ہے اور ان کی ساتھی

عورت معذور ہو چکی ہے جبکہ دو آدمیوں کی ٹانگیں بے کار ہو چکی ہیں۔ میں اپنے طور پر ان سب کو دیکھ چکا ہوں۔ وہ واقعی ایکریمین ہیں۔ البتہ اس عورت کا قدوقامت مس جولیا کی طرح کا ہے اور ایک آدمی جو سب سے زیادہ زخمی ہے اس کا قدوقامت عمران صاحب سے ملتا ہے۔ اس بنا پر میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں کہ وہ واقعی عمران صاحب یا ان کے ساتھی نہ ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس وقت کہاں سے کال کر رہے ہو"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیپ ڈے کے سنٹرل ہسپتال کے ایک انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ سے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس آدمی کو جس کا قدوقامت عمران سے ملتا ہے جا کر اس کے کمرے میں چیک کر سکتے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف دیکھ سکتا ہوں۔ یہ بھی میں نے بے حد کوشش کے بعد اجازت حاصل کی ہے ورنہ ان سب کی حالت اس قدر خراب ہے کہ ان کے کمروں میں جانے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے خلاف ایک مشن کے سلسلے میں سار کو گئے ہوئے ہیں اور تم نے بتایا ہے کہ طیارہ سار کو سے ولنگٹن جاتے ہوئے اچانک کسی دھمکی کی وجہ سے کیپ

ڈے لینڈ کر گیا۔ یہاں ان پر حملہ ہوا۔ پھر اس عورت کے منہ سے عمران کا لفظ نکلنا اور اس کا قدوقامت جولیا سے ملنے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ عمران اور اس کا گروپ ہی ہو گا لیکن چیکنگ ضروری ہے۔ تم اس آدمی کی جس کا قدوقامت عمران سے ملتا ہے دائیں ہتھیلی چیک کرو۔ عمران کی دائیں ہتھیلی پر ٹرپل سن لائن ہے۔ ایسا کروڑوں میں سے ایک ہاتھ پر ہو سکتا ہے۔ کیا تمہیں سن لائن کے بارے میں کچھ معلوم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر۔ بنیادی باتوں کا تو علم ہے اور سن لائن کو بھی میں پہچان سکتا ہوں۔ اسے کامیابی کی لائن کہا جاتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"تو جا کر چیک کرو۔ ہتھیلی پر تو میک اپ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی لائنیں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس کی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹرپل سن لائن ہو تو پھر یہ یقیناً عمران ہے اور اگر یہ عمران ہے تو پھر باقی اس کے ساتھی ہوں گے۔ جاؤ اور چیک کر کے مجھے بتاؤ۔ پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ چیک کر کے مجھے فوری رپورٹ دو"۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ یقیناً عمران ہو گا۔ میرا دل نجانے آج صبح سے کیوں بند بند سا محسوس ہو رہا تھا"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے

سامنے موجود فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ عمران کی ذاتی فریکونسی پر ٹرانسمیٹر کال کر کے چیک کرے لیکن پھر اس لئے خاموش ہو گیا کہ اگر زخمی واقعی عمران ہے تو پھر ظاہر ہے وہ کال کا جواب نہیں دے سکے گا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ واقعی عمران صاحب ہیں۔ ان کی دائیں ہتھیلی پر واقعی ٹرپل سن لائن موجود ہے"...... گراہم نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تم انہیں ولنگٹن لے جا کر کسی بڑے ہسپتال میں ان کا علاج کرا سکتے ہو یا میں اس سلسلے میں کوئی خصوصی بندوبست کروں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"چیف۔ ان کا یہاں سے جانا مسئلہ بن سکتا ہے۔ وہ بے حد خطرناک اور رسکی حالت میں ہیں۔ جب تک ان کی حالت خطرے سے باہر نہ ہو جائے اس وقت تک انہیں کسی بھی طرح حرکت میں نہیں لایا جا سکتا ورنہ میں ولنگٹن سے سپیشل ایمبولینس جہاز بھی کال کر سکتا ہوں"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپ ڈے میں کوئی ایسا بڑا ہسپتال نہیں ہے جیسے ولنگٹن میں

ہیں اور ان کی جو حالت تم نے بتائی ہے اس کے لئے انہیں فوری طور پر کسی بڑے ہسپتال میں شفٹ کرنا ضروری ہے۔ تم وہیں ہسپتال میں رکو۔ میں خود بندوبست کرتا ہوں۔ تم سے رابطہ کر لیا جائے گا اور تم نے اب ان کی خود نگرانی کرنی ہے۔ تمہارے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس چیف ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"او کے"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے تیزی سے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو دس سائیڈ"...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... سر سلطان کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو

گیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں پر کیپ ڈے ایئرپورٹ پر انتہائی خوفناک قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور وہ اس وقت کیپ ڈے آئی لینڈ کے سنٹرل ہسپتال میں انتہائی شدید زخمی حالت میں موجود ہیں۔ ان کی حالت شدید خطرے میں ہے اور ظاہر ہے کیپ ڈے کے اس ہسپتال میں ان کا علاج نہیں ہو سکتا اس لئے انہیں فوری طور پر ایکریمیا کے کسی بڑے ہسپتال پہنچانا ضروری ہے۔ کیپ ڈے آئی لینڈ ایکریمین حکام کے تحت ہے۔ آپ حکام سے بات کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جو وہاں ایکریمین میک اپ میں ہیں فوری طور پر ولنگٹن اور اگر وہ ولنگٹن نہ جا سکیں تو کم از کم ہاسٹن کے کسی بڑے ہسپتال میں شفٹ کرائیں۔ کیپ ڈے کے سنٹرل ہسپتال میں سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ گراہم موجود ہے۔ آپ حکام سے بات کر کے مجھے اطلاع دیں کہ کیا بندوبست ہوا ہے۔ میں گراہم کو کال کر دوں گا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جائے گا"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی ہے جناب"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سر سلطان۔ یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے۔ آپ فوری انتظامات کرائیں۔ فوری۔ معاملہ بے حد سیریس ہے۔ آپ کے اندازے سے بھی زیادہ سیریس۔ اسی لئے آپ کو کال کیا جا رہا

ہے"۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بندوبست کراتا ہوں پھر آپ کو اطلاع دیتا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور پھر ایک سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر گراہم کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر سلطان بول رہا ہوں جناب۔ ایکریمین حکام کے ذریعے فوری انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ ونگٹن کا چونکہ کیپ ڈے سے فاصلہ بہت زیادہ ہے اس لئے باسٹن کے ایک بڑے ہسپتال جسے کلارک ہسپتال کہا جاتا ہے، میں شفٹ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ کلارک ہسپتال سے خصوصی جیٹ ایمبولینس طیارہ ڈاکٹروں اور ضروری سامان سمیت کیپ ڈے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ کیپ ڈے حکام کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے اور انہیں گراہم کے بارے میں بھی بتا دیا گیا ہے۔ وہ اسے بھی ساتھ لے جائیں گے۔ خصوصی طیارہ ایک گھنٹے کے اندر اندر کیپ ڈے پہنچ جائے گا"...... سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"او کے"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی وہ پہلے ہی اس پر ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں گراہم بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا چیف۔ فی الحال وہ زندہ ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے دل پر گھونسا مار دیا ہو لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت ایکسٹو تھا اس لئے اس نے اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھال لیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیپ ڈے کے سنٹرل ہسپتال سے باسٹن کے کلارک ہسپتال میں شفٹ کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ کلارک ہسپتال سے خصوصی جیٹ ایمبولینس طیارہ کیپ ڈے کے لئے ڈاکٹروں اور ضروری سامان کے ساتھ روانہ ہو چکا ہے اور وہ ایک گھنٹے میں کیپ ڈے پہنچ جائے گا۔ انہیں تمہارے بارے میں بھی بتا دیا گیا ہے کہ تم بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جاؤ گے۔ یہ تمام انتظامات میرے حکم پر سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے کئے ہیں۔ کلارک ہسپتال پہنچ کر تم نے مجھے کال کر کے رپورٹ دینی ہے اور دوسری خاص بات یہ کہ تمہیں اس لئے ساتھ بھیجا رہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جن حملہ آوروں نے پہلے حملہ کیا

ہے وہ دوبارہ کیپ ڈے کے سنٹرل ہسپتال یا پھر ہاسٹن کے کلارک ہسپتال میں بھی حملہ کریں کیونکہ حملہ آوروں کا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے ہے اس لئے تم نے ہر طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف ۔ اوور"...... گراہم نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا تاکہ وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی کے لئے دعا مانگے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں طاہر ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ تم نے کیا خبر سنا دی ہے مجھے ۔ میرا تو دل ڈوبا جا رہا ہے"...... سرسلطان کی انتہائی پریشان سی آواز سنائی دی۔

" سرسلطان آپ بزرگ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ زندگی دے اور صحت دے ۔ دشمنوں نے قاتلانہ حملہ کیا ہے اور یہ بھی میرا ایک فارن ایجنٹ اتفاق سے وہاں پہنچ گیا اور اسے معلوم ہو گیا تو اس نے مجھے کال کیا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ گئی ہے۔ انشاء اللہ عمران صاحب اور ان کے ساتھی نہ صرف بچ جائیں گے بلکہ انہیں صحت بھی عطا کر دی جائے گی"...... بلیک زیرو نے

کہا۔ سرسلطان کی آواز میں موجود پریشانی کو دور کرنے اور اسے خود سرسلطان جیسے بزرگ کو حوصلہ دینے کے لئے یہ باتیں کرنا پڑی تھیں ورنہ اس کی اپنی حالت شاید سرسلطان سے بھی زیادہ دگر گوں ہو رہی تھی۔

" اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے اور سنو۔ جیسے ہی کوئی اچھی خبر ملے مجھے ضرور اطلاع دینا"...... سرسلطان نے کہا۔

" ضرور جناب ۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو دوسری طرف سے انشاء اللہ کے الفاظ کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وضو کر سکے ۔

عمران کے ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے کافی دیر تک تو اس کے حواس پر دھواں چھایا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہو گیا۔ اس نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کہ اس کا جسم حرکت ہی نہ کر رہا تھا۔ صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر رہی تھی۔ اس نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو بے اختیار اس کے منہ سے طویل سانس نکل گیا۔ اس نے تیزی سے سر گھما کر دائیں بائیں دیکھا اور پھر سر واپس ٹکا دیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر موجود ہے۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی وہ منظر گھوم گیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیپ ڈے آئی لینڈ کے ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچا تو وہاں موجود چار افراد نے اچانک ان پر مشین پسٹلوں سے فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کے جسم میں بے شمار گرم سلاخیں اترتی چلی جا رہی ہوں اور پھر

اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے سر اٹھا کر گردن موڑی تو کمرے میں ایک نرس ٹرے اٹھائے داخل ہو رہی تھی۔ ٹرے میں ادویات اور سرنجیں رکھی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع دیتی ہوں"...... نرس نے اسے ہوش میں دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے ٹرے ایک ٹرالی پر رکھ کر واپس مڑ گئی تو عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے اپنے طور پر بولنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکلے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہ نرس تھی جو پہلے اندر آئی تھی۔

"آپ کو ہوش آگیا مسٹر عمران۔ آپ واقعی بے حد خوش قسمت ہیں"...... ڈاکٹر نے قریب آکر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شش۔ شکریہ ڈاکٹر۔ میں کہاں ہوں۔ میرے ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔ اس کی آواز بے حد دھیمی تھی۔

"یہ ہاسٹن کا کلارک ہسپتال ہے اور آپ اس ہسپتال کے سپیشل سیکشن میں ہیں۔ آپ کے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں اور نہیں آپ سے پہلے ہوش آچکا ہے۔ آپ کو سب کے بعد ہوش آیا ہے"...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم تو کیپ ڈے میں تھے یہاں کیسے پہنچ گئے"...... عمران نے

کہا۔

" آپ کو اعلیٰ حکام کے احکامات کے تحت خصوصی طور پر وہاں سے لایا گیا ہے۔ آپ کا ایک آدمی گراہم بھی وہاں سے ساتھ آیا ہے۔ وہی آپ کو تفصیل بتا سکے گا۔ میں اسے بھیجتا ہوں تاکہ آپ کے ذہن پر دباؤ ختم ہو سکے اور یہ آپ کی صحت کے لئے بھی ضروری ہے لیکن آپ پلیز کم سے کم بات کریں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

" بہت اچھا "...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر نے نرس کو ہدایات دے کر اپنے سامنے یکے بعد دیگرے کئی انجکشن لگوائے اور پھر وہ نرس سمیت واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی کیونکہ آنے والا ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ گراہم تھا۔

" مبارک ہو عمران صاحب۔ آپ کو ہوش آگیا ہے ورنہ میں بے حد پریشان تھا"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ بیڈ کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" شکریہ گراہم۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے لیکن تم کیسے ہمارے پاس پہنچ گئے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو گراہم نے وہ ساری تفصیل دوبارہ دوہرا دی جو اس نے چیف ایکسٹو کو فون پر بتائی دی۔

" پھر چیف نے پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ کی مدد سے فوری انتظامات کئے اور ہاسٹن کے اس کلارک ہسپتال سے خصوصی جیٹ

ایمبولینس طیارہ ڈاکٹروں اور ضروری سامان سمیت کیپ ڈے ایئر پورٹ پہنچ گیا۔ ڈاکٹروں نے کیپ ڈے کے سنٹرل ہسپتال پہنچ کر آپ کو سنبھالا۔ آپ سب کی حالت بے حد خراب تھی لیکن آپ سب کو یہاں شفٹ کرنا بے حد ضروری تھا اس لئے آپ سب کو انتہائی محتاط انداز میں وہاں سے کیپ ڈے ایئر پورٹ لایا گیا اور میں بھی آپ سب کے ساتھ تھا۔ پھر اس طیارے کے ذریعے ہم ہاسٹن پہنچے۔ یہاں کے ایئر پورٹ سے ایک بار پھر انتہائی احتیاط سے آپ کو یہاں منتقل کیا گیا۔ واقعی اللہ کا کرم ہے کہ آپ سب باوجود شدید ترین خطرناک حالت میں ہونے کے زندہ سلامت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں آپ کا خصوصی علاج کیا گیا اور آپ کے ساتھی تو دوسرے روز ہی ہوش میں آگئے اور ان کی حالت بھی خطرے سے باہر ہو گئی۔ البتہ آپ کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔ سب سے زیادہ گولیاں بھی آپ کو لگی تھیں۔ یہاں آپ کے دو مزید آپریشن کئے گئے اور اب آپ ہوش میں آئے ہیں۔ چیف کو مسلسل رپورٹ دی جا رہی ہے۔ اب میں چیف کو آپ کے ہوش میں آنے کی رپورٹ دوں گا تو چیف کو اطمینان ہو گا"...... گراہم نے کہا تو عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے کیونکہ جو کچھ گراہم نے بتایا تھا اس بار واقعی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوئی ورنہ اس بار جس انداز میں حملہ کیا گیا تھا اس کا بچ نکلنا تقریباً کیا یقیناً ناممکن تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو وہ چاہے وہی ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کو ان کی

زندگیاں مقصود تھیں اس لئے اس حالت کے باوجود وہ زندہ رہے تھے۔

"میرا جسم حرکت نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے جسم کو بیڈ کے ساتھ کلیپڈ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مجھے بتا رہے تھے کہ آپ کے جسم میں بارہ گولیاں لگی تھیں جن میں سے دس گولیاں کیپ ڈے میں نکال لی گئی تھیں لیکن دو گولیاں اس قدر خطرناک حالت میں تھیں کہ وہاں کے ڈاکٹروں نے انہیں نکالنے کی ہمت ہی نہیں کی۔ وہ یہاں آکر آپریشن کر کے نکالی گئی ہیں"۔ گراہم نے جواب دیا۔

"میرے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سب ٹھیک ہیں اور زندہ ہیں یہی غنیمت ہے"۔ گراہم بات کرتے کرتے بات کو بدل گیا تھا تو عمران بے اختیار تڑپ اٹھا۔

"کیا ہوا ہے۔ سچ بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ زندہ ہیں عمران صاحب لیکن آپ کی ساتھی مس جولیا کا اعصابی نظام بریک ہو گیا ہے اس لئے وہ حرکت کرنے سے قاصر ہو چکی ہیں جبکہ آپ کے باقی تین مرد ساتھیوں میں سے ایک ابھی تک بے ہوش ہے جبکہ دو ساتھیوں کی دونوں ٹانگیں ختم ہو چکی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی بھی شدید متاثر ہے اس لئے آپ کا بھی صرف اوپر والا جسم حرکت کر سکے گا نیچے والا نہیں"۔ گراہم

نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ اس کے ہونٹ بھی بھنچ گئے۔

"ڈاکٹر کوشش کر رہے ہیں عمران صاحب"...... گراہم نے عمران کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔ انشاء اللہ"...... عمران نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ ڈاکٹر پر امید ہیں"۔ گراہم نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہم سب کو پاکیشیا شفٹ کرا دو"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں ایکریمین ڈاکٹر پاکیشیا کے ڈاکٹروں سے زیادہ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ یہاں آپ کا جو علاج ہو سکے گا وہ پاکیشیا میں نہیں ہو سکے گا"...... گراہم نے کہا۔

"کیا تم کسی بڑے ڈاکٹر کو یہاں بلا سکتے ہو جو مجھے طبی طور پر پوری تفصیل بتا سکے"...... عمران نے چند لمحے مزید خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ انچارج ڈاکٹر آرتھر ہیں۔ میں انہیں بلا لاتا ہوں"...... گراہم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"انہیں کہہ دینا کہ میری اور میرے ساتھیوں کی فائلیں بھی ساتھ

لے آئیں"...... عمران نے کہا تو گراہم سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو ایک ادھیڑ عمر سفید داڑھی والا ڈاکٹر اس کے ساتھ تھا۔ اس نے سب سے پہلے عمران کو ہوش میں آنے کی مبارک باد دی تو عمران نے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔

"آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں"...... ڈاکٹر آرتھر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان ڈاکٹر تھا جس کے ہاتھ میں فائلیں تھیں۔

"نہیں جناب۔ میں تو طالب علم ہوں۔ میں نے آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ آپ مجھے میرے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل بتا سکیں۔ مجھے ان کی طرف سے بے حد تشویش ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا کہ آپ اپنے بارے میں بات کریں گے۔ آپ کی ریڑھ کی ہڈی چونکہ متاثر ہوئی ہے اس لئے آپ کا نچلا جسم حرکت نہیں کر رہا۔ ہم کوشش تو کر رہے ہیں لیکن فی الحال صرف امید ہی کی جا سکتی ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ پہلے یہ بتائیں کہ میرے دو ساتھیوں کی ٹانگیں کاٹ تو نہیں دی گئیں"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں زہر نہیں پھیلا"...... ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی ٹانگوں کی مین اعصابی رگ کٹ گئی ہے اسے آپریشن کے ذریعے جوڑ تو دیا گیا ہے لیکن یہ جوڑ کام نہیں کر رہا کیونکہ اعصابی ریشے باریک تاریں سی ہوتی ہیں جن کا لنک ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ایک تار بھی غلط جوڑ دی جائے تو سارا نظام ہی ختم ہو جاتا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"تو یہ اس قدر باریک آپریشن کیپ ڈے کے ڈاکٹروں نے کیسے کر دیا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"انہوں نے تو صرف جوڑ کو مزید خون بہنے سے روک دیا تھا۔ یہاں ہم نے دوبارہ آپریشن کئے ہیں اور ہمارے نقطہ نظر سے اس بار جوڑ درست ہیں لیکن وہ کام نہیں کر رہے۔ اس جوڑ میں سے اعصابی برقی رو کے سگنلز کراس نہیں ہو رہے حالانکہ ایسا ہونا چاہئے لیکن نجانے ایسا کیوں نہیں ہو رہا۔ بہرحال ہم مختلف ادویات استعمال کر رہے ہیں۔ امید تو یہی ہے کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے دونوں ساتھی ہمیشہ کے لئے دونوں ٹانگوں سے محروم ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"کیا دونوں کا ایک ہی کیس ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اتفاق سے ایک ہی کیس ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیا۔

"میرا جو ساتھی بے ہوش ہے اس کا کیا مسئلہ ہے۔ اسے ہوش

کیوں نہیں آرہا"...... عمران نے کہا۔

" گولی اس کے سر کی دائیں سائیڈ کو پھاڑ کر دوسری سائیڈ سے نکل گئی تھی اس طرح اس کے دماغ میں خون پھیلتا چلا گیا۔ اس کی وجہ سے دماغ کے پردے خون میں ڈوب گئے اور پھر یہ خون وہیں جم گیا۔ کیپ ڈے کے ڈاکٹروں نے صرف بینڈیج کر دی لیکن دماغ کا آپریشن کر کے خون صاف نہیں کر سکے۔ البتہ یہاں ان کے دماغ کا بڑا طویل آپریشن کیا گیا اور تمام خون صاف کر دیا گیا ہے لیکن ان پردوں میں قدرتی حرکت پیدا نہیں ہو رہی۔ یوں لگتا ہے جیسے خون جم جانے کے بعد وہ مردہ ہو گئے ہوں حالانکہ وہ مردہ نہیں ہیں"۔ ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور میری ساتھی خاتون جولیا۔ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اس کا کیس میڈیکل ہسٹری میں عجیب کیس ہے۔ گولی اس کی گردن میں لگی اور عقبی طرف سے نکل گئی۔ اس کی شہ رگ تو بچ گئی لیکن ان کا حرام مغز اس گولی کی وجہ سے متاثر ہو گیا۔ ہم نے اس کا بھی انتہائی پیچیدہ آپریشن کیا ہے لیکن حرام مغز کام نہیں کر رہا۔ معمولی سی حرکت تو سامنے آئی ہے لیکن وہ اس قدر معمولی ہے کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا اور دوسرا آپریشن اب نہیں ہو سکتا اس لئے مجبوری ہے۔ اب صرف ادویات ہی استعمال کی جا رہی ہیں"۔ ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ میں نے آپ کو تکلیف دی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ لوگوں کو شکر ادا کرنا چاہئے کہ آپ زندہ ہیں ورنہ جس حالت سے آپ لوگ گزرے ہیں لاکھوں میں سے ایک چانس ہی بچ نکلنے کا ہوتا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور انشاء اللہ وہ مزید کرم بھی کرے گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا۔ گراہم بھی اسے دروازے تک چھوڑنے گیا اور پھر واپس آ گیا۔

" مجھے افسوس ہے عمران صاحب لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان بعض جگہوں پر اپنے تمام ایڈوانس علم کے باوجود بے بس ہو کر رہ جاتا ہے"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" مسٹر گراہم۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ جہاں ہم بے بس ہو جاتے ہیں وہاں سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت شروع ہو جاتی ہے اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ اب بھی اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا۔ آپ ایک کام کریں۔ فون پیس پر چیف کے نمبر پریس کر کے فون پیس میرے کان کے ساتھ رکھ دیں۔ میں چیف سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" میں لے آتا ہوں کارڈلیس فون پیس"...... گراہم نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد

گراہم واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فون پیس موجود تھا۔ اس نے اس پر نمبر پریس کئے اور پھر اسے آن کر کے اس نے فون پیس عمران کے کان کے ساتھ رکھ دیا۔

" چیف سپیکنگ "...... فون میں سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران ۔ ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بول رہا ہوں "...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ اور چہکتے ہوئے لہجے میں کہا حالانکہ جس حالت میں وہ اس وقت تھا اس کا اس طرح چہکنا حیرت انگیز نظر آتا تھا اور شاید اسی لئے گراہم کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں ۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کی اب کیا پوزیشن ہے ۔ مجھے گراہم نے کال کر کے بتایا تھا۔ گو اس نے امید کا اظہار کیا تھا لیکن اس کے لہجے میں چھپی ہوئی مایوسی نمایاں تھی اور تمہیں چونکہ ہوش نہیں آ رہا تھا اس لئے تم سے بات نہیں ہو سکتی تھی "...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" فی الحال تو وہی پوزیشن ہے لیکن کوشش کرنا انسان کا فرض ہے ۔ آپ فوری طور پر جوزف اور جوانا کو ہاسٹن بھجوا دیں ۔ سپیشل جیٹ فلائٹ کے ذریعے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ لیکن اگر تم یہاں اس ہسپتال میں مطمئن نہ ہو تو

میں تمہیں ولنگٹن کے کسی بڑے ہسپتال میں ٹرانسفر کرنے کے احکامات دے دوں "...... چیف نے کہا۔

" نہیں ۔ یہاں پر ہمارا بھرپور علاج ہو رہا ہے اور میری انچارج ڈاکٹر آرتھر سے بات ہوئی ہے اور میں ان کے کام سے مطمئن ہوں۔ باقی اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا "...... عمران نے کہا۔

" میں بھجوا دیتا ہوں ان دونوں کو "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے فون پیس اٹھا کر اسے آف کر دیا۔

" میں تمہیں ایک نمبر بتا رہا ہوں ۔ اس پر جوزف سے میری بات کراؤ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤس کا نمبر بتا دیا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی گراہم نے فون پیس دوبارہ عمران کے کان کے پاس رکھ دیا۔

" عمران بول رہا ہوں ۔ ہاسٹن سے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ باس آپ ۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے جوزف نے چونک کر کہا۔

" میں اور میرے ساتھی ہاسٹن کے کلارک ہسپتال میں زخمی ہوئے ہیں ۔ میں نے چیف کو فون کر کے کہا ہے کہ وہ تمہیں

اور جوانا کو سپیشل جیٹ فلائٹ سے پاشنٹن بھجوا دے اور میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے دارالحکومت کے جھنڈی بازار جا کر وہاں سے سرخ نسوار کی ایک ڈبیا خرید لینا اور اس ڈبیا کو تم نے ساتھ لے آنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سرخ نسوار کیا ہوتی ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم وہاں جا کر کسی بڑی دکان پر یہ نام لو گے تو وہ تمہیں دے دیں گے۔ یہ وقت نہیں ہے تفصیل بتانے کا"...... عمران نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران کے اشارے پر گراہم نے فون آف کر دیا۔

"کیا آپ نے کوئی دوا منگوائی ہے پاکیشیا سے اپنے لئے"۔ گراہم نے کہا۔

"ہاں۔ تم اسے دوا ہی سمجھ لو۔ لیکن میرے لئے نہیں بلکہ میرے ساتھیوں کے لئے"۔ عمران نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے اب خیال رکھنا ہے جیسے ہی جوزف اور جوانا یہاں پہنچیں تم انہیں فوراً میرے پاس لے آنا"...... عمران نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران سے اجازت لے کر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

سیمن اپنے کمرے میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور میگی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ تم۔ آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا تاکہ رافٹ ہوٹل کا شاندار فنکشن اٹنڈ کیا جا سکے"...... سیمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی اسی لئے آئی ہوں لیکن سیمن یہاں آتے ہوئے اچانک مجھے خیال آیا کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پھر معلوم ہی نہیں کیا۔ کہیں وہ بچ نہ نکلے ہوں"۔ میگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ان کی جو حالت تھی اس حالت میں بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا۔ وہ یقیناً مر گئے ہوں گے اور کیپ ڈے پولیس نے ان کی لاشیں بھی لاوارث سمجھ کر مردہ خانے میں پھنکوا دی ہوں گی"...... سیمن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو پھر"...... میگی نے کہا۔

"ارے چھوڑو۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ چلو اٹھو فنکشن میں چلو"...... سیمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فنکشن میں ابھی بہت دیر ہے اور تم میری عادت جانتے ہو کہ جو بات میرے ذہن میں جم جائے وہ اس وقت تک نہیں ہٹتی جب تک میں اس معاملے میں مطمئن نہ ہو جاؤں اس لئے تم فون کر کے معلوم کرو ورنہ پھر مجھ سے فنکشن بھی اٹنڈ نہ کیا جائے گا"...... میگی نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ٹچی ہو رہی ہو میگی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں تمہاری تسلی کرا دیتا ہوں ورنہ تمہارا موڈ خراب رہے گا اور فنکشن کا سارا لطف ہی کرکرا ہو کر رہ جائے گا"...... سیمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کیپ ڈے کا رابطہ نمبر دیں"...... سیمن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو سیمن نے کریڈل دبا دیا۔

"تم نے پہلے بھی فون کیا تھا۔ کیا نمبر تمہیں یاد نہیں رہا"۔ میگی نے کہا۔

"نہیں"...... سیمن نے جواب دیا اور ایک بار پھر نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل ہسپتال کا نمبر دیں"...... سیمن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ سیمن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سنٹرل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہاسٹن سے سیمن بول رہا ہوں۔ ایک ہفتہ پہلے کیپ ڈے کے ایئرپورٹ پر پانچ افراد کے ایک گروپ پر فائرنگ کی گئی تھی اور انہیں شدید زخمی حالت میں سنٹرل ہسپتال پہنچایا گیا تھا۔ اب ان کی کیا پوزیشن ہے"...... سیمن نے کہا اور ساتھ ہی اس انداز میں ساتھ بیٹھی ہوئی میگی کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ اب سن لو نتیجہ۔

"مسٹر سیمن۔ اس گروپ کی حالت بے حد نازک تھی لیکن پھر ایکریمیا اور کیپ ڈے کے اعلیٰ حکام کے احکامات پر ہاسٹن کے کلارک ہسپتال سے خصوصی ایمبولینس طیارہ ڈاکٹروں اور متعلقہ سامان کے ساتھ کیپ ڈے پہنچا اور ان زخمیوں کو اسی حالت میں وہ ہاسٹن لے گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ ہمیں معلوم نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ایسا کب ہوا"...... سیمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دوسرے روز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... سیمن نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ اعلیٰ حکام تک ان کے بارے میں کیسے اطلاع پہنچ گئی۔ بہرحال کلارک ہسپتال سے معلوم کرتا ہوں"...... سیمن نے کہا جبکہ میگی خاموش بیٹھی رہی۔ سیمن نے انکوائری سے کلارک ہسپتال کا نمبر معلوم کیا اور پھر نمبر پریس کر دیئے۔

"کلارک ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیپ ڈے آئی لینڈ سے پانچ شدید زخمیوں کا گروپ خصوصی ایمبولینس طیارے کے ذریعے اس ہسپتال میں لایا گیا تھا۔ تقریباً پانچ چھ دن پہلے کی بات ہے۔ ان کی کیا پوزیشن ہے"...... سیمن نے کہا۔

"میں آپ کا رابطہ سپیشل بلاک کے انچارج ڈاکٹر سے کرا دیتی ہوں۔ انہیں معلوم ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آرتھر بول رہا ہوں"...... بولنے والا اپنی آواز اور لہجے سے ادھیڑ عمر آدمی لگ رہا تھا اور سیمن نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے پہلے استقبالیہ لڑکی سے کی تھی۔

"ان پانچوں افراد کو اعلیٰ حکام نے خصوصی طیارے کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ زندہ رہے ہیں اور ٹھیک بھی ہو گئے ہیں"...... سیمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ سب جسمانی طور پر معذور ہو چکے ہیں اور باوجود کوشش کے وہ ٹھیک نہیں ہو سکے اور نہ ہو سکتے ہیں"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں"...... سیمن نے کہا۔

"ایک شخص کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے گولیوں کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ اس کا نچلا جسم ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا جبکہ ان کی ساتھی عورت کا پورا جسم نروس سسٹم مکمل طور پر بریک ہو جانے کی وجہ سے مفلوج ہو چکا ہے۔ باقی تین افراد میں سے ایک کے ذہن میں خون جم جانے کی وجہ سے پردے مفلوج ہو گئے اور اسے ہوش ہی نہیں آیا تھا جبکہ باقی دو افراد کی دونوں ٹانگیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اس طرح سب مکمل طور پر مفلوج ہو چکے ہیں اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے اور اسی حالت میں انہیں پاکیشیا بھجوایا گیا ہے"۔ ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"کب گئے ہیں وہ"...... سیمن نے پوچھا۔

"آج دوسرا روز ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ"...... سیمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے کہ وہ پھر بھی زندہ بچ گئے ہیں ۔ بہرحال اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے کار ہو چکے ہیں"...... سیمن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں جا کر وہ ٹھیک ہو جائیں"...... میگی نے کہا۔

"کیسی بات کر رہی ہو۔ ایکریمیا کے ڈاکٹر انہیں ٹھیک نہیں کر سکے تو کیا پسماندہ ملک پاکیشیا کے ڈاکٹر انہیں ٹھیک کر لیں گے ۔ بس اسی معذوری کی حالت میں ہی وہ ختم ہو جائیں گے"۔ سیمن نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ بہرحال اگر وہ زندہ بھی رہے تب بھی زندہ لاشیں بن کر ہی رہیں گے"...... میگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سیمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اب فنکشن پر چلیں"...... میگی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو سیمن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار رافٹ ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو دروازے سے گراہم اس کے پیچھے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے ۔ ان دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔

"باس ۔ باس ۔ یہ کیا ہو گیا ہے باس۔ آپ نے تو زولو دیوتا کو ناراض کر دیا ہے باس۔ آپ اسے خوش کرنے کے لئے سیاہ پروں کے نیچے سفید دھبے رکھنے والی چیل کا خون اپنے جسم پر ڈال لیں باس"...... جوزف نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ بے چاری چیل کا کیا قصور ہے ۔ تم اسے خواہ مخواہ ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ۔ یہ سب کس نے کیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں میں پورے ایکریمیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا"...... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جن لوگوں نے یہ سب کچھ کیا ہے ان سے نمٹ لیا جائے گا ۔ پہلے ہم خود تو ٹھیک ہو جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی مجھے ڈاکٹر آرتھر نے بتایا ہے کہ کسی سیمن کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں معلوم کر رہا تھا۔ سیمن نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے ہے لیکن میں نے چونکہ ڈاکٹر آرتھر کو پہلے سے ہی بریف کر دیا تھا اس لئے انہوں نے اسے بتایا کہ آپ سب کو اسی حالت میں حکام نے پاکیشیا واپس بھجوا دیا ہے"..... گراہم نے کہا۔

"اچھا کیا ورنہ وہ سیمن لازماً یہاں دوبارہ حملہ کرا دیتا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ سیمن کون ہے باس"..... جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی یہ بات چھوڑو۔ میں نے تمہیں اس لئے پاکیشیا سے نہیں بلوایا کہ تمہارے ذریعے یہ کارروائی مکمل ہو اس لئے ابھی خاموش رہو"..... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو جوانا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"باس۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہوں باس"..... جوزف نے کہا۔

"تم بھی ابھی خاموش رہو جوزف"..... عمران نے کہا تو جوزف بھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"گراہم۔ ڈاکٹر آرتھر سے میری کمر کا تازہ ترین ایکسرے لے آؤ اور میرے ہاتھ کلپوں سے آزاد کر دو"..... عمران نے گراہم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کے بازو بھی زخمی ہیں"..... گراہم نے کہا۔

"اب تین دنوں بعد کچھ نہیں ہو گا۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"..... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو گراہم سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم وہ سرخ نسوار لے آئے ہو جوزف"..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... جوزف نے جواب دیا اور جیب سے ایک گول ڈبیا نکال کر جس کی سطح پر گول شیشے کا ڈھکن لگا ہوا تھا عمران کی طرف بڑھا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ابھی اپنے پاس رکھو"..... عمران نے کہا تو جوزف نے ڈبیا واپس اپنی جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر بعد گراہم کے ساتھ ایک نوجوان ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ایکسرے فلم لوریں لپٹی ہوئی تھی۔

"یہ آپ نے منگوائی ہے۔ کیوں"..... نوجوان ڈاکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے آپ میرے بازو کھولیں۔ پھر بات ہو گی"..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایکسرے فلم ایک طرف میز پر رکھی اور عمران کے بازوؤں کے گرد موجود کلپ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے دونوں بازو اٹھائے اور انہیں حرکت دینے میں مصروف ہو گیا۔

"اب یہ فلم مجھے دو"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے ایکسرے فلم اٹھائی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔ اس پر چڑھا ہوا کور اتار کر اس نے فلم روشنی کی طرف کر کے اسے اس طرح بغور دیکھنا شروع کر دیا جیسے ماہر ڈاکٹر ایکسرے فلم کو دیکھتے ہیں۔ وہ کافی دیر تک ایکسرے فلم کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کا کوئی مہرہ نہ ٹوٹا ہے اور نہ ہی اس میں فریکچر آیا ہے۔ البتہ گولی نے دو مہروں کے درمیانی حصے کو زخمی کر کے انہیں ڈس لوکیٹ کر دیا ہے"۔ عمران نے اپنے سینے پر فلم کو رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے واقعی باریک بات نوٹ کی ہے لیکن آپ کے یہ ڈس لوکیٹ مہرے اب ایڈجسٹ نہیں ہو سکتے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو جائے تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور فلم اٹھا کر ڈاکٹر کی طرف بڑھا دی۔ ڈاکٹر نے فلم واپس کور میں ڈالی اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"گراہم دروازہ اندر سے بند کر کے لاک کر دو"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... گراہم نے چونک کر کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے کہا تو گراہم خاموشی سے واپس مڑا اور اس نے دروازہ بند کر کے

اسے اندر سے لاک کر دیا۔

"اب جب تک میں نہ کہوں دروازہ نہ کھولنا اور جوانا تم میرے پیروں پر موجود کلپ ہٹا دو"...... عمران نے کہا تو جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

"اب مجھے اٹھا کر اوندھے منہ فرش پر لٹا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"میں نے کہا ہے کہ خاموش رہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو گراہم خاموش ہو گیا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں عمران کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ پلٹا اور پھر جوزف کی مدد سے اس نے عمران کو فرش پر اوندھے منہ لٹا دیا۔

"جوانا اور جوزف۔ اب تم دونوں نے جس طرح میں کہوں ویسے ہی کرنا ہے"...... عمران نے ویسے ہی لیٹے لیٹے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"باس آپ حکم کریں"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں اپنی دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھا کر انہیں ایک دوسرے کے گرد موڑنے کی ہدایات دینا شروع کر دیں۔ گراہم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش کھڑا یہ سب کچھ دیکھتا رہا جبکہ جوزف اور جوانا نے عمران کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ عمران ساتھ ساتھ انہیں ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

"بس۔ اب دونوں مل کر ایک زوردار جھٹکے سے اس طرح جھکی ہوئی دونوں ٹانگوں کو پہلے بائیں طرف اور پھر دائیں طرف لے جاؤ جبکہ اس دوران گراہم پہلے دائیں طرف میری کمر پر پیر رکھ کر اسے اوپر اٹھنے سے روکے گا اور پھر بائیں طرف ایسا کرے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو گراہم بھی حرکت میں آ گیا اور پھر عمران کی ہدایات کے مطابق جیسے ہی آپس میں مخصوص انداز میں پھنسی ہوئی دونوں ٹانگوں کو بائیں طرف جھٹکا دے کر لے جایا گیا تو عمران کی کمر سے ہلکی سی چٹخ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے منہ سے کراہ سی نکل گئی۔ پھر گراہم اچھل کر دائیں طرف آ گیا تو جوزف اور جوانا نے دونوں ٹانگوں کو دائیں طرف مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ایک بار پھر ہلکی سی چٹخ کی آواز سنائی دی تو عمران کے منہ سے ایک بار پھر کراہ نکل گئی۔

"بس۔ اب دونوں ٹانگیں کھول کر فرش پر لٹا دو"۔۔۔ عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا تو جوزف اور جوانا نے ایسا ہی کیا۔ عمران اسی طرح خاموش اوندھے منہ فرش پر پڑا رہا جبکہ جوزف، جوانا اور گراہم بھی اس کے گرد خاموش کھڑے تھے کہ اچانک عمران کی دونوں ٹانگیں سمٹنے لگیں تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس عظیم ہے۔ باس عظیم ہے۔ باس۔ نے زوادو دیوتا کو شکست دے دی ہے"۔۔۔ اچانک جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے

ساتھ ہی عمران پلٹا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ اس طرح سرخ ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر جمع ہو گیا ہو۔ پھر اس نے اپنے اوپر والے جسم کو سامنے پھیلی ہوئی ٹانگوں پر جھکایا اور پھر پیچھے ہو کر وہ فرش پر لیٹ گیا لیکن اب وہ اوندھے منہ ہونے کی بجائے سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں سمٹیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن کھڑا ہوتے ہی وہ بری طرح لڑکھڑایا لیکن اس سے پہلے کہ گراہم اسے سنبھالتا عمران خود سنبھل گیا۔

"بس۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ ڈاکٹر تو کہہ رہے تھے کہ اب ایسا ممکن ہی نہیں ہے"۔۔۔ گراہم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائے تو پھر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری طرح فٹ ہو گیا۔

"میں ڈاکٹر آرتھر کو بلاتا ہوں"۔۔۔ گراہم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں خود ڈاکٹر آرتھر کے آفس میں جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گراہم نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور وہ باہر راہداری میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر آرتھر کے آفس میں داخل ہوئے تو کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر آرتھر کی آنکھیں عمران کو اس طرح چل کر آتے دیکھ کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ"۔ ڈاکٹر آرتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر کو بتایا کہ کس طرح اس نے ڈس لوکیٹ مہروں کو ایڈجسٹ کیا ہے۔

"حیرت ہے۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔ زخم موجود ہونے کے باوجود وہ کس طرح ایڈجسٹ ہو سکتے ہیں"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"زخم نے مجھے کراہنے پر مجبور کر دیا تھا اور اب بھی یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق ہے کہ اس نے مجھے حوصلہ دیا ہے کہ میں یہ خوفناک تکلیف برداشت کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ آپ کی ہمت اور حوصلہ ہے۔ بہرحال میری طرف سے مبارک باد قبول کریں۔ یہ ناممکن واقعی ممکن ہو گیا ہے"۔ ڈاکٹر آرتھر نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ اب آپ ہمارے ساتھ چلیں تاکہ میں اپنے ساتھیوں پر بھی یہی تکنیک اپنانے کی کوشش کروں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو"...... ڈاکٹر آرتھر نے کچھ کہنا چاہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ایڈجسٹ کروں گا۔ میرا مطلب اسی طریقے سے ان کا علاج کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"مگر کس طرح"...... ڈاکٹر آرتھر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ آئیں تو سہی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں اس کے سارے ساتھی بیڈز پر موجود تھے۔ دو بیڈز پر صفدر اور تنویر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ہوش میں تھے جبکہ ایک بیڈ پر جولیا لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ وہ کسی مجسمے کی طرح ساکت پڑی ہوئی تھی جبکہ چوتھے پر کیپٹن شکیل موجود تھا لیکن وہ بے ہوش تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ ٹھیک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے"۔ صفدر نے عمران کو خود چل کر اپنی طرف آتے دیکھ کر انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہیں اس طرح چلتے دیکھ کر مجھے بے حد اطمینان محسوس

ہو رہا ہے حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا کہ تمہارا نچلا حصہ بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ میں نے بڑی دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تندرست کر دے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو گئے ہو"...... تنویر نے بھی انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ اندر آنے والے گراہم اور ڈاکٹر آرتھر دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ انہیں واقعی عجیب سا احساس ہو رہا تھا کہ عمران سے یہ سب کچھ کہنے والے خود انتہائی بے بس ہوئے پڑے ہیں لیکن عمران کو ٹھیک دیکھ کر اس طرح خوش ہو رہے تھے کہ جیسے وہ خود ٹھیک ہو گئے ہوں جبکہ جوزف اور جوانا دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"ارے۔ میرے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی دعائیں مانگ لیتے تمہیں کیونکہ جب تک رقیب ٹھیک ٹھاک نہ ہو زندگی کا لطف ہی نہیں آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ تمہارے مقابل میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پاکیشیا کے لئے تمہارا ٹھیک ہونا ضروری تھا۔ جہاں تک تم نے دوسری بات کی ہے تو اس حالت میں بھی تمہیں وہ کچھ کرنے کی اجازت نہیں دوں گا جو تم کرنا چاہتے ہو"...... تنویر نے شاید گراہم اور ڈاکٹر آرتھر کی وہاں موجودگی کی وجہ سے گول مول سی بات کی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے اور صفدر کے اس خلوص کا بے حد شکریہ۔ پریشان

ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت انشاء اللہ ہم سب کے ساتھ ہے۔ تم ابھی ٹھیک ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف کی طرف مڑا۔

"جوزف وہ ڈبیا مجھے دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے سرخ نسوار والی گول سی ڈبیا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"ڈاکٹر آرتھر۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن چیف اب جو کچھ میں کرنے والا ہوں آپ اس میں مداخلت نہیں کریں گے"۔ عمران نے جوزف کے ہاتھ سے ڈبیا لے کر ڈاکٹر آرتھر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر آرتھر نے چونک کر کہا۔

"میں پاکیشیائی علاج کرنا چاہتا ہوں اپنے ساتھیوں کا اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ یہ سب ابھی ٹھیک ہو جائیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پاکیشیائی علاج۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کے سامنے ابھی یہ علاج ہو گا لیکن پلیز آپ خاموش رہیں گے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر نے اثبات میں سر ہلایا تو عمران کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈبیا کا ڈھکن کھول کر دیکھا تو اس میں سرخ رنگ کی نسوار بھری ہوئی تھی۔ عمران نے ایک چٹکی بھری اور اسے کیپٹن شکیل کی ناک کے ایک نتھنے میں

ڈال دیا اور پھر دوسری چٹکی بھر کر اس نے اس کی ناک کے دوسرے نتھنے میں ڈال کر ڈبیا کو بند کر کے جیب میں رکھا اور پھر جھک کر اس نے باری باری اس کے دونوں نتھنوں میں زور زور سے پھونکیں ماریں اور پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن کیپٹن شکیل اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

" یہ کیا کیا ہے آپ نے ۔اس سے کیا ہو گا" ..... ڈاکٹر آرتھر نے حیران ہو کر کہا۔ گراہم کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے ۔

" میرے ساتھی کے ذہن کے پردوں میں برقی رو گزرنے کا سلسلہ بند ہو گیا ہے ۔انہیں تحریک نہیں مل رہی تھی میں نے صرف اس کا پاکیشیائی علاج کیا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے ۔

" اوہ ۔اوہ ۔یہ تو ہوش میں آرہا ہے شاید ۔حیرت ہے ۔یہ کیسا علاج ہے ۔یہ کون سی دوا ہے" ..... ڈاکٹر آرتھر نے بے اختیار آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ رک جائیں" ..... عمران نے ہاتھ اٹھا کر ڈاکٹر آرتھر کو روکتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر آرتھر رک گیا۔چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے اس قدر زور سے چھینک ماری کہ پورا کمرہ اس کی آواز سے گونج اٹھا جبکہ اس کے ساتھ ہی اس کی ناک سے کافی سارا سرخ رنگ کا

مواد بوچھاڑ کی صورت میں نکل کر اس کے جسم پر موجود کمبل پر پھیل گیا۔اس کے ساتھ ہی دوسری چھینک آئی اور پھر تو جیسے چھینکوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کیپٹن شکیل کی آنکھیں کھل گئی تھیں لیکن اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات بھی جیسے منجمد ہو گئے تھے ۔ چھینکیں مسلسل جاری تھیں اور پھر آہستہ آہستہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں شعور کی چمک دوڑنے لگی اور اس کے ساتھ ہی چھینکوں کا سلسلہ بھی کم ہونا شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد چھینکیں ختم ہو گئیں۔ کیپٹن شکیل کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات تھے لیکن آہستہ آہستہ اس کے جسم کی لرزش ختم ہو گئی اور چہرہ نارمل ہونے لگ گیا۔

" اوہ ۔اوہ ۔عمران صاحب آپ ۔اوہ ۔اوہ ۔یہ گولیوں کی فائرنگ ۔یہ کیا مطلب ۔میں کہاں ہوں" ..... کیپٹن شکیل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" ابھی لیٹے رہو ۔اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے خاص رحمت کر دی ہے" ..... عمران نے کیپٹن شکیل کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روکتے ہوئے کہا۔

" حیرت انگیز۔انتہائی حیرت انگیز۔یہ تو طبی دنیا کا معجزہ ہے ۔پہلے آپ کا ٹھیک ہو جانا۔اب ان کا اس طرح ٹھیک ہو جانا۔یہ سب کیسے ہو گیا۔یہ کیسا علاج ہے ۔یہ تو جادو ہے" ..... ڈاکٹر آرتھر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیپٹن شکیل کو پانی پلاؤ گراہم "...... عمران نے کہا تو گراہم تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا جہاں ایک الماری موجود تھی۔ اس نے الماری کھولی اور پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل اٹھائی اور پھر وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور دہانہ کیپٹن شکیل کے منہ سے لگا دیا۔ کیپٹن شکیل نے اس طرح جلدی جلدی پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب پوری بوتل خالی ہو گئی تو گراہم نے بوتل ہٹائی اور اسے ایک طرف ٹرالی پر رکھ دیا۔ اب کیپٹن شکیل کے چہرے پر مسکراہٹ اور تازگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تفصیلی بات بعد میں ہو گی۔ ابھی دوسرے ساتھیوں کا علاج بھی ہونا ہے اس لئے اطمینان سے لیٹے رہو "...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر وہ جولیا کی طرف آ گیا۔

" جولیا۔ میں عمران ہوں "...... عمران نے جھک کر جولیا سے کہا تو جولیا کی صرف آنکھیں آہستہ آہستہ عمران کی طرف گھومیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے کناروں سے آنسوؤں کے قطرے بہہ نکلے۔

" ارے۔ ارے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے تم ٹھیک ہو جاؤ گی "...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ کسی نرس یا لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کو یہاں بلائیں "...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر نے مڑ کر کمرے میں آنے والے ایک نوجوان ڈاکٹر کو نرس کو بلانے کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک نرس کمرے میں آ گئی۔

" یس سر "...... نرس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" سسٹر آپ نے میری مدد کرنی ہے تاکہ مس جولیا کا علاج ہو سکے "۔ عمران نے نرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیسا علاج۔ میں نے کیا کرنا ہے "...... نرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جیسے یہ کہیں سسٹر ویسے ہی آپ نے کرنا ہے۔ یہ انتہائی حیرت انگیز پاکیشیائی طرز کا علاج کر رہے ہیں اپنے ساتھیوں کا "...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا تو نرس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ڈاکٹر صاحب۔ کیا مس جولیا کا بیڈ کسی علیحدہ کمرے میں لے جایا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ جہاں اور کوئی مریض نہ ہو "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ ساتھ ہی ایک سنگل روم ہے۔ نرس۔ مس کا بیڈ وہاں شفٹ کر دو "...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جولیا کے بیڈ کے سرہانے کی طرف جا کر اس نے بیڈ کو دروازے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔

" آپ سب لوگ یہاں رہیں گے۔ صرف جوانا میرے ساتھ آئے

گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیڈ کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ گراہم، ڈاکٹر آرتھر اور جوزف وہیں رہ گئے۔ جولیا کا بیڈ نرس نے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا دیا اور وہاں کی لائٹ آن کر دی۔

"سسٹر۔ اب آپ میری بات غور سے سن لیں۔ ہم دونوں باہر چلے جاتے ہیں۔ آپ نے مس جولیا کا لباس ہٹا کر اس کی ناف کے اوپر کوئی ایسی چیز رکھ کر اس پر لباس اور پھر کمبل ڈالنا ہے کہ وہ چیز باہر نہ آئے۔ کمبل کے اوپر سے ناف کا بالکل درست طور پر تعین نہیں ہو سکتا اس لئے کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا چیز۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات"...... نرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آرتھر کے آفس میں پیپر سٹینڈ تو ہو گا یا کسی اور آفس میں ہو گا۔ وہ سٹینڈ جس پر نیچے ربڑ کا گول قطر سا بنا ہوتا ہے اور اوپر ایک سخت تار ہوتی ہے جس کا ایک سرا باریک ہوتا ہے اور پیپر کو اس تار میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ محفوظ رہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے آفس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہم تو تمام کاغذات فائلوں میں رکھتے ہیں۔ البتہ کسی سٹیشنری کی دکان سے مل سکتا ہے کیونکہ میں نے اپنی ایک فرینڈ کے گھر اسے دیکھا تھا۔ وہ اپنے خاص کاغذات اس میں پرو کر رکھا کرتی تھی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ اسے وائر سٹینڈ کہا جاتا ہے لیکن اس سے کیا ہو

گا"...... نرس نے کہا۔

"آپ لباس ہٹا کر اس وائر سٹینڈ کا ربڑ کا سٹینڈ عین مس جولیا کی ناف پر رکھیں گی اور پھر ان کی شرٹ کو اس طرح وائر سٹینڈ سے سوراخ کر کے رکھ دیں گی کہ وائر شرٹ سے باہر آ جائے۔ اس کے بعد اوپر کمبل میں بھی سوراخ کر کے اس وائر کے اندر ڈال دیں گی۔ میں دراصل باہر سے ناف کا انتہائی درست تعین چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کام تو عام وائر سے بھی ہو سکتا ہے۔ میں لے آتی ہوں اسے۔ سٹور میں موجود ہے"...... نرس نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"ماسٹر۔ آپ اوپر سے مس جولیا کی ناف پر انگلی رکھ کر چیک کر لیں"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ شائستگی کے خلاف ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد نرس واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی سی تار تھی جس کا ایک سرا نوکدار تھا۔

"ہم باہر جا رہے ہیں لیکن خیال رکھنا ناف کا تعین بالکل درست ہونا چاہئے ورنہ مس جولیا کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے"۔ عمران نے نرس سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں مس جولیا کی حالت کو سمجھتی

ہوں "...... نرس نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر مڑ کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ وہ ایک سائیڈ راہداری میں کھڑے ہو گئے جبکہ دروازہ انہوں نے خود بند کر دیا تھا۔

" آ جائیں "...... تھوڑی دیر بعد نرس کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جبکہ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ نرس نے وائر کو کمبل کے اوپر سیدھا کر کے پکڑا ہوا تھا جبکہ وائر کا کچھ حصہ کمبل کے اندر تھا۔

" اس وقت وائر بالکل مس جولیا کی ناف کے عین درمیان میں ہے "...... نرس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وائر کی سیدھ میں تقریباً ایک انچ پیچھے اس نے کمبل پر اپنی انگلی رکھی اور اسے آہستہ سے دبا دیا۔

" جوانا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ جاؤ "...... عمران نے کہا تو جوانا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔

" جہاں میں نے انگلی رکھی ہوئی ہی وہاں اپنی انگلی رکھو "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا اپنی ایک انگلی قریب لے آیا تو عمران نے اپنی انگلی ہٹالی جبکہ جوانا نے اپنی انگلی رکھ دی۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم نے اپنی انگلی کو تھوڑا سا دبا کر رکھنا ہے اور سنو۔ جولیا کا جسم چاہے کس قدر تڑپے یا حرکت کرے لیکن تمہاری انگلی کا دباؤ اس وقت تک ختم نہیں ہونا چاہئے جب تک میں

نہ کہوں اور انگلی ادھر ادھر بھی نہ ہو "...... عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں "...... جوانا نے کہا تو عمران نرس کی طرف مڑ گیا۔

" آپ یہ وائر اب نکال لیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں "۔ عمران نے کہا تو نرس نے وائر باہر کھینچ لی۔

" پانی سے بھری ایک بوتل لے آئیں "...... عمران نے کہا تو نرس سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران نے جیب سے وہی سرخ نسوار والی گول ڈبیا نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور جس طرح اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ کارروائی کی تھی وہی کارروائی اس نے جولیا کے ساتھ کی۔ البتہ اس کے نتھنوں میں اس نے پھونکیں نہیں ماری تھیں۔ تھوڑی دیر بعد نرس واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی ایک بوتل تھی۔

" اسے میز پر رکھ دو سسٹر "...... عمران نے کہا تو نرس نے پانی کی بوتل سائیڈ پر موجود میز پر رکھ دی۔

" اب جھک کر پوری قوت سے باری باری مس جولیا کے دونوں نتھنوں میں پھونکیں مارو "...... عمران نے کہا۔

" پھونکیں۔ کیوں "۔ نرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے پاکیشیائی علاج کی دوا اس کے نتھنوں میں ڈال دی ہے۔ اب اسے پھونکیں مار کر مس جولیا کے دماغ میں پہنچانا ہے اور میں یہ کام اس لئے نہیں کر رہا کہ اس طرح مجھے اپنا منہ مس جولیا

کے چہرے کے انتہائی قریب لے جانا پڑے گا اس لئے یہ کام آپ نے کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو نرس چند لمحے تو حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتی رہی پھر آگے بڑھ کر اس نے اپنا سر جھکایا اور پھر اس نے پوری قوت سے باری باری جولیا کے دونوں نتھنوں میں پھونکیں مار دیں۔

"بس اب پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو نرس سیدھی ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔

"جوانا۔ جو میں نے کہا ہے اس کا خیال رکھنا"...... عمران نے جوانا سے کہا جو انگلی رکھے بیڈ کی دوسری طرف کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کے جسم میں ہلکی سی تھرتھراہٹ محسوس ہونے لگ گئی اور اس کے سپاٹ چہرے پر بھی لرزش سی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ پھر یہ لرزش بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کو ایک ہلکی سی چھینک آئی۔ اس کے جسم کی لرزش تیز ہو گئی تھی اور پھر دوسری چھینک پہلے سے زیادہ زور دار تھی اور اس بار جولیا کے جسم نے واضح انداز میں حرکت کی تھی۔ تیسری چھینک انتہائی زوردار تھی۔ نرس حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی جبکہ جوانا انگلی رکھ کر دبائے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی تھی۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کا کام سب سے مشکل ہے۔ پھر تو جیسے چھینکوں کا ایک تانتا سا بندھ گیا اور جولیا کے جسم نے آہستہ آہستہ ہلنا جلنا اور پھر تقریباً پھڑکنا شروع کر دیا لیکن جوانا نے اپنی انگلی نہ

ہٹائی تھی۔ چند لمحوں بعد جولیا کا جسم بیڈ پر کمبل سمیت بری طرح پھڑکنے لگ گیا لیکن اب چھینکیں کم ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے جسم کا پھڑکنا اور لرزش ختم ہوتی چلی گئی۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے نرس سے کہا تو نرس نے جلدی سے میز پر رکھی ہوئی بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر بوتل کا دہانہ جولیا کے منہ سے لگا دیا۔ جولیا نے تیزی سے پانی پینا شروع کر دیا۔

"بس کافی ہے"...... آدھی بوتل خالی ہونے پر عمران نے کہا تو نرس نے بوتل ہٹا لی۔

"اب انگلی ہٹا لو جوانا۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے انگلی ہٹا لی۔

"عمران ۔ عمران ۔ یہ کیا ہو گیا۔ میں ٹھیک ہو گئی ہوں۔ اب میں حرکت کر سکتی ہوں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہوا ہے۔ ابھی مت اٹھو۔ لیٹی رہو ابھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی دوبارہ لیٹ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"نرس ۔ اب اس کا بیڈ واپس لے چلو"...... عمران نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بیڈ کے سرہانے کی طرف

جا کر بیڈ کو دوبارہ دروازے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ یہ خاتون بھی ٹھیک ہو گئی۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسا علاج ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے جولیا کو دیکھ کر کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ یہ کوئی علاج نہیں ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر اور تنویر کی طرف مڑ گیا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ ان کی ٹانگوں پر جہاں آپ نے جوڑ لگائے ہیں وہ جگہیں لباس ہٹا کر مجھے دکھائیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کمبل ہٹائے اور پھر ان کے پاجامے اتار دیئے۔ اب وہ دونوں انڈر ویئرز پہنے ہوئے تھے۔ ان کے جسم کا نچلا حصہ بے حس و حرکت تھا اور ران کی ایک سائیڈ پر بینڈیج موجود تھی جس کے درمیان ایک سرخ نشان تھا۔

" یہ ہے وہ جوڑ جہاں آپریشن کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے اس سرخ نشان پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تنویر کی طرف بڑھا۔ اس کی بھی ایک ران میں لیکن صفدر کی ران کے زخم سے ذرا اوپر مختلف سائیڈ میں بینڈیج کے اوپر سرخ نشان موجود تھا۔

" یہ ہے وہ جگہ"...... ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر جوزف کی طرف مڑ گیا۔

" جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"۔ جوزف نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

" جوزف۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ وچ ڈاکٹر توشانی کٹے پھٹے زخموں کو کانٹوں سے سی کر اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے ان پر کراسوم کا عمل کرتا تھا اور وہ لوگ ٹھیک ہو جاتے تھے جو ہل جل بھی نہ سکتے تھے۔ کیا تمہیں یاد ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ وچ ڈاکٹر توشانی کے پاس میں نے دس روز گزارے تھے اور اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا"...... جوزف نے فوراً ہی جواب دیا۔

" یہ بتاؤ کہ صرف سر پر ہاتھ رکھا تھا یا تمہیں کراسوم کا عمل بھی سکھایا تھا"...... عمران نے کہا۔

" سکھایا تھا باس۔ میں نے اپنے قبیلے کے چار آدمیوں پر کراسوم کا عمل کیا تھا۔ وہ ٹھیک ہو گئے تھے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" آؤ ادھر"...... عمران نے صفدر کے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" یہ دیکھو۔ یہ ہے صفدر کی ران پر زخم۔ یہ سرخ نشان جہاں ہے۔ دیکھ رہے ہو ناں"...... عمران کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس پر کراسوم کا عمل کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور درمیانی انگلی موڑی اور زخم پر رکھ کر عجیب سے انداز میں انہیں آگے پیچھے اور اوپر نیچے کرنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کراسوم کیا ہے اور وچ ڈاکٹر کا کیا مطلب ہوا۔ کیا یہ کوئی جادوگری کا کام ہے"...... ڈاکٹر آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"افریقہ کے ماہر اپنے آپ کو وچ ڈاکٹر کہلاتے ہیں اور یہ کراسوم کا عمل بھی یوں سمجھیں جیسے آپ کی طبی زبان میں فزیوتھراپی کہتے ہیں ویسا ہی عمل ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پوری امید ہے کہ ان کے جوڑوں میں سے اعصابی برقی توانائی کی رکاوٹ اس عمل سے دور ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جوزف مسلسل اور کافی دیر تک عمل کرتا رہا پھر اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"کراسوم کا عمل مکمل ہو گیا ہے باس"...... جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"صفدر ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے کوشش شروع کی اور دوسرے لمحے ڈاکٹر آرتھر اور باقی سب لوگ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ صفدر کی ٹانگیں حرکت کر رہی تھیں۔ گو یہ حرکت بالکل آہستہ تھی لیکن بہرحال

موجود تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ حرکت تیز ہوتی چلی گئی۔

"میں ٹھیک ہو گیا۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی رحمت کر دی"...... صفدر نے یکلخت بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جوزف۔ اب تنویر کے زخموں پر بھی یہ عمل کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تنویر کے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر کی ٹانگوں میں بھی حرکت شروع ہو گئی تو عمران کے چہرے پر بے اختیار انتہائی اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

"حیرت انگیز۔ یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ ڈاکٹر آرتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ڈاکٹر آرتھر۔ بس وہ ہماری کوششوں کو بہانہ بنا کر اپنی رحمت کر دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرتھر نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے بھی عمران کی بات پر اب مکمل یقین آ گیا ہو۔

***

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں طاہر بول رہا ہوں" ...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران کے بارے میں تم نے کچھ نہیں بتایا۔ وہ ٹھیک ہوا ہے یا نہیں۔ تم کچھ کھل کر نہیں بتاتے۔ کیوں" ...... سرسلطان نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا ہے سرسلطان۔ عمران صاحب

اپنے ساتھیوں سمیت ٹھیک ہو کر پاکیشیا پہنچ رہے ہیں۔ شاید اب تک ان کا طیارہ ایئرپورٹ پر لینڈ بھی کر چکا ہو گا۔ وہ اور ان کے ساتھی بالکل ٹھیک ہیں" ...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے ورنہ میرے دل میں نجانے کیسے کیسے خیال آ رہے تھے۔ اسے کہنا کہ مجھ سے ضرور آ کر ملے"۔ سرسلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو سامنے دیوار پر سکرین روشن ہو گئی اور بلیک زیرو کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا کیونکہ سکرین پر اس نے عمران کو کار سمیت موجود دیکھا تھا۔ اس نے جلدی سے بٹن آف کیا اور پھر دوسرے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ اس طرح تندرست نظر آ رہے ہیں ورنہ گراہم نے جو رپورٹیں دی تھیں وہ تو دل ہلا دینے والی تھیں" ...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں ۔ اس بار واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا ہے اور ہم سب یقینی موت کے منہ سے بچ کر واپس آ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے تفصیل تو بتائیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر سب کے ٹھیک ہونے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو واقعی خصوصی کرم ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا۔ پھر تو آپ سب کو نئی زندگیاں ملی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ تم بتاؤ ۔ کیسا رہا یہاں کا ماحول"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک چھوٹا سا مسئلہ سامنے آیا تھا۔ وہ فورسٹارز نے جلد ہی حل کر لیا اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سر سلطان کا ابھی فون آیا تھا"...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ساتھ ہی تفصیل بتا دی۔

"ہاں ۔ میں ان سے ملوں گا۔ ان کی پر خلوص دعاؤں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے میں مدد کی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہو گئے ہیں لیکن اے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریڈ اسکوارڈ کا سیمن انہیں تو اس

کی سزا ضرور ملنی چاہئے ۔ آپ لوگ تو ظاہر ہے ابھی طویل عرصے تک آرام کریں گے۔ اگر آپ اجازت دیں تو بقیہ مشن میں مکمل کر لوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ مشن مکمل نہیں ہوا۔ فارمولا واپس پہنچ چکا ہے۔ ٹوگیو میں بلیک تھنڈر کی اہم ترین لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ مشن مکمل نہیں ہوا۔ ہم سب اس مشن میں قبروں کے اندر پہنچ کر واپس آئے ہیں اور تم نے بڑے اطمینان سے کہہ دیا کہ مشن مکمل نہیں ہوا"...... عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کے لحاظ سے مشن مکمل ہو گیا ہو گا لیکن میرے لحاظ سے نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ تمہارے لحاظ سے کیسے مشن مکمل نہیں ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کے اے سیکشن نے پاکیشیا کا فارمولا چوری کیا۔ پاکیشیا کے انتہائی قابل اور بیمار سائنس دان کو پاکیشیا سے اغوا کر کے لے گئے اور ان کے ذہن پر مشینوں کا استعمال اس بے دریغ اور بے رحمانہ انداز میں کیا گیا کہ وہ ہلاک ہو گئے ۔ سیکرٹ سروس پر پے در پے قاتلانہ حملے ہوئے اور انہیں اس حد تک زخمی کیا گیا کہ ان کا بچ جانا ایک لحاظ سے ناممکن تھا اس کے باوجود اے سیکشن بھی موجود ہے۔ کیپ ڈے میں آپ پر حملہ کرنے والے حملہ آور بھی زندہ

سلامت موجود ہیں اور ریڈ اسکوارڈ کا سیمن جس نے یہ ساری
کارروائی کی اس کا بھی بال بیکا نہیں ہوا۔ اس کے باوجود آپ کہہ
رہے ہیں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ کیا پاکیشیا کی کوئی عزت نہیں
ہے کہ جس کا جی چاہے یہاں سے سائنس دان کو اغوا کر لے۔ جس
کا جی چاہے یہاں سے فارمولا حاصل کر لے۔ جس کا جی چاہے سائنس
دانوں کو ہلاک کرتا پھرے۔ نہیں عمران صاحب۔ یہ مشن مکمل
نہیں ہوا۔ یہ مشن اس وقت تک مکمل نہ ہو گا جب تک کیپ ڈے
میں حملہ کرنے والوں کو عبرتناک سزا نہیں دی جاتی، جب تک اس
سیمن کی ایک ایک بوٹی علیحدہ نہیں کر دی جاتی اور اس وقت تک
یقیناً مکمل نہیں ہو گا جب تک اس اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی اینٹ
سے اینٹ نہیں بجا دی جاتی تاکہ بلیک تھنڈر کو معلوم ہو سکے کہ
پاکیشیا کے خلاف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنا بھی جرم ہے"۔ بلیک زیرو
نے اس بار خاصے پرجوش لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنی ذات پر کئے جانے والے حملے
کا انتقام نہیں لیا کرتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کب آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ انتقام لیں۔ انہوں نے
صرف آپ کی ذات پر حملہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم
کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کا یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ انہیں
اس کی ہر صورت میں عبرتناک سزا بھگتنا ہو گی"...... بلیک زیرو نے

اور زیادہ جذباتی لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا بلیک زیرو۔ اس لئے
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسی فضول کارروائیوں کے لئے قائم نہیں
کی گئی"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ اسے فضول کارروائی کہہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے
چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا۔ اس سے پاکیشیا کو کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے
اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کی نظر میں پاکیشیا کی عزت اور اس کے شہریوں کی جان
و مال کا تحفظ کوئی حیثیت نہیں رکھتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"رکھتا ہے لیکن اب تو نہ پاکیشیا کی عزت خطرے میں ہے اور نہ
ہی اس کے شہریوں کی جانیں بہرحال خطرے میں ہیں"...... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاید آپ زخمی ہونے کی وجہ سے ایسی باتیں
کر رہے ہیں ورنہ ایسے معاملات میں تو آپ ہمیشہ آگے رہتے ہیں"۔
بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ میں اصول کی بات کر رہا ہوں"۔ عمران
نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس کی میٹنگ کال کر کے
اس بات کا فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا مشن مکمل ہو

گیا ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن وہ تو صرف تمہارا حکم تسلیم کریں گے۔ آزادانہ رائے تو تمہارے سامنے نہیں دے سکتے"...... عمران نے کہا۔

"میں انہیں کہہ دوں گا کہ وہ اپنے جذبات اور اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کریں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھے چیک دینے سے انکاری ہو۔ سیدھی طرح کہو۔ اس طرح گھما پھرا کر کہنے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ اس مشن کا چیک آپ کو ملے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ دوسرا مشن ہو گا"...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے جواب سننے کا بے حد اشتیاق ہو۔

"ہاں۔ اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی دوسرا مشن ہو گا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ارے۔ پھر کسی سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو اس لئے ڈر رہا تھا کہ تم اسے مکمل نہ کہہ کر مجھے چیک دینے سے انکار کر رہے ہو۔ ویسے اب مجھے تم سے زیادہ سے زیادہ چیک لینے کی ترکیب سمجھ میں آ گئی ہے۔ ایک مشن کے دس ٹکڑے کر دیئے اور ہر ٹکڑے کو مکمل کہہ کر اور دوسرے ٹکڑے کے لئے پاکیشیا کی عزت و غیرت کا سوال پیدا کر کے دوسرا چیک وصول کر لیا۔ اس طرح ایک مشن کے کم از کم دس چیک تو بن ہی جائیں گے اور آغا سلیمان پاشا کی کسی حد تک اشک شوئی تو ہو ہی جائے گی"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر آپ کب اس مشن کو مکمل کرنے جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی تو میں جولیا کے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں ساری ٹیم اکٹھی ہو گی تاکہ جولیا کی صحت یابی کا جشن منایا جا سکے۔ پھر سوچیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران نے بہرحال اے سیکشن ہیڈ کوارٹر، سیمن اور حملہ آوروں کے خلاف کارروائی کرنے کا عندیہ دے دیا تھا۔ عمران دانش منزل سے نکل کر سیدھا جولیا کے فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا نے ایئر پورٹ سے ہی فون کر کے باقی ساتھیوں کو بھی اپنے فلیٹ پر پہنچنے کا نہ صرف کہہ دیا تھا بلکہ وہ اپنے ساتھ آنے والوں کو بھی سیدھی اپنے فلیٹ پر لے گئی تھی۔ اس کا اصرار تھا کہ عمران بھی ساتھ چلے لیکن عمران نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے فلیٹ پر پہنچ کر جلد ہی ان کے پاس پہنچ جائے گا اور پھر وہ سیدھا ایئر پورٹ سے اپنے فلیٹ پر پہنچا اور وہاں سے کار لے کر وہ دانش منزل آ گیا تھا تاکہ بلیک زیرو کو اپنے اور ساتھیوں کے صحیح سلامت پہنچ جانے کی رپورٹ دے سکے۔ تھوڑی دیر بعد عمران جولیا کے فلیٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں واقعی سیکرٹ

سروس کی پوری ٹیم موجود تھی۔

"عمران صاحب۔ صفدر نے بتایا ہے کہ ان کا اصل علاج آپ نے کیا ہے اور کیا بھی نسوار سے ہے۔ یہ کون سی نسوار تھی جس سے آپ نے اس قدر پیچیدہ بیماریوں کا علاج کر دیا جن کے علاج کے لئے ایکریمین ڈاکٹر بھی بے بس نظر آ رہے تھے"...... صدیقی نے کہا۔

"نسوار تو ایک بہانہ تھی ورنہ اصل میں شفا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن آخر یہ کس ٹائپ کی نسوار تھی"۔ صدیقی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نسوار خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے۔ تمباکو اور کنیر کے پودے کی جڑوں کے ساتھ گلاب کے خشک پتے ملا کر یہ نسوار تیار کی جاتی ہے۔ کہا یہی جاتا ہے کہ یہ نسوار دنیا کی سب سے طاقتور اور انتہائی تیز نسوار ہوتی ہے اور اس کا استعمال مخصوص لوگ ہی کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کنیر کا پودا کون سا ہوتا ہے عمران صاحب"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک پودا ہوتا ہے جس کے پتے لمبے اور پھول سفید و سرخ ہوتے ہیں۔ سرخ پھولوں والا پودا زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ اس کی جڑ اور چھال زہریلی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ کنیر کے پتوں کے سفوف کے جوشاندے سے پسو اور کھٹمل مرجاتے ہیں"...... عمران

نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ نسوار زہریلی ہوئی"...... صفدر نے کہا۔

"گلاب کے پھولوں کی وجہ سے اس کا زہریلا پن کسی حد تک ختم ہو جاتا ہے۔ صرف اس کی تیزی باقی رہ جاتی ہے اور یہی تیزی دماغ کے پردوں کو اس حد تک تحریک دیتی ہے کہ دماغ میں جامد تو جامد نیم مردہ پردے بھی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ کیپٹن شکیل کے دماغ میں پردوں پر خون جم جانے کی وجہ سے ان میں کسی بھی طرح تحریک پیدا نہ ہو رہی تھی اس لئے کیپٹن شکیل مستقل بے ہوش تھا اور اس نسوار نے اپنی قوت سے ان پردوں کو تحریک دے دی اور کیپٹن شکیل ہوش میں آ گیا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور مس جولیا کا کیا مسئلہ تھا۔ وہ تھیں تو ہوش میں لیکن معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتی تھیں"...... صفدر نے کہا۔

"گولی نے اس کے اعصابی کنٹرول جسے حرام مغز کہا جاتا ہے، میں گڑبڑ پیدا کر دی تھی جس کی وجہ سے تمام نظام جام ہو کر رہ گیا تھا۔ چونکہ اعصاب کا اصل مرکز ناف کے نیچے ہوتا ہے جبکہ حرام مغز صرف کنٹرولر ہوتا ہے اس لئے جوانا نے جولیا کے اعصاب کے مرکز کو دبائے رکھا اور نسوار نے دماغ میں جو شدید ترین تحریک پیدا کر دی تھی اس کی وجہ سے حرام مغز میں تیز برقی رو دوڑتی چلی گئی جبکہ دبائے رکھنے سے مرکز میں ان چھینکوں سے کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی

اور اس طرح جولیا کا عصابی نظام دوبارہ کام کرنے لگ گیا اور جہاں تک صفدر اور تنویر کا مسئلہ ہے تو ان کے اعصابی جوڑ سے برقی رو گزر نہیں رہی تھی اس لئے جوزف نے ان پر کراسوم کا عمل کیا۔ یہ ایک مخصوص فزیو تھراپی ہوتی ہے جس سے بڑے بڑے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں اور جوڑ مل جاتے ہیں۔ اس طرح وہ رکاوٹ دور ہو گئی اور پھر یہ ٹھیک ہو گئے"..... عمران نے ایک بار پھر تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں ایسی باتوں کا علم کیسے ہو جاتا ہے"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنے چیک کی فکر رہتی ہے"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ ان باتوں کا چیک سے کیا تعلق"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اگر تم سب ٹھیک ہو کر واپس نہ آتے تو تمہارا چیف مجھے چیک دینے کی بجائے کچا نہ چبا جاتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے تمہارا علاج سوچنا پڑا لیکن افسوس کہ یہ علاج بعد میں بھی میرے کام نہ آیا"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"..... جولیا نے اور زیادہ حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے فلیٹ پر پہنچ کر جب چیف سے بات کی کہ میں جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے جشن صحت یابی کے بعد چیک لینے آرہا ہوں تو اس نے صاف انکار کر دیا۔

"کیوں"..... اس بار بھی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے خیال کے مطابق مشن مکمل نہیں ہوا۔ پاکیشیا کی عزت خطرے میں ہے کیونکہ سیکرٹ سروس پر کیپ ڈے ایئرپورٹ پر حملہ کرنے والے بھی زندہ ہیں اور ریڈ اسکوارڈ کا سیمن بھی زندہ ہے جس نے یہ حملہ کرایا ہے اور بلیک تھنڈر کا اے سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی صحیح سلامت موجود ہے جس نے پاکیشیا سے فارمولا چرایا، پاکیشیا کے سائنس دان کو اغوا کیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا اس لئے جب تک یہ سارے کام نہیں ہوتے مشن نامکمل ہے اور مجھے چیک نہیں مل سکتا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کی بات سو فیصد درست ہے۔ ہم خود آپ کے آنے سے پہلے یہی باتیں کر رہے تھے کہ اس اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو لازماً تباہ ہونا چاہئے"..... صفدر نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ یہ فضول کارروائی ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بے چاری کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے تو اس کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے البتہ مجھ پر ہونے والے حملے کی بہرحال اہمیت ہے کیونکہ میں اپنی اماں بی کا اکلوتا بیٹا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنی ذات پر ہونے والے

حملوں کا انتقام لینے کا قائل ہی نہیں ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر کا تو بے اختیار منہ بن گیا جبکہ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" ہونہہ ۔ تمہاری کیا اہمیت ہے ۔ یہ تو چیف تم پر مہربانی کرتا ہے کہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ بھیج دیتا ہے ورنہ تمہیں کون پوچھتا ہے۔ ہونہہ "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ یہ تم کہہ رہی ہو اور وہ بھی رقیب روسیاہ ۔ اوہ سوری ۔ رقیب روسفید کے سامنے ۔ کچھ تو خیال کرو۔ آخر میری کچھ اہمیت ہے تو تنویر جیسا عظیم شخص میرا رقیب بنا ہوا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہاری اہمیت اس وقت تک ہے جب تک تم بولتے نہیں اور جب تم بولتے ہو تو تم میری نظروں میں دو کوڑی کے بھی نہیں رہتے"۔ تنویر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں نے تو تمہیں عظیم شخص کہہ کر تمہارا رتبہ بلند کرنے کی کوشش کی ہے لیکن تم مجھے دو کوڑی کا بھی نہیں سمجھتے ویسے تمہیں سمجھنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ سمجھ تو اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ اس اے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تو بہرحال تباہ

ہونا ہی ہے اس لئے آپ اس سیمن کو بتا دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف زندہ ہیں بلکہ تندرست بھی ہو چکے ہیں"۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ تم کیوں میرے چیک کے دشمن بن رہے ہو"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب ۔ اس میں چیک کے ساتھ دشمنی کا کیا تعلق"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے جب معلوم ہوا کہ ہم زندہ سلامت ہیں تو وہ صدمے سے ہی مر جائے گا اور پھر چیف کہے گا کہ کیسا چیک ۔ وہ تو ویسے ہی مر گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مشن مکمل کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب کیا کروں ۔ مجبوری ہے ۔ آغا سلیمان پاشا تو تمہارے چیف سے بھی زیادہ سخت ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔